گزارش مصنف

واضح ہو کہ یہ پہلی کتاب ہے جو اُردو زبان نسوان مین بطرز جدید مقفیٰ و مسجع لکھی گئی ہے قبل اسکے اکثر مصنفون نے حسب اشتہار گورنمنٹ
بنام نہاد زبان نسوان مین کتابین لکھین اور بعض نے انعام بھی بقدر مرتبہ پایا اگر انصاف سے دیکھا جائے تو وہ عام زنانی
مردانی زبان ملی جلی ہے۔ اور نہ اُن کتب کے مطالب سے عورتونکو نفع پہونچتا ہے۔ جو کہ آج کل تعلیم نسوان کی زیادہ ضرورت ہے اور گورنمنٹ
عدل گستر کا خیال بھی اسیطرف ہے لہذا مصنف پریشان گفتار نے یہ کتاب خاص اس غرض سے لکھی اور خاص جدید انداز سے لکھی ہے
کہ یہ نادر کتاب درس نسوان مین اُستانی کا کام دے اور مصنف کو گورنمنٹ عادل سے امداد ملے۔ اس زبان کی خوبی اور لطف
حسن بیان اُسوقت کھلے اگر شرفاء دہلی اور ماہران زبان مدرسان نامور کو دکھا کر رائے لیجائے اور وہ انصافاً رائے دین کہ یہ
زبان خاص شریف خاندانی خواندہ عورتون کی ہے مصنف ہرزہ سرا نے تصنیف کتاب مین نہایت جانکاہی اور عرقریزی
کی ہے اور ایسے طرز سے مطالب بیان کئے ہین جو قابل داد ہین۔ اوّل یہ کہ کتاب ہذا بجائے خود ایک دلچسپ افسانہ ہے
دوم یہ کہ وفا اور بیوفائی کا ثبوت خلاف جمہور دیا ہے یعنی عورتون کی وفا غالب رکھی ہے۔ سوم طرز بیان مقفیٰ و مسجع ہے جو
کسی مصنف نے اس انداز سے نہین لکھا۔ یہ نادر کتاب عورتون کو نفع رسانی مین بےنظیر کام دیگی۔ خواتین اسکے مطالعہ سے بہرہ اندوز
اور زمانہ کے نشیب و فراز سے واقف ہون گی اور سمجھین گی کہ خداوند عالم خالق کائنات نے عالم مین کیا کیا سامان پیدا کئے ہین
جو ہر وقت بشر کے کام مین آتے ہین اور ہم بشر اون کی حقیقت سے ماہر نہین کہ زمین کے اوپر آسمان کے نیچے کیا کیا نادرات ہین
غرض یہ کتاب افسانہ ہی نہین ہے بلکہ علوم و فنون کا خزانہ ہے۔ آرائش و زیبائش مین شاہد نونہال ہے۔ عروس خوش جمال ہے
ہر رنگ مین رنگین ادا ہے۔ ہر ادا کا رنگ جدا ہے۔ زبان وہ زبان ہے۔ گویا فصاحت کی کان ہے۔ اُردو وہ اُردو ہے۔ جو خواتین
دہلی کی گفتگو ہے۔ تقریر وہ تقریر ہے۔ کہ اپنی آپ نظیر ہے۔ بےتکی آرائش نہین۔ عشق و عاشقی کی نمائش نہین۔ صاف صاف سیدھا
بیان ہے۔ وفا بیوفائی کی داستان ہے۔ تاریخی حالات۔ سچی حکایات۔ حکیمانہ خیال۔ ناصحانہ اقوال۔ بیگمات پڑھین۔ پڑھوا کر سنین
زبان سے زبان کا۔ بیان سے بیان کا فائدہ پائین حظ اٹھائین۔ لہذا راقم نے وفا کی تقریر کو۔ بیوفائی کی بحث دلپذیر کو۔ آغاز
سے انجام تک نباہ دیا۔ اسکے علاوہ راقم اوراق نے دوسری کتاب بھی نادر العصر درس اطفال و مطالعۂ نسوان کے لئے لکھی
ہے جو گورنمنٹ انصاف پرور کے ملاحظہ مین پیش کی جائیگی۔ مصنف امیدوار ہے کہ سرکار والاتبار قدر افزائی ہنر
ہر دو کتاب کو عام تعلیم گاہون سرکاری و دیسی مین حکماً شائع فرمادے کہ راقم کو پوری امداد ملے +

آغاز کتاب

شروع داستان

قصہ کی تمہید قابل دید ستھری کہانی عورتون کی زبانی نفیس بیان پاکیزہ داستان لطیف گفتار شوخ تکرار باتین نرم لطیفے گرم ذہین دماغ سے قضیہ مقابل انوری اور ذکیہ دلآویز گفتگو بحث دوبدو سات تجربے نئے نئے مخمصے دلچسپ تقریر وفا کی توقیر شغل کا شغل بیکار نہ ہزل تعلیم کی تعلیم وفا کی تقسیم علم کا بیان سہل اور آسان

سنا ہے ہندوستان مین کسی عالی خاندان مین ایک امیر کی لڑکی بڑی تعتدر کی لڑکی نام ذکیہ سلطان بیگم صورت کی دوسری مریم پندرہ سولہ برس کا سن ہونہار

راتین ہون ہاردن بھولی بھالی دلّی کی رہنے والی ذات کی شریف طبیعت کی ظریف
پڑہی لکھی سلیقہ دان ہم جنسون مین لقمان سب طرح ہشیار نصیب سے لاچار قسمت کی
کوتاہ نیا نیا ہوا بیاہ جال مین پھنس گئی جنجال مین پھنس گئی تقدیر نے گردش
کھائی بیٹھے بٹھائے تباہی آئی میان سے بگاڑ ہوا بنا بنایا گھر اُجاڑ ہوا سُسرال کو چھوڑنا
پڑا مَیکے سے رشتہ جوڑنا پڑا امّا کے پاس رہنے لگی دن رات غم سہنے لگی خاوند
کے فراق مین ملنے کے اشتیاق مین بیچاری روتی تھی گھڑی بھر نہ سوتی تھی
آٹھ پہر چونسٹھ گھڑی بیٹھی ہو خواہ کھڑی دل ہی دل مین امید بیجا وصل مین
گھٹا کرتی تھی کڑہا کرتی تھی ہر دم سینہ ملتی تھی اندر ہی اندر جلتی تھی ایک دن
بیچاری ذکیہ بیگم پیاری کھسیانی کھسیانی بے سبب ناگہانی پریشان
بے اَوسان جی اُداس کوئی آس نہ پاس سراسیمہ بدحواس چہرہ پر ہراس
بکھرے ہوئے بال تیور پر ملال رنگ زرد زرد کلیجے مین درد دل کہین جان
کہین خیال کہین دہیان کہین اپنے دالان مین کھڑی کسی ارمان مین کھڑی
غور غور سے حیران طور سے آسمان کو تکتی تھی شام کے سامان کو تکتی تھی اُس
وقت کہین کمبخت دونون وقت ملتے تھے چمن مین پھول کھلتے تھے رنگین
رنگین شفق تھی گلابی گلابی اُفق تھی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا درد دل کی دوا جانور دیکھا چہچہانا
پھولون کا لہلہانا آنکھون مین کھبنے لگا دل اور دُکھنے لگا یہ سامان دیکھکر نیلا آسمان
دیکھکر ذکیہ کی جان پر بنی سینہ پر لگی برچھی کی اَنی جی بگڑا گھبرانے لگا کلیجہ
منھ کو آنے لگا عجب وقت عجب سامان تھا ذکیہ کا اللہ نگہبان تھا بیچاری بے بس
اکیلی بے کس ششش و پنج مین کھڑی میان کے رنج مین کھڑی دل کو مسوستی تھی اپنے

کوستی تھی اسی دھیان مین پریشان اوسان مین ذکیہ کھڑی رہ نہ سکی کسی سے کچھ کہہ نہ سکی
ایسی بولائی گھبرا گئی اپنے کمرے مین آگئی بےچین ہوکر تقدیر کو روکر لاچار پلنگ
پر جا پڑی نیند آئی تو سوئی دو گھڑی پلنگ پر لیٹنے سے منھ کو لپیٹنے سے دل
اور بگڑا بے طور بگڑا بے اوسان ہوگئی زیادہ پریشان ہوگئی دل مین ملال میان کا
خیال رات کا سمان اکیلا اکیلا مکان بہار کا موسم تنہائی کا عالم ابر آیا ہوا
گھرا چھایا ہوا کالی کالی رات بے رُت کی برسات سارا گھر سُن سان نیچے زمین
اوپر آسمان اندھیری چھائی ہوئی گھنگھور گھٹا آئی ہوئی اب ذکیہ ہے اور دالان اللہ
بیلی اللہ نگہبان اُدھر بادل کا گرجنا اِدھر دل کا اُلجھنا بجلی کا کڑکنا کلیجے کا دھڑکنا
کم کم پھوار برستی تھی وہ نامراد ترستی تھی جی مین ہَول زبان پر لاحول خرابی کے
طور ہوئے بیتابی کے طور ہوئے پاس خواص نہ ہمدم اکیلی ذکیہ بیگم رنج مین رنجور
آنکھ مین نیند کا سُرور کچھ غم کا بخار تھا کچھ نیند کا خمار تھا جی بے قرار ہوگیا
خیال آزار ہوگیا آخر ذکیہ بیچاری آفت کی ماری عجب مشکل مین پھنسی نکل گئی
عمر بھر کی ہنسی موت کا مزا آنے لگا غم جان کو کھانے لگا ادھر جوانی کا وَلولا اُدھر
خاوند کی یاد بد بلا رہ رہ کر آنے لگی جی کو جلانے لگی خیال دشمن ہوگیا سونا کٹھن
ہوگیا جان پر بڑی بنی بیقراری چھری بنی اب خواب کہان نیند کہان دل پر بنا
اور ہی سمان ذکیہ سلطان بیگم لحظہ لحظہ دَم بدم کبھی چت کبھی پٹ کروٹ پر کروٹ
غمزدہ بدلنے لگی چھاتی مسلنے لگی جمائی پر جمائی لیتی تھی نیند کو کوسنے دیتی
تھی آخر نیند کی فکر مین اسی ذکر فکر مین میان کی تصویر صورت دلپذیر
آنکھون مین پھر گئی نیند خیال سے گزر گئی ہائے ہائے کرنے لگی ٹھنڈے سانس بھرنے لگی

مگر کس کی نیند کیسا سونا مشکل ہوا غافل ہونا غم کی گھٹا چھا گئی جاگنے سے گھبرا گئی طبیعت بکھرنے لگی بیقراری گزرنے لگی ہوش اُڑنے لگے فرشتے کڑہنے لگے ہاتھوں کلیجہ اُچھلتا تھا غم دل کو کچلتا تھا ٹپ ٹپ آنسو ٹپکنے لگے موتی برسنے لگے ذکیہ بار بار بیتاب بیقرار پلکیں جھپکاتی تھی نیند کو بلاتی تھی نیند آئے نیند آئے یہ اُجڑا خیال جائے نیند نہ آتی تھی بیقرار تلملاتی تھی نیند ایسی کافور ہوئی میاں کی طرح دور ہوئی آج آتی ہے نہ کل جی بے چین جان بے کل ورنہ پریشان کم سن عمر جوان نیند کی ماتی غم سے پھٹی چھاتی بُرے حال میں تھی بُرے زوال میں تھی اوس وقت کی بیقراری وہی جانے دکھیاری سوا بے قرار ہوتی تھی چپکے چپکے روتی تھی جتنا غم بڑہتا جاتا تھا اور دل اُمڈا آتا تھا رونا ضبط کرتی تھی سسکیاں بھرتی تھی آخر کچھ بن نہ آئی غم سے نجات نہ پائی ایسی لاچار ہوئی زندگی سے بیزار ہوئی ہر طرح کی یاس ہر طرح کی ہراس ٹھنڈے سانس بھرنے لگی ہائے ہائے کرنے لگی خواب خیال ہوگیا تصور وبال ہوگیا غم کو سہنے لگی آخر یہ کہنے لگی اے پروردگار میں گنہگار کس بلا میں پھنسی کس خطا میں پھنسی یہ کیسی بلا لگی کس کی بد دعا لگی ہے ہے کیا ہوگیا سامان قضا کا ہوگیا الٰہی مجھ ہنستی کو نامراد گھر بستی کو رنج دیا رُلایا کس بلا میں پھنسایا آج چپ چاپ آپ ہی آپ دل بھرا آتا ہے رونے کو جی چاہتا ہے اب رونا نہیں تھمتا آنسو رک نہیں سکتا جی بگڑا جاتا ہے کلیجا مسلا جاتا ہے کسی کل آرام نہیں قرار کا نام نہیں اے ہے یہ کل موئی میری دشمن ہوئی رات کیونکر تمام ہوگی میری زندگی حرام ہوگی اے میرے اللہ مجھ پر کیسی بنی کھالوں میرے کی کنی کھا کر مر جاؤں

وفا کا نام کر جاؤن اے ہے نیند کیون کر بلاؤن بے قرار جی کس طرح بہلاؤن اُجڑی نیند کا اعتبار نہ موئے جی پر اختیار مجھ پر کیسی بپتا پڑی آسمانی آفت آپڑی مین اور دہیان مین تھی نیند کے سامان مین تھی برسون کا چھٹا چھٹا یا آج پھر خیال سامنے آیا اے کریم تونے میرے رحیم تونے مجھ بے غم کو غم دکھایا خوب اپنا کرم دکھایا شاد کو ناشاد کیا آباد کو برباد کیا اے میرے اللہ کیا کیا ہنستی کھیلتی کو رلادیا نیند گئی آرام گیا صبر بھی تمام گیا آج یہ کالی رات ہے میرا اِسکا سات ہے دیکھئے کیونکر کٹتی ہے چھاتی سے کب ہٹتی ہے یا اللہ جلدی رات ہٹے فجر کی پو جلدی پھٹے آرام سے جان ہو کام سے دہیان ہو آخر ذکیہ نے بیقراری مین اُسی آہ وزاری مین آدہی رات گنوائی نیند آنی تھی نہ آئی جی پر اتنا قلق ہوا منہہ کا رنگ فق ہوا دل پر گھبراہٹ ہوئی چہرہ پر اُداہٹ ہوئی کوئی تدبیر بن نہ آئی کوئی صورت نظر نہ آئی بیتاب ہوکر بدخواب ہوکر دمسازون کو پُکارا محرم رازون کو پکارا اری چھوکریو بیخبر نگوڑیو کہان گم ہوگئین موت آگئی سوگئین سب کی سب پسر گئین شام سے ہی مرگئین آج سارا گھر اونگ گیا کیا تم کو سانپ سونگ گیا او جمیلہ تو بھی سو رہی زعفران بھی بیخبر ہو رہی مین تو نرگس کو کہتی تھی وہ شام سے سو رہتی تھی تم بھی نرگس ہوگئین بانو بسیار سوگئین اے ہے کوئی آتی نہین میرا جی بہلاتی نہین اری اودہر آؤ مجھے نہ جگاؤ میرے پانو دباؤ دو چار کھیان لگاؤ جی پریشان ہے مجھے خفقان ہے طبیعت گھبراتی ہے نیند اُڑی جاتی ہے بیوی کی آواز سنکر رونجھا انداز سنکر چھوکریان جاگین بیقرار ہوکر بھاگین سوتی جاگتی سب آگئین صورت دیکھکر گھبرا گئین بیوی کے پاس آکر پیرون کو ہات لگاکر پہلے جمیلہ بڑی عقیلہ لقمان کی سگی بدحواس کہنے لگی وہی نوبہار بُوا بیگم کو کیا ہوا

ذرا دیکھہ کیا اسرار ہے ہم سب مین تو ہشیار ہے دوسری سہیلی نام کی چنبیلی ہات اُٹھا کر
کرتی پھیلا کر بیوی کو دعائین دینے لگی چٹ چٹ بلائین لینے لگی بیوی کو اللہ کی امان نبی کی
پناہ اللہ نگہبان یہ تو نئے سامان ہین بیوی بے اوسان ہین دشمنون کا رنگ زرد
ہے وہی سارا پنڈا سرد ہے اچھی بیگم سچ کہو واری چُپکی نہ رہو کچھ تو بولو ذرا منھہ کھولو میری
پیاری بیگم مین واری بیگم تم کو اللہ کی قسم حقیقت کہدو بیگم سچ سچ بتاؤ اپنا حال
نہ چھپاؤ یہ کیا سیر ہے اچھی بیگم خیر ہے تم تو پسینے مین نہائی ہو کس خیال مین آئی ہو
یہان آیو امن چین تو بھی دیکھو بہن یہ گرمیون کی رات ہے موئی نکلتی برسات ہے
بیگم کے دونون ہات پانون ہاتون کے سات ٹھنڈے اولا پڑے ہین رونگٹے بدن پر
کھڑے ہین پسینے کے کیسے زور مین بیوی ساری شرابور ہین رنگ اُڑا ہوا ہے چہرہ
سُتا ہوا ہے۔ بیوی کا عجب حال ہے آنکھین لال لال صورت نڈھال ہے سارے طور کہہ رہے
ہین آنسو بھی بہہ رہے ہین تیسری نے کہا بیگم نے غم سہا یہ فریب ہے رسیلہ
سچ کہتی ہون جمیلہ اِن کا کہین دہیان گیا ہے میان کی طرف بدگمان گیا ہے اچھی بیوی
بتاؤ کچھ تو حال سناؤ قربان جاؤن شربت پلاؤن فرحت جان کو ہو تسکین خفقان
کو ہو آج چپ چاپ کیون ہو گئین علیل آپ ہی آپ کیون ہو گئین ہم نے ہنسی خوشی چھوڑا
تھا ابھی یان سے منھہ موڑا تھا ہمارا جانا بلا ہو گیا تم کو کیا سے کیا ہو گیا ہم سمجھے
تھے بیوی سو گئین آرام کیا بے خبر ہو گئین مین تو سوتی برابر تھی مجکو اس کی کیا خبر تھی
میری بیوی روتی ہین اوسان کھوتی ہین فرزانہ بولی نہین ہوا بیوی کو جو کچھہ ہوا مین جانتی
ہون بھید پہچانتی ہون بیگم تو خواب مین نیند کے اضطراب مین ضرور ڈری ہین
چونک پڑی ہین راحت بولی نہین فرزانہ یہ او ہے کارخانہ تیری غلط بک بک

ہے مجھے تو اَور ہی شک ہے ہو نہ ہو کوئی اسرار ہے بیگم کو اُوپری آزار ہے میں اکثر ٹوکا
کرتی تھی بیگم کو روکا کرتی تھی اس مکان میں چھوٹے دالان میں اُجالے اندھیرے
شام سویرے تم نہ آیا کرو بیگم نہ جایا کرو میں جب یہاں سوئی ہوں سوتے میں ڈر کر
روئی ہوں گھبراہٹ سے ہوئی ہے مجھے آہٹ سی ہوئی ہے بڑی بیگم صاحب نے بھی
فہمین اُن کے مصاحب نے بھی پرچھائیں سی دیکھی ہے کچھ جھائیں سی دیکھی ہے اللہ
کی قسم بڑی بیگم کبھی بھول کر رات کو عید نہ شب برات کو دالان کے اندر نہیں گئیں
مہتابی کے برابر نہیں گئیں بُوا فرزانہ ہماری بیگم۔ دل کی ہیں رستم دن رات گرمی برسات
اسی دالان میں خوف زدہ مکان میں شام سویرے سوسو پھیرے برابر کرتی ہیں
ضد پر کرتی ہیں تکلیف اُٹھائیں گی مگر وہیں جائیں گی بیگم مرد وا نتی ہیں مرد سے
سوا بنتی ہیں توبہ ہے حد کی پکی ہیں اپنے کد کی پکی ہیں پھر پھرا کر وہیں سوتی ہیں وہیں
ہاتھ مُونھ دھوتی ہیں اَئے ہے کیسی نڈر ہیں کتنی بے خطر ہیں ڈرتی نہیں حذر کرتی
نہیں جمیلہ نے کہا بُوا راحت دالان کی ناحق ہو شکایت ہماری نادان بیگم اللہ رکھے
انکا دم اَور ہی طبیعت کی ہیں اَور ہی عادت کی ہیں اپنا حال نہیں کہتیں دل کا
ملال نہیں کہتیں میں مزاج پہچانتی ہوں اُن کا علاج جانتی ہوں اُلٹی کھوپڑی لینگی
جی میں ٹھان لیں گی جب دکھ پاتی ہیں پھر پچھتاتی ہیں آج ہماری بیگم کو دُکھیاری
بیگم کو کوئی اگلا پچھلا خیال ہوا ہے اُن کا یہ حال ہوا ہے کچھ ڈر ہے نہ سہم کوئی خوف
ہے نہ وہم پہلے تو دالان میں کھڑی رہیں کسی اَور دھیان میں کھڑی رہیں پھر کمرے
کے اندر آگئیں شاید گھبرا کر آگئیں طبیعت نادرست تھی صبح سے سُست تھی اُداس
اُداس آج رہی ہیں دن بھر بد مزاج رہی ہیں - انگڑائیاں آئی ہوں گی جمائیاں

آئی ہونگی منہ لپیٹ سو رہیں پانوں سمیٹ سو رہیں شاید میاں کا تصوّر آیا محبت نے
جوش کھایا غم بڑھنے لگا ہوگا دل بگڑنے لگا ہوگا بُوا یاد ہے عید کی رات ہمارے
تمہارے ساتھ کیسے پھوٹ کر روئی تھیں ساری رات نہ سوئی تھیں وہ کیا ماجرا تھا یہی
غم بدبلا تھا بُوا یہ غم ایسا بُرا ہے قضا کا بھی چچا ہے تو نے بیگم کی زبانی کبھی سُنی ہوگی
کہانی قیس اور فرہاد ناشاد اور نامراد دونوں جان سے گئے دنیا جہان سے گئے
ایک لیلی کے اشتیاق میں دوسرا شیریں کے فراق میں دونوں دیوانے شمع کے
پروانے کس حال میں رہے کس زوال میں رہے تنکے چنتے پھرے سر کو دُھنتے
پھرے تیسری مصر کی بادشاہ جسکو یوسف کی چاہ خوبصورت شہزادی سلطنت
کی بربادی دیوانی زلیخا نے محبت کی مُبتلا نے اپنا لکھا پورا کیا عیش آرام چھوڑ دیا
کھانا پینا حرام کر دیا اپنا تلخ آرام کر دیا یوسف کو گھر سونپ دیا آپ جھونپڑا اختیار کیا
آخر یوسف کے فراق میں ملنے کے اشتیاق میں بے نصیب اتنی روئی آنکھوں کی بینائی
کھوئی اندھی ہوئی آنکھیں گئیں اشکوں میں حسرتیں بہیں بُوا غم ایسا ہوتا ہے دُنیا
سے کھوتا ہے محبت کا غم وہ غم ہے نگوڑا الم وہ الم ہے دل سے ہٹاؤ نہیں ہٹتا خیال
سے مٹاؤ نہیں مٹتا بُوا محبت بُری بیماری ہے تیز چھری زہریلی کٹاری ہے فرزانہ تو
خیال کر جھوٹ ہو تو سوال کر بُوا ایمان کی بات ہے دُکھ درد جان کے ساتھ ہے
انصاف سے کہہ انصاف پر رہ دردمند کب تک صبر کرے دل پر کب تک جبر کرے
بیگم محبت کی بیمار ہیں اُلفت کی بیمار ہیں میاں کے لیئے بیقرار ہیں حسرت میں گرفتار
ہیں سنج سہتے سہتے چُپ رہتے رہتے یہ احوال ہوگیا بدن نڈھال ہوگیا
بڑھیا ہوگئیں دکھیا ہوگئیں آج کچھ وہیان دل پر آیا بے اختیار اُن کا دل بھر آیا

مجھے معلوم ہے ہُوا اِن سے ضبط نہ ہوا صبر نہ کر سکیں جبر نہ کر سکیں دل آج بگڑ گیا
اُن کا مزاج بگڑ گیا طبیعت کافور ہوگئی نیند دور ہوگئی کل سے دیوانی سی تھیں کھسیانی
کھسیانی سی تھیں اُوداس اُوداس بدحواس بدحواس کونے کونے روتی تھیں دم
بھر نہ سوتی تھیں آج اکیلی فرصت پالی دل کی بھڑاس نکالی بے قراری میں روئی ہیں
بے اختیاری میں روئی ہیں زعفران مسکرا کر بولی جمیلہ ہونی تھی وہ ہولی بیگم کو میاں
کا خیال نہ محبت کا کچھ ملال کوئی آرزو نہ ارمان بچپن سے ہے خفقان ذرا اکیلی
ہوتی ہیں دم گھٹتا ہے روتی ہیں اُنکو کوئی خواہش نہ غرض عمر بھر کا ہے یہ مرض
حکیم سے گفتگو کرتی نہیں۔ دوا دارو کرتی نہیں کیونکر درست ہوں کیونکر تندرست
ہوں وہ اپنی ہٹ کرتے ہیں علاج اُلٹ پلٹ کرتے ہیں آخر ذکیہ سلطان جی
پریشان اپنے دم سازوں کی اُن محرم رازوں کی باتیں سن کر بولی حکایتیں
سُن کر بولی اری دیوانی ہو تم سب خفقانی ہو بیہودہ بکتی ہو کیا کیا چرکتی ہو
مجھ پر ہوا سو ہوا غم کی سُوئی پیچھے یا سُوا میری جان نہ کھاؤ میرے کان نہ کھاؤ آؤ میرے
پاس بیٹھ جاؤ مزے مزے کی باتیں سُناؤ ذرا میرا دل بہلے نیند کی شکل بہلے بیفائدہ
باتوں سے کیا بے قاعدہ باتوں سے کیا کوئی کہانی کہو چٹکلے زبانی کہو کچھ ہنسو ہنساؤ
میری طبیعت بہلاؤ یہ سُن کر بڑی چھوٹی نئی پُرانی دُبلی موٹی ناخواندیاں ذکیہ کی
باندیاں سب کی سب بدحواس بیوی کے آس پاس سر جوڑ کر ہو بیٹھیں کولا موڑ کر
ہو بیٹھیں کوئی پانوں دبانے لگی کوئی تلوے سہلانے لگی کسی نے پہیلی چھیڑ دی کڑوی
کسیلی چھیڑ دی کسی نے زمانہ کی نیرنگی بدیوں کی سازنگی بیوی کو سُنادی لچپن سے
گا دی بیوی کی طبیعت سنبھالی پریشانی کی بلا ٹالی آخر وہ چھچوریاں دس پانچ

چھوکریاں کہانی سُناتی رہیں باتیں بناتی رہیں کسی باندی نے مُوئی بساندی نے اپنی بڑھیا ساس کا سڑے ہوئے اناس کا جھگڑا چھیڑ دیا دُکھڑا چھیڑ دیا کسی نے نند کا ذکر کیا موئی بغل گند کا ذکر کیا کوئی خصم کا رونا روئی بیوفا کہتی رہی کوئی کسی نے وفا کا ذکر چھیڑا تانا بانا اُودھیڑا آخر باتوں باتوں میں شریر بدذاتوں میں اَور ہی ذکر ہو گیا اَور ہی فکر ہو گیا تُوتُو مَیں مَیں ہوئی ہاں ہاں ہیں ہیں ہوئی وفا بیوفائی کی حیا بیحیائی کی گفتگو دو بدو چھڑ گئی ایک ایک تکرار پر بھڑ گئی ایک سے ایک کُھل گئی اب پُوری لڑائی ٹُل گئی کوئی بولی مرد ہے باوفا کوئی بولی عورت ہے بُوا کسی نے جواب دیا یہ تو غلط کہا بُوا مرد وفادار ہے اپنا سردار ہے افسانوں میں سُنا ہے داستانوں میں سنا ہے جہاں سُنا یہی سُنا مرد ہے پڑھا گُنا جہان میں مشہور ہے ہندوستان میں مشہور ہے جو دُنیا میں رہتا ہے وہ تو یہی کہتا ہے مرد ہشیار ہے عورت بے کار ہے موئی کوئی چیز نہیں جسکو کچھ تمیز نہیں بُوا تو عورت کو بے آبرو عورت کو ناحق وفادار بناتی ہے موتیوں کا ہار بناتی ہے زبان کے آگے کیا ہے عورت کا پردہ کھلا ہے بُوا عورت بُری بُری موئی زنگ لگی چُھری بدنامی کا گھر اِدھر نہ اُدھر دوسری جلی بُھنی نے سیجھ وار پڑھی گنی نے جُھنجلا کر کہا چل ہوا کھا ہوش میں آ اپنی فصد کُھلا پانوں نہ پھیلا تلو نہ چلا مرد دیکھے بھالے ہیں آخر عورت نے نکالے ہیں ہوش سے بات کر عورت کا ساتھ کر کس کو بُرا کہتی ہے دیوانی کیا کہتی ہے مرد بیچارے کیا ہیں سب کے سب بیوفا ہیں واہ عورت تو تو خوب ہے شاید تجھے مرد مرغوب ہے جو مرد کی ترجیح کرتی ہے جھوٹ بات سچ کرتی ہے ایک بیوی کی ہمجولی بگڑ کر بولی تو کیا بولی بُوا دیکھ بھال کر بتو موتہ سنبھال کر بولی تو بول قند میں زہر نہ گھول آگے کچھ نہ کہہ زبان کو روکے رہ اوہر دیکھ آنکھیں کھول

مجھسے سُن وفا کے بول وفا کسی کی ذات نہ کسی کی صفات وفا اور ہی بات ہے حیا اور ہی
بات ہے دنیا میں عورت ہو یا مرد باوفا وہ جسکے دل میں درد ایسا کہیں انسان نہ
انسان کا نشان جسکو وفادار کہیں لوگ بااعتبار کہیں ہندوستان میں نہیں جہان
میں نہیں وفادار کا کہیں نام نہیں کجلی بن میں ہو تو کلام نہیں ایسے انسان کو باوفا
باایمان کو عالمگیر بادشاہ باتدبیر بادشاہ ڈھونڈکر مرگیا حسرت سے کرگیا کوئی باوفا
نہ ملا مطلب کا نہ ملا ذکیہ کی اور ہمدم خاص چنپا رنگیلی خواص ناک چڑھا کر بولی آنکھ
ملا کر بولی بُوا تو نے کچھ نہ کہا قصہ گو مگو ہی رہا وفا کچھ نہ کھلی ایک طرف نہ ڈھلی اِن
نادانوں سے کہہ اِن انجانوں سے کہہ اری تم وفا کی دُم کیوں لڑتی ہو کیوں جھگڑتی
ہو میں پوچھوں وہ بتاؤ زیادہ بات نہ بڑھاؤ ایمان سے کہو اوسان سے کہو مرد
اچھا یا عورت جہان میں کس کی شہرت وفا کا بانی کون ہے یوں تو ہر ایک فرعون ہے
اِس بات پر چنبیلی بیوی کی البیلی سُن کر بگڑ گئی بات پر اَڑ گئی ایسے غصّے میں بھر گئی
پھولوں کی طرح بکھر گئی آئے تو جائے کہاں کھول دی زبان گل بہار کی لگی چنبیلی
کہنے لگی لو بی اور سُنو اِس موئی کا طور سُنو یہ بساندی چنپا یہ ہراندی چنپا ہلدی
کی گرہ باندی ہم سے پوچھتی ہے بساندی وفادار کون ہے اِس کا خصم فرعون ہو ایسی
بیچاری ننّی ہے دیدی پٹم گھنی ہے بیوفا کو نہیں جانتی باوفا کو نہیں پہچانتی اری
کوئی کیا جانے کسی کی بلا جانے بے وفا باوفا کون ہے کیا موسم کیسی پَون ہے لو بیگم
اِس موئی کو بھی چنپا چھوئی موئی کو بھی پانچوں سواروں میں گنو پھولوں کی قطاروں میں
گنو آج اسکو یہ بھاگ لگے اِس کے مُونہ کو آگ لگے خدا کی قدرت چنپا موئی بدذگت
چنپا سوتی سوتی جاگی مردوں کی طرف بھاگی اری مردار بساندی بہار ہمیں زمانہ

جانتا ہے ہشیار دیوانہ جانتا ہے وفا کی سگے بھی کہتے ہیں تیری کچھ لگے بھی کہتے ہیں
وفادار عورت ہے حیا کی مورت ہے اری زرد رُو بیرقانی آزار بھری خفقانی تُو نے
کس عورت کو کونسی باغیرت کو بیوفا پایا بے حیا پایا اچھا تو یہ بتا اپنی حقیقت سُنا
شرم نہ کر سر نہ جُھکا تو اچھی یا تیرا مردوا چل کچھ بول وفا کو کھول اب تو چنپا مُرجھا گئی
رہی سہی شرما گئی ذکیہ بیگم کو ہنسی آئی غم غلط ہوا مسکرائی آنکھ کھولی ہنس کر بولی
خوب سُنائی کڑوی کسیلی چنپا سے یہ پوچھ چنبیلی تیرا خصم غلام رسول ستیاناسی کا پھول
بتا کیسا ہے مردوا کیسا ہے اب تو چنبیلی نے نازک رنگیلی نے طعنوں کا جھاڑ باندھ
دیا باتوں کا پہاڑ باندھ دیا بیوی کو خوب ہنسایا چنپا کو خوب جلایا اِدھر سے باندی
شبّو سُونگ کر وفا کی بُو بے اختیار اُٹھی قہقہہ مار اُٹھی بیوی کے سرہانے سونے
کے بہانے دبکی دبکائی پڑی تھی دبی دبائی پڑی تھی سوتی سوتی آنکھ کھولی چنبیلی
کے لطیفے پر بولی بُوا یہ وہ چنپا ہے جو مردوں کا کنبا ہے یہ اُنکی طرف رہے گی شبّو
بندی قوم کی کہے گی عورت سروار ہے مرد تابعدار ہے ایکتکی نے کہا چل رات کی سوبھا
تو کیا جانے وفا اٹکل پچّو بات نہ بنا کیا عورت کیسے مردوے سفید خرگوش جنگلی چُوہے
بڑھ بڑھ کر نہ بول کسی کا پردہ نہ کھول نخرے بھری چنبیلی کو خود پسند البیلی کو میں جواب
دوں گی چنپا کا بدلا لوں گی مرد کی تعریف کروں گی اِس کو خفیف کروں گی کوئی کچھ
ہی کہے کسی کی طرف رہے میں مردوں کا اپنے ہمدردوں کا دم بھروں گی
کلمہ پڑھوں گی جان جائے ایمان جائے مرد کو اچھا بتاؤں گی سیدھی سیدھی
سُناؤں گی میں بے مروّت نہیں بے وفا عورت نہیں میں کچھ چنبیلی نہیں کڑوی
کسیلی نہیں ایک طرف ڈھل جاؤں بُرائی میں تُل جاؤں مرد کو بے وفا کہوں اچھے

کو بُرا کہوں کیتکی بولی دراز زبان کہوں شبّو ایمان پر رہیو بُوا خدا لگتی کہیو تجھے
میری جان کی قسم یاں ہم تم ہیں اور بیگم سچ بتا تیرا بہنوئی جو میرا ہوتا ہے کوئی کچھ
وفادار ہے یا نہیں میرا تابعدار ہے یا نہیں جس کل بٹھاتی ہوں جس پہلو اُٹھاتی ہوں
غریب اُٹھتا ہے بدنصیب بیٹھتا ہے میرا کہا کرتا ہے غصہ سہا کرتا ہے اُسکی وفا
مانتی ہوں میں تو یہی جانتی ہوں مردوے ایسے ہی ہونگے میرے خصم جیسے ہی ہونگے
شبّو سچ بول سُنا دے گول گول میرا مردوا کیسا ہاں کیتکی وہ ایسا تیسا مواالدّو کدھا
تیری کھونٹی بندھا بے کھائے جیتا ہے تیرا دودھ پیتا ہے مار کھاتا ہے وفا جتاتا
ہے تم دونوں کی وہ بات ہے میراں دیبے کا سات ہے تیری بات کب جھوٹ ہی
تیرا مردوا تو اُونٹ ہے نکیل پکڑی بٹھا دیا ٹھوکر ماری اُٹھا دیا وہ نگوڑا غریب ہے
بقول تیرے بدنصیب ہے کاٹ کا اُلّو ہے گھاٹ کا اُلّو ہے بُوا کیتکی تیری بن آئی ہی
تیرا راج خصم کی دہائی ہے تیری مردوے کی ریس وہ کرے اُس مُوئے کی ریس وہ کرے
جو ٹانگ اُٹھا کر مُوتے جب موتے تیرے مونھ پر مُوتے بُوا تیری تقدیر کھُل گئی خصم کی
بُرائی دُھل گئی بھولا انسان مل گیا اُلّو بے زبان مل گیا کیوں بہن زعفران تُو نے
سُنی داستان شبّو تیرا قول سچا تو جسے اچھا کہے وہ اچّھا میں خوب جانتی ہوں باوفا
کو پہچانتی ہوں عورت کو وفا عورت کو حیا اللہ نے دی ہے ذات میں خمیر کی ہے
جتنے خط پیشانی کے ہیں وہ وفا کی نشانی کے ہیں ہتیلی پر جو لکیریں ہیں وہ وفا کی
تحریریں ہیں ہماری بوٹی بوٹی میں ہماری ناک چوٹی میں حیا ہے وفا ہے ہمارا جوبن
کھلا ہے شبّو ہماری وفا یہ بھاری وفا اپنے آب و گل میں ہے مردوں کے
بھی دل میں ہے ہم کیوں تعریف کریں کسی کو کیوں خفیف کریں سب مرد جانتے

ہیں ضد سے نہ کہیں مانتے ہیں کوئی انصاف سے دیکھے دل صاف سے دیکھے ہم کیسے ہیں کھرے پیسے ہیں عورت کی ذات عورت کی بات پتھر کی لکیر ہے مرد کی تقدیر ہے مرد کے ساتھ ہوتی ہے اپنی جان کھوتی ہے اتنا حکم اُٹھاتی ہے خدا کو بھول جاتی ہے جمیلہ بولی واہ زعفران تیرا سنہرا بسنتی بیان تو نے خوب سُنائی میرے دل کو بھائی کیتکی مرجھا گئی مُردنی چھا گئی ہاں بوا عورت کا پُتلا سڈول نزاکت کا پُتلا وفا کی مٹی سے بنا ہے وفا کے سانچے میں ڈھلا ہے حیا عورت کی نہاد ہو گئی وفا عورت کی بنیاد ہو گئی بوا زعفران تو سچ جان وفا سے ہم ہے وفا ہمارے دم قدم سے وفا ہم میں یہی جوہر بھرا ہے نہیں ہم میں کیا دھرا ہے عورت کی گفتگو مرد کی آبرو عورت کی حیا مرد کا مدعا عورت ذات کی اچھی سب صفات کی اچھی بات کی اچھی گات کی اچھی صورت کی اچھی حور کی بچی دنیا کی جان مرد کا ایمان عورت پر اللہ کا سایہ مردوں سے دور ہمسایہ کُل نیکیاں عورت کے لیئے کل خوبیاں عورت کے لیئے بوا ہماری قوم کو اس ساری قوم کو وفا سے کام ہے یہی کلمۂ یہی کلام ہے غرض وہ باندیاں تھیں چار پانچ ناخواندیاں تھیں یہی ذکر تھا یہی قضیہ سننے والی بیوی ذکیہ رنگ رنگ کی ٹھٹولیں آپس میں مزہ کی چہلیں دو کچھ کہتی تھیں چار کچھ ساز گار کچھ بولی نوبہار کچھ سب کی سب چھوکریاں وہ بے نسب چھوکریاں بیٹھی بیٹھی گاتی تھیں ذکیہ کا جی بہلاتی تھیں کوئی عورت کی رعایت کوئی مرد کی حمایت بے جا کرتی تھی بجا کرتی تھی ذکیہ نیند کی متوالی نوجوان مصیبت والی لڑائی سُن رہی تھی دُہائی سُن رہی تھی باندیوں میں کیا چھیڑ ہوئی آفت سے مُٹھ بھیڑ ہوئی جان کو بلا لگی اور آگ ہوا لگی ایک علامہ بڑی قطامہ جہاں دیدہ عمر رسیدہ زمانہ کو ٹھگتی بھگتا ئی

بیسیون برساتین کھائی دنیا کی خاک سمیٹے عاقبت کے بورئیے لپیٹے باوا آدم کی پوتی ماما
حوا کی کچھ ہوتی برہما کی سال گرہ دنیا کی سال گرہ حضرت خضر کی عمر سے لگی دقیانوس
کی سگی منھ مین دانت نہ پیٹ مین آنت ہڈیون کا ڈھیر جھریان پڑا بیر نام کی
دوا فہیمن عورتون کی دشمن شیخ افضل کی دلہن بالکل مار بگین قوم کی جولاہی لڑنین
سپاہی ذکیہ کی بہن کی کھلائی انوری کی دودھ پلائی جاہلون مین قابل خاوندون کے شامل
اس بک بک کو سنکر بیہودہ جھک جھک کو سنکر ہاتھ ملتی آئی آنکھین مسلتی آئی نیند سے
ہشیار ہولی بولی تو کیا بولی اے تیری قدرت تیری شان کیڑون مین آگئی جان مھنگین کے
پر ہونے لگے لوگون کے سر ہونے لگے بے مرّت برسات کیا آئی مینڈکیون نے جان کھائی
کیڑیان پٹنے لگین چیچڑیان چمٹنے لگین بیوی نے منھ کیا لگایا باندیون کا ناس ملایا آپے سے
باہر ہوگئین نگوڑیان اتر ہوگئین میرا بھیجا ہلا دیا مجھ سوتی کو جگا دیا اری چھوکریو اری
چھچھوریو پہلے تم شعور سیکھو بات کا دستور سیکھو جب کچھ اترانا اپنی للّو چلانا کسی کو بیوقوف کہنا
اچھون کو برا کہنا وہی مثل ہی چھوٹا منھ بڑی بات چھچھورپن کی اوقات سلام کے بدلے رام رام
آئے نہ جائے بولنے سے کام اری تمنے کیا دیکھا بھالا ہے چار دن سے ہوش سنبھالا ہے
اتنی بڑھ بڑھکر بولتی ہو کس کا پردہ ستر کھولتی ہو تم ہوش کی نبواؤ کدال سے فصد کھلواؤ
کسپر الزام دھرتی ہو کیا بے ادبی کرتی ہو مرد کو بے وفا کہتی ہو توبہ کرو کیا کہتی ہو یہہ
تمھاری نادانی ہے یہہ جھوٹی کہانی ہے عقل کے ناخن لیواؤ ایسا نہ ہو پاگل بنجاؤ
اپنے حق مین کانٹے بوتی ہو مردار دوزخی ہوتی ہو تم اور وفا کو سمجھو بیحیا حیا کو سمجھو یہہ تمھاری
جرأت مرد کو کہو بے مروّت تمھاری کیا سمجھ کیا سمجھاؤ مثل ہے سٹھہ کیا جانے صابن کا بھاؤ
اری عقل کی دشمن سنو کیا کہتی ہے فہیمن عورت بیچاری ایک فقین ساری شرت کی کلیا

بے پیندی کی ٹھلیا پھولی ہوئی دیوار چھوٹا ہوا انار یہ دوالی کی مورت بیڈول بدصورت مثل ہی ادہر نہ اودہر یہ بلا کدہر توبہ کرو توبہ کرو پانی مین ڈوب مرو کفر کا کلمہ نہ بکو میرے منہ کو تکو فہیمن کیا بولتی ہے سچا احوال کھولتی ہے اری باندیو مال زادیو کہان مرد کہان عورت چاند کو سورج سے کیا نسبت میران مدار کی ملاقات کیا آگ پانی کا ساتھ کیا مردون سے مقابلہ عورت کرے جاہلہ عورت کی بات اتنی بات گھٹنون تک بھیڑ کی لات لو اب تم کان کھولو گھگو کی بولی نہ بولو پہلے میری سنو پھر کسی کو پنو مین حال سناؤن عورت کو دکھاؤن یہ عورت موئی دنیا مین پیدا ہوئی فقط بچے جننے کے لئے گو موت مین سننے کیلئے کیون رہی تم سمجھین گدہے کی دم سمجھین تم عورت کو باوفا کہتی ہو میرے منہ پر برملا کہتی ہو وہ نادان وفا کیا جانے بے وفا کیا وفا جانے وفا منہ کا نوالا نہین کھیر فیرنی کا پیالہ نہین جو کوئی ڈکار جائے حلق مین اوتار جائے وفا حلوا نہین وفا من سلوا نہین میرے سر کی قسم نہین شبدیگ کا شلغم نہین ندیدی جمیلہ کھا جائے مزہ بے مزہ چبا جائے اری بیوقوفو اری بدنصیبو وفا کو کیا سمجھی ہو کوئی کھیل وفا سمجھی ہو تمھاری سمجھہ کا قصور ہے تمھاری عقل مین فتور ہے وفا کوئی مٹھائی نہین خصم کی کمائی نہین جو نگوڑی عورت ضرورت بیضرورت پٹاری مین دہر لے قابو مین کر لے وفا بھاری پتھر ہے اٹھانا مرد کا جگر ہے وفا کا جامہ وفا کا عمامہ مرد پر کھلتا ہے کسقدر کھلتا ہے فہیمن کی تقریر سنکر وفا کی توقیر سنکر دوسری پھیپڑولالا لال بھبکڑ کی خالا بڑی بولنے والی عیب کھولنے والی ذکیہ کی انا سوکھا ہوا گنا پرانی دودھ شریک شدہ فیروزہ خانم کہنے لگی ذکیہ بیگم تمنے کچھہ سنا دوا نے کسکو نپا کیا کیا کہہ گئی برا بھلا کہہ گئی اچھی بیگم مڑ کر دیکھو دوا کے تیور دیکھو نیا تماشا ہے یہ کیا راسا ہے دوا کیا بولتی ہے بیٹھی عیب کھولتی ہے وہی مثل ہے جو نہی بھی کہے مجھے گھی سے کھاؤ مرغی مانگتی ہے کھانے کو پلاؤ

تمھاری دوا جانتی ہے موئی بے وفا جانتی ہے مین بھی کچھہ ہون جو قسم کو کہے سون کیون منجھلی بیگم اجازت دو تم اس بغلی گھونسے کی خبر لین ذرا اسکو چھیڑ دین یہ بے بنیاد مردکی ہمزاد یہ کل موئی شاما بڑی بیگم کی گنجی ماما دم ہلا ہلا کر کولا مٹکا مٹکا کر موئی تھرکتی ہے کیا کیا چڑ کتی ہے ہمارا صبر لیتی ہے ہمکو الزام دیتی ہے وہ مثل ہے ہماری بلی ہمین سے میاؤن جسکا کھاؤن اوپر غرّائن یہ جل جوگنی او رنگ بھروپی گرگٹ کے سے رنگ بدلتی ہے نئے نئے روپ مین نکلتی ہے دنیا جہان کے زمین آسمان کے موئی قلابے ملاتی ہے باروت مین شتابی لگاتی ہے بڑھیا ہے بلا ہے بلا سے بھی سوا ہے اے ہے بیگم بولا گیا دم سنتی ہو اٹھتی نھین تم سی مسھی چھٹتی نھین اوٹھو ہمارا ثواب لو دوا کا جواب دو اے ہے فیروزہ خانم اپنی جان کی قسم تم نے مچا دیا اودھم میرا ناک مین کر دیا دم بی انا کیا کرتی ہو مجھے ہیزہ کرتی ہو غافل کو جگاتی ہو جلی کو جلاتی ہو فیروزہ خانم جانے دو دوپھری چیل کو چلانے دو مجھے بدخواب نہ کرو آئی ہوئی نیند خراب نکرو دم بھر سونے دو غم کو کھونے دو نھین ذکیہ بیگم اوٹھو گھڑی بھر غم سے چھٹو دل کو بھلاؤ برے خیال نہ لاؤ دو ہی اتا پریشان کر دیا نیند کو ویران کر دیا توبہ ہے کان کھا گئین میری جان کھا گئین نھین نھین بیگم کچھہ کہو لیٹو نھین بیٹھی رہو جتنا چاہو مجھے پن لو اپنی دوا کی ذرا سن لو اچھا بی مین اٹھی بے صبر او سان لٹی لو کہو کیا ہے کیا کہتی دوا ہے کون چلاتا ہے غل مچاتا ہے یہ کس کی آواز ہے کون جعلساز ہے ہان بی وہی ہے فہیمن ہم عورتون کی دشمن کسی کو گڑیا بناتی ہے کسی کو کھلونا بناتی ہے اسکی زبان کو لگام نھین بکنے کے سوا کام نھین آخر موئی بازاری ہے قوم کی گھسیاری ہے بات کرنی آتی تھین کہتی ہوئی شرماتی نھین ایسی کے منہ کون چڑھے جسکے سر پون چڑھے بیوی ہم تو ڈرتے ہین ڈاین سے حذر کرتے ہین وہی مثل نہ ہو اندھے کی دا د نہ فریاد

یہ اندھا ہے جلاؤ موا مار بیٹھے گا مردوا مار بیٹھے گا بیگم تم بے غیرت سے پوچھو ذرا اس عورت سے پوچھو
اری مردار دربدر خوار تجھے کہتے شرم نہ آئی عورت ہو کر عورت کی برائی تو کس کو برا کہتی ہے کس کو
بے وفا کہتی ہے جمیلہ بولی اناجی ٹرہیا تو ہے یا جی تم اسے کچھ نہ کہو خاموش ہو رہو اسکے منہ کو
جھلسا دو ذکیہ بیگم کو ہلسا دو وہ جواب دے لینگی اچھا یا خراب دے لینگی یہ بولائی ٹرہیا ہے
موئی ٹہرکھائی کتیا ہے تم اس سے نہ لڑو اسکے منہ نہ چڑہو یہ جیسی آپ بیوفا ہے ویسی اسکے
دلمیں دغا ہے اپنا سا سب کو جانتی ہے ایک لکڑی سب کو ہانکتی ہے اناجی یہ وہ عورت ہے
جس کی بیوفائی کی شہرت ہے اسنے اپنے خصم کو اپنے ایمان دہرم کو طلاق دیکر نکال دیا کسی سے
نہ ہوا وہ اِسنے کیا پھر سرخرو کی سرخ رو ہیں ایسی کی کیا آبرو موئی بے غیرت ہے بازاری
عورت ہے جنمیں دن رات رہے اونہی کو برا کہے ایسی کا کیا وقار بے اعتبار کا کیا اعتبار
تم چپ رہو اسے کہنے دو حصہ بیگم کے لئے رہنے دو وہ سمجھا دینگی اسکو دہمکا دینگی یہ وہ بریل ہے
مرگھٹ کی چڑیل ہے اِس بیوفا نے ڈھٹ و بے حیا نے خصم کو زبون رکھا وہ بھی یون رکھا
جیسے پرانی جوتی کا تلا مدت کا بگڑا اسڑا گلا اتارا پھینکدیا اور بدل لیا انا بولی جمیلہ بوا
خصم نہ ہوا جنتری ہوا سال کی سال خوب دیکھ بھال ردی کیا بدل ڈالا ایسے خصم کا اللہ
اچھی منجھلی بیگم آرام کرنا جم جم جمیلہ کی تقریر سن لو فہمین کی تو تیر سن لو چھوکری آفت کی ہے
اسکی تقریر قیامت کی ہے اسکے بیان پر شیرین زبان پر طبیعت پسی جاتی ہے بے اختیار ہنسی
آتی ہے اچھی بیگم ذرا اتر بیٹھو منہ کھولو اوٹھکر بیٹھو جمیلہ اور ردا کی جوان اور بڑہیا کی تم ذرا گفتگو سنو
لطیفے دو بدو سنو اے ہے انا بی میرا اڑا دیا جی مین کمبخت شام کی کلمہ کی نہ کلام کی چپکی
اُداس تھی غمگین بے حواس تھی تم نے اور پریشان کیا حیران کو اور حیران کیا اوہی ساری
کہو ہی میری پیاری نیندی پھر وہی خیال ہو گا میرا وہی حال ہو گا جی گھبرائیگا پھر رونا آئیگا خیر تمہارے

کہنے سے چپ چاپ رہنے سے بولنا بتانا بہتر ہے دداکا سمجہانا بہتر ہے اچھا مین اوٹھتی ہون
دداجان سے گتہی ہون سنون ددا کیا گاتی ہے کس کسکو براتاتی ہے چہوکریو جاؤ اپنے کام پر بیٹھجاؤ
کوئی زبان نہ ہلاؤ ددا کو دیوانہ نہ بناؤ مین اسکی باتین سنون گی مین اسکی گہاتین سنونگی لو ددا اودہر
میرے آگے راگ گاؤ کہو کیا فرماتی ہو سناؤ کیا گاتی ہو ہان وفادار کی سچی سنا غلط سلط
جہوٹی سچی سنا چہوکریون کو نہ دہمکا جو سنانا ہو مجہے سنا پھر مجہسے سنیو وفا وفا کا سچا
مدعا دیکھیو کیا کیا کہونگی رنگ رنگ سے وفا کہون گی تجہے کنوئین جہکاؤن گی وفا کا مزہ
چکہاؤن گی تو بھی سنکر میری تقریر پر بڑہیا غش کریگی غش غش کریگی ایسی سناؤنگی کہانی
وفا کی اپنی زبانی تو بھی لوٹ جائے تیرے جی سے کھوٹ جائے ددا ناوانون کا ان نوچہکا
سمجہانا کیا ہے پھسلانا کیا ہے جو کہا مان گئین جو سنا جان گئین سمجہانیکے مین قابل ہون
بیٹھی تیرے مقابل ہون ذرا بڑی اتنا میری مددگار رہنا میری تقریر کو سننا وفا کا تانا بانا بننا
مین وہ وہ کہون ددا ابھی کہے ہون اسنے کان سے نہ سنی ہو کسی انسان سے نہ سنی ہو اتنا
یہ تو بولائی ہوئی ہے بڑہیا گھبرائی ہوئی ہے اسکے اوسان ٹھکانے نہین اسکا دہیان ٹھکانے
نہین لوگ کہتے ہین جو دنیا مین رہتے ہین بوڑہی شکل بگڑ جاتی ہے بڑہاپے کی عقل بگڑ جاتی
ہے جو ستر برس کا ہوا ستر ابہترا ہوا بیوقوف ہوگیا دوات کا سوف ہوگیا انوری کی دوا
پرانا کاگا توا بوڑہی جوان بنتی ہے ہمارے آگے لقمان بنتی ہے ہمکو عقل سکہاتی ہے بڑہیا
ہمکو بناتی ہے موئی اسکو کیا ہوا جروا بنتی ہے مردوا ابھی تو یہ اچھی تھی باوا آدم کی سچی تھی
اتنے مین کیا ہوگیا کوئی مرض نیا ہوگیا کیا خفقان اچھلا اسے شیطان نے کچلا بد بلا آڑے آئی
آتے ہی دہائی مچائی مین آواز سنکر ڈر گئی خیال سے نیند گزر گئی اسنے منہ کھولا مین سمجھی الو بولا
مجہے کیا خبر تھی ددا ہے یا کوئی بولتا گدہا ہے کیا خبر تھی اسکے پیٹ مین توند کے لپیٹ مین

ایسے گُن بھرے ہین یہ بدشگن بھرے ہین لو دداجان آگئے آؤ مردون کی دوست بنجاؤ دلکا بخار نکالو کچھہ کہہ ڈالو چلو کہانی سناؤ جھگڑا نہ پھیلاؤ دیکھون بوڑھے چونچلے دیکھون تمھارے ڈھکوسلے کِس کو کیا کہتی ہو کِس کو بیوفا کہتی ہو کِس مین کیڑے پڑے ہین کِس مین ہیرے جڑے ہین کس کی تعریف کسکی مذمت ہے آج دنیا مین کِسکی شہرت ہے اتبک جو تم نے کہا باندیون تک رہا تم نے عورت کو نِبا چھوکریون نے سُنا اب مین مقابل ہون عورتون کے شامل ہون میرے آگے بولو اپنی للّو کھولو نہین ذکیہ بیگم واری تمھارے لُون قدم مجھے یہ حوصلہ نہین میرے تمسے مقابلہ نہین میری یہ مجال یہ طاقت ہے بتُو میری آئی کیا شامت ہے جو مین تم سے کچھہ کہون پھر جیتی بھی رہون میرا اتنا مقدور نہین تم سے کچھہ کہنا منظور نہین تم اگر لڑنا ہی چاہتی ہو آپ ہی آپ تر بتر ہوتی ہو خواہ مخواہ میرے سر ہوتی ہو اچھا پہلے تم بولو وفا کی گرہ کھولو مین جواب دیدونگی کچھہ کہہ سُن لونگی اچھا ددا جو تڑیکا پہلے مجھہ سے سُن مردون کے گُن انوری کی ددا تو مجھے یہ بتا وفا کیا غصہ ہے جو مرد کا حصہ ہے وفا کوئی پیشہ ہے وفا لڑائی کا تیشہ ہے جو مرد کے پاس ہے جیسا تیرا قیاس ہے جیسے تو ناز کرتی ہے زبان دراز کرتی ہے اے عورت ہوش مین آ آدم سے جانور نہ بنجا تو نے اپنا چونڈا یہ کیڑے پڑا جھونڈا کہان سفید کیا ہے کہان جنم لیا ہے جُرواہے اوسان تیرا کدہر ہے دہیان تو ایسی نئی نویلی ہے شاید بچون مین کھیلی ہے خیر سے کچھہ جانتی نہین برائی بھلائی پہچانتی نہین مرد کو وفادار بناتی ہے عورت کو گنوار بناتی ہے اری جروا ہم عورتین اللہ کی قسم عورتین اچھی بری ایسی ویسی زمانہ مین کیسی کیسی وفا والی ہین حیا والی ہین جنکے آگے مردون کا آج کل کے بیدردون کا نام نہین چلتا چراغ نہین جلتا چھوٹے دیدون سے دیکھہ چُندھے نہ دیدون سے دیکھہ جب کوئی عورت پارسا باغیرت خصم کے گھر بستی ہے قفس مین پھنسی ہے سارے زمانہ کو اپنے

بیگانہ کو دل سے بھلا دیتی ہے اپنی جان گھلا دیتی ہے جینے کی حلاوت زندگی کی لذت اوپر
حرام ہو جاتی ہے خصم سے وہ دکھ پاتی ہے اودھر ساس نندون کے طعنے اون خودپسندونکے طعنے
بیچاری سنتی ہے دُکھیاری سنتی ہے اسکے سوا دوسری بلا دل ہی دلمین گھٹنا اندر ہی اندر پھُکنا
منہ سے اُف نہ کرنا گلا زبان پر نہ دہرنا دیکھہ اسکو وفا کہتے ہین دیکھہ اسکو جفا کہتے ہین یہ عورت کا
کام ہے پھر عورت بدنام ہے یہ عورت کا ہی کلیجہ ہے اوسی با مروّت کا کلیجہ ہے خصم کی بُرائیان
دیکھے اوسکی بیوفائیان دیکھے منہ سے کچھہ نہ کہے سُنے اور چپکی رہے تو بتا مرد عورت کی بیدرد
عورت کی برابری کرسکتا ہے سر پر بوجھہ دہر سکتا ہے یہ وہی دل والی ہے حیا وفا مین نرالی ہے
جو حیا مین زندگی کو وفا مین بندگی کو جان پر حرام کردے خصم کا نام کردے کیون ددا سُنی وفا
اب فہیمن بھی بولی پوپلی نے زبان کھولی مردون کی سگی بڑہیا کہنے لگی اتنو ذکیہ سلطان بیگم
میرا گھٹنے لگا دم مین بھی بولتی ہون وفا کا دفتر کھولتی ہون بے بولے رہا نہین جاتا بغیر زبان کھولے
رہا نہین جاتا میری بنو میری پیاری تم سچ کہتی ہو واری اب مین جان گئی وفا کو مان گئی تمنے
کیا وفا جتائی ہے کیا تعریف سنائی ہے تم ہم جنسون کی اِن کم جنسون کی خوب پشتی لیتی ہو
اچھا ساتھہ دیتی ہو بیگم سچ اسیکو کہتے ہین واری سچ اِسیکو کہتے ہین **مثل ہے** جادو وہ
جو سر چڑہہ بولے چھپے چھپائے بھید کھولے ذکیہ بیگم خدا کی قسم تمھاری بات سچ ہے قوم کی
سچی پرکھ ہے عورت ایسی ویسی گلے کا ہار ہوجاتی ہے جان کا آزار ہوجاتی ہے مرض کی
طرح لپٹتی ہے موئی بلا ہوکر چمٹتی ہے مارے مرے نہ کاٹے کٹے مرکر بھی سینے سے نہ ہٹے موئی جنگلی
زاغ ہے بے تیل کا چراغ ہے رکھنے کا نہ جلانے کا دور ہی دور ٹمٹمانے کا کلیجے کا ناسور ہے
زخم کا انگور ہے جو کبھی بھرتا نہین مرہم اثر کرتا نہین. بیوی خطا معاف ذرا کرو انصاف تم
کس کی بیتی کہتی ہو کن عورتون مین رہتی ہو سیانی ہوکر بچہ بنتی ہو تو بدنامی مین سنتی ہو بات

کہو جگ بیتی نہین تو مین جیتی میرے ساتھ رہو کہو تو ایسی کہو جسکو کوئی مانے سننے والا سچ جانے
کیون بی آگے یہ کہوگی یہ تعریف کروگی مجکو خفیف کروگی رانڈ عورت رنڈاپے مین سانڈ عورت
سنڈاپے مین اپنی عمر کاٹ دیتی ہے وفا کی ڈاٹ دیتی ہے بیوی دہیان سے دیکھو ذرا وسان سے
دیکھو بسم اللہ ہے غلط ہے کھرا پیسہ ہے مگر ملط ہے صورت کی عورت مگر جاہل سیرت نہین کہین
قابل تمھاری جو رسم ہے تمھاری جتنی شرم ہے سرتاسر نادانی ہے بیوقوفی کی نشانی ہی سب رسم
دکھاوٹ کی سب شرم بناوٹ کی اتنو ذکیہ بیگم سنکر ہوئی برہم جھنجلا کر بولی چلا کر بولی چل
چھچی دور ہو مغز نہ کھا کافور ہو بڑی بیچاری نگوڑی گھسیاری بازار کی رہنے والی ہمکو برا کہنے والی
بس چپ رہ آگے کچھ نہ کہہ تیری شامت نہ آئے تجھپر آفت نہ آئے عورت ہوش مین آ گدال سے
فصد کھلوا اری نادان اری بدگمان مرد عورت کے ہمسر نہین پاپوش کے برابر نہین بس بیگم بس
تم جیو سو برس مین تمھارے واری تم جیتین مین ہاری تم سچی مین جھوٹی اب تکرار سے چھوٹی اپنے
غصہ کو تھوکو سانس نہ بناؤ بہو کو چپ ہو جاؤ اٹھو سو جاؤ دانتا کل کل سے تکرار بے حاصل سے
کیا نفع کیا فائدہ یتو بات کرو باقاعدہ یاد رکھو پچتاؤگی بیوی تم زک پاؤگی اللہ رکھے ابھی نادان ہو
کیا ہوا ذکیہ سلطان ہو تم نے کیا دیکھا بھالا ہے کے دن سے ہوش سنبھالا ہے دن رات آرام کیا ہے
اسکے سوا کیا کام کیا ہے تمھاری ایسی تقریر ہے پانی کے اوپر کی لکیر ہے بیگم بیہودہ بات ہے وہ شا
مردون کی ذات ہے تکرار کو چھوڑو کلیا مین گڑ نہ پھوڑو رنج نہ بڑھاؤ اپنا سر نہ پھراؤ چلو قصہ طے کرو
غصہ بغل مین دھرو غلط بات پوچھتی ہو رزالی اوقات پوچھتی ہو باندیون سے پوچھو ناخواندیون سے
پوچھو وہی جواب سنائینگی جواب کا انعام پائین گی مین تم سے نہین لڑ سکتی گہار سے نہین جھگڑ سکتی
تو بہ ہے ان جہینگرون سے مردار چھچھوندرون سے کون بازی پائے رستم بھی بھاگ جائے اللہ گواہ ہے
مقابل سپاہ ہے ایک ایک افلاطون ہے سب کا بگڑا خون ہے کس کس سے لڑون کس کس سے

اڑون جو یہان صورت ہے لنکا کی مورت ہے جسکو دیکھو وہ باون گز کی جیسے جمیلہ نان بڑکی کیسکی
شامت آئی ہے کس نے جان بانی ہے جو ان سے بات کرے خراب اوقات کرے توبہ ہے یہان
وہ بولے جو بیوی کے سات ہولے بس بیگم بس مجھ مین بل نہ کس تم بندی کا منھ نہ کھلواؤ کل کی
روٹھی آج روٹھ جاؤ میرا تو وہی قول ہے جسکا تمکو ہول ہے مردوے وفادار ہین عورت کے
سردار ہین ذکیہ سلطان بیگم عورت بے دہرم لاکھ مین ایک وفادار مرد اللہ رکھے ہزار در ہزار تو
مرد کی جان وفا مرد کا ایمان وفا ذکیہ نے جواب دیا بڑہیا تجھے بھی خدا اچکی پڑے تیرے دہرم پر
خاک پڑے تیرے بھرم پر موئی بامن کی چھوکری در گور سراوگن کی چھوکری منھ بندی سیوڑن
نام رکھ لیا نہین ایسی کا دھرم نہ ایمان نگوڑی ہندو نہ مسلمان غارت ہوئی باہنی ہمارے آگے پاک ہی
اللہ اسکے سایہ سے بچائے منحوس کا منھ نہ دکھائے در گور موئی کا غارت ہوئی کا دل کچھ طبیعت کچھ
بات کچھ نیت کچھ نگوڑی ست بیجڑا عورت نہ مرد ہیجڑا بی اناّ مجھے اناّ کی قسم جب تک ہی دم میں دم
اِس فیلسوف کو اِس بیوقوف کو قائل کرکے چھوڑون گی بات کا سلسلہ نہ توڑون گی آپ مرونگی
نہ سونے دونگی اِسکی ضد پوری نہ ہونے دونگی آج مین نے یہی ٹھانی اپنا اِسکا لہو پانی مین ایک
کرون گی یہ کام نیک کرون گی مثل ہے جھینسا بھینسون مین ملے یا قصائی کے بند ہی گلے جان بچے
آزار سے یہ موئی بیزار سے بگڑے خواہ روٹھے جھگڑا سر سے چھوٹے لوبڑی اناّ آؤ میرے برابر جم جاؤ
وفا کا تماشا دیکھو بنتا ہوا تماشا دیکھو ے دوا سامنے آ یہان بیٹھ جا آج مین ہون اور تو یہی ذکر یہی
گفتگو اتو بڑہیا بیر اللہ رکھے میری خیر کل صبح کو دوچار پاس کے رشتہ دار مہمان بلاؤن گی اونکو قصہ
سناؤن گی پھر ہون گی یہ باتین دیکھون گی تیری گھاتین مین سچی رہون یا تو مہانون کے آگے گفتگو
تجھے اوسی کی قسم ہے جو تیرا ایمان دہرم ہے قول پر قایم رہنا جو کہہ چکی ہے وہی کہنا دوا مگر یو نہین
بڑہیا پسر پو نہین تو وفادار کی جنی ہے مردون کی طرفدار بنی ہے اون کی پچ ہی کچھ جھوٹ کو سچ ہی

کیجو فہمین بولی بیگم تھوڑی کہو نہ کم جتنی جی مین آئین جتنی تم سے نا ئی جائین تم مجھے گالیان سنا
باندیون سے ذلیل کروائو مین اس گھر مین رہتی ہون واری سنو کیا کہتی ہون تم کیون سر موتی ہو
کیون آبرو کھوتی ہو بس قضیہ کو نبیڑو کہاسنا اُدہیڑو میرا پیچھا چھوڑو جمیلہ کا سر توڑو وہ تم سے ڈرجائے گی
دھمکی مین مر جائیگی مین لحاظ نہین کرون گی دبیل نہین جو ڈرون گی تم میری جان چھوڑو راہ
رسم کو نہ توڑو مین نے کان مروڑا کہنا سننا چھوڑا پہلے ہی جھگڑے سے ایسے ویسے بکھیڑے سے
بھاگتی ہون ڈرتی ہون پھونک پھونک کر قدم دھرتی ہون مین اپنی حماقت کو اب اوس عسکے
موجود نہین پاتی ذرا زبان نہ ہلاتی مردون کو بھلا کہکر عورت کو بے وفا کہکر پچتا تی ہون
شرماتی ہون وفا دار ہوکر بے وفا بنی برائی مین لتھڑی بدی مین سنی اچھا کہا یہ گل کھلا نیکی کا پھل
بدی ملا کچھ آگے کہون گی پھر کہان رہون گی گھر سے نکالی جاؤن گی طویلہ مین ڈالی جاؤنگی
اُٹھتے بات ہوگی بیٹھتے لات ہوگی چپ رہون گی برائی سُنون گی بیوی تمھارے مزاج سے
اِس ناکارے مزاج سے مین ڈرتی ہون لحاظ کرتی ہون ذکیہ بیگم اکثر تم ہر بات پر اُلجھہ جاتی ہو
تاؤ پیچ کھاتی ہو دم دم مین بگڑتی ہو آپ ہی آپ اکڑتی ہو ابھی تیور بدلنے لگین آپے سے نکلنے
لگین مین خوب جانتی ہون عادت کو پہچانتی ہون روٹھتی ہو تو منتی نہین پھر کسی کی یا سُنتی نہین
سیدھے منھ بات نہین کرتین ماتھے پر ہاتھ نہین دہرتین مین نے جب دیکھا تمکو غضب دیکھا
آنکھہ پھری ہے نظر گری ہے مین یہ صورت دیکھکر دل کی کدورت دیکھکر کہتی ہون کیا کہون
بہتر ہے چپ ہو رہون ناحق تکرار ہوگی لڑکی بیزار ہوگی تو اگر تمکو لڑنا منظور ہے مجھسے حجت کرنی
ضرور ہے اس لڑائی کی خفیہ تنہائی کی حجت حجت نہین اسکی شہرت نہین بات جھوٹ ہوگی
نہ سچ ہوگی تمکو پاس یچ کا مجکو پیچ ہوگی تم ہی کہو کیسی ہوگی جمیلہ کی ایسی تیسی ہوگی یہ نام کی جمیلہ
بے قلعی ہتیلہ لڑوانے مین استاد لترپے مین آزاد دو کو لڑوائے آپ ہنسے لڑا کر سر پھٹروائے

آپ ہنسے مثل ہے بھُس مین چنگی ڈال جمالو دور کھڑی مصیبت جسپر پڑی اوسپر پڑی یہ وہ بڈبلا ہے
شیطان سے سوا ہے موئی کہین بند نہین مرد اسے پسند نہین پانی مین آگ لگائے ابر سے انگارے
برسائے موئی کٹنی کتھک کی جنی میری جان کی دشمن ہے نگوڑی کالی ناگن ہے مین ذرا بولون گی
اپنی زبان کھولون گی موئی مجھے چڑائیگی اُنگلیان نچائیگی بری بھلی تمکو لگائیگی میری طرف سے بھگائیگی
تم اوسکی مان جاؤگی وہی دل مین ٹھان جاؤگی تو کانون کی کچی ہو یون تو سب طرح اچھی ہو
چھوکریکی سنوگی مجھ بندی کو نبوگی بات بات پر غرّاؤگی ناحق میرا خاکا اُڑاؤگی دیکھو کھلی گالیان
دیتی ہے کلیجے مین چٹکیان لیتی ہے پرسون ہی ہوچکی ہے جمیلہ دُکھڑا رو چکی ہے صبح کو سالن کے
اوپر دوپہر کو مالن کے اوپر اِس علاّمہ نے شفتل قطامہ نے تمکو بھکا دیا تھا کچھ لگا دیا تھا تم
کئی دن کسی تقصیر بن اکڑی اکڑی پھرین مجھپر لئے لکڑی پھرین بارے آج یہ ہوا میرا علاج یہ ہوا
تمکو کچھ ہوش آیا طیش مین جوش آیا بند تھین کھلگئین مجھسے گھُل گئین یہ ذکر چھڑتا نہ کچھ کہتین ناک
بھون چڑہائے رہتین مین ڈرتی ہون حذر کرتی ہون بات بڑھ جائیگی کوٹھون چڑھ جائیگی اُدھو دی
بیگم سنیگی وہبی مجھہی کو نبین گی بتاؤ مین کیا کرون گی ملامت کا تودہ بنون گی ذکیہ پیاری میری تمھاری
پھر گٹ پٹ ہوگی مجھپر دُر دُر پھٹ پھٹ ہوگی ذکیہ بولی بی انّا دوا کا بگڑ گیا ختنا بڑھیا انگریزی
بولتی ہے پر تگیزی بولتی ہے جروا ہوش مین آ اپنے حواس بنوا علاج کر نہین دیوانی بن جان
پر سے صدقے وارے اوسان پر سے صدقہ دے تونے مجھے کیا سمجھا ہے دشمنون کو باؤلا سمجھا ہے مین
دیوانی ہون کچھ خفقانی ہون کسی سے لڑتی ہون کسی سے جھگڑتی ہون مجکو لڑنا نہین بھاتا
سر چڑھنا نہین آتا چلو تقریر اب کم کرو لڑائی کا ڈھب کم کرو مین قسم کھا چکی ہون منصوبہ پکا چکی ہون
جب تک اوس بات کو تیری خرافات کو سچ جھوٹ نہ کرلون گی تجھپر الزام نہ دہرلون گی مجھے خدا کی قسم
اپنی انّا کی قسم تیرا پیچھا نہ چھوڑون گی تکرار سے منھ نہ موڑون گی اچھا ذکیہ بیگم باتین کرو کم سلیقہ تمکو

منظور نہین لڑائی سے بندی مجبور نہین جو مین کہون تدبیر کرو پھر بندی سے تقریر کرو قصہ کو طول نہ دو
جواب نامعقول نہ دو اپنا سر نہ پھراؤ مجھے نہ جھونکاؤ میرا پتھر کا کلیجا نہین بنو کتّی کا بھیجا نہین ہا ن
ہان ہین ہین کرون برابر تو تو مین مین کرون میری جان ذکیہ سلطان اس تدبیر پر چلو نصیحت سے نہ ٹلو
بنو کل پہلی تاریخ ہے نئی نویلی تاریخ ہے مبارک جمعہ کا دن ہے تمھاری سال گرہ کا دن ہے
تم اپنی خالا اچھی ممانی کو بلا بھیجو اماکی دیورانی جٹھانی کو کہلا بھیجو دو چار دن مہمان رکھو میرے سر پر احسان رکھو
سب لوگ یہان آئین بھید سے واقف ہو جائین کوئی میرے دل کی کہے کوئی تمھاری طرف رہے
جھوٹ سچ صاف ہو جائے قصہ کا انصاف ہو جائے اسوقت تم ہو اور ہم کہنے سننے والی دو دم
آپس مین گفتگو ہوگی تعریر کی کیا آبرو ہوگی تم سوال کرو گی کسکو نہال کرو گی سوال جاہل ہوگا
جواب بھی باطل ہوگا مین نے تمکو تم نے مجھے کہا کلیا مین گڑ پھوڑتا رہا طبیعت بیکل ہوگی پھر وہی
مثل ہوگی جنگل مین مور ناچا کس نے دیکھا آنکھ اوجھل ہوا تماشا کس نے دیکھا ذکیہ نے کہا اچھا صبر کر
اپنی جان پر جبر کر چھری کے تلے دم لے اٹھ جمیلہ کے قدم لے رات خیر سے گزار کھٹولے پر پانون پسار
کونے مین جا سو اپنے نصیب کو رو ذرا صبح ہونے دے مجھے بھی سونے دے رات کی نیت حرام
پچھلے مجھے یہی کام گجر دم اٹھون گی نماز روزے چھوٹون گی تیرا فرمانا کرون گی نیاز کا کھانا کرون گی
مہمان بلاؤن گی تجھے قائل کراؤن گی اے اللہ رات جلدی کٹے یہ پہاڑ چھاتی سے ہٹے صبح نمودار
ہو دل کو قرار ہو روشنی کی صورت نظر آئے دل کی آرزو بر آئے اے میرے خدا یہ کالی بلا
اب تو جا چکے یہ جھگڑا چکے جی گھبرا گیا دم بولا گیا مین جاگتے جاگتے دعا مانگتے مانگتے آج تنگ ہوگئی
نیند تینگ ہوگئی رات جان کو آگئی طبیعت مرجھا گئی مین شام سے پڑی ہر ساعت ہر گھڑی۔
آسمان کو تکتی ہون منھ سے کیا کیا بکتی ہون دوہائی اللہ یہ روسیاہ رات اجیرن ہوگئی عمر بن
نہین ہوگئی بڑھتی ہے گھٹتی نہین میرے گھر سے ہٹتی نہین آج نگوڑی جم گئی ہے سارے گھر مین رکی ہے

وفا ہوکر جمیٹی ہے بلا ہوکر لپٹی ہے الہی دعا مین اثر کر تو جلدی سے فجر کر مہمانون کو بلاؤن دولے
بازی پاؤن یہان باتین ہو رہی تھین جمع بدذاتین ہو رہی تھین اودہر رضیہ سلطان ذکیہ بیگم کی اتا
جہان بے خبر سو رہی تھین غافل ہو رہی تھین فہیمن کی آواز بڑی لمبی دراز دالان مین گئی اونکے
کان مین گئی سن کر پریشان ہوئین نیند مین حیران ہوئین گھبراکر بولین جھنجلا کر بولین کیا آفت ہے
غل ہے قیامت ہے کون چلا رہا ہے شور مچا رہا ہے گھر سر پر اوٹھا لیا مجھہ سوتی کو جگا دیا گھنٹہ
دیکھون کتنی رات ہے چلکر سنون کیا بات ہے کیا اسرار ہے کیا بھید ہے کسکے حلق مین چھید ہے
یہ کیسی تکرار ہے کیا جوتی پیزار ہے آخر کمرہ مین آئین مجمع دیکھکر گھبرائین ذکیہ نے کہا آہا آہا اتا
جان آئین مراد ساتھہ لائین بی اتا کہو مبارک ہو بڑی بیگم آئین نیک قدم آئین بات اچھی ہوئی
فال سچی ہوئی خبر نہین اتا جان بیوی بھاگوان کیا سچ ہین جو آپہونچین اب صفائی ہوجائیگی
ظاہر خدائی ہوجائیگی بی فیروزہ خانم ہان کہو ذکیہ بیگم بی اتا کچھہ بولون اتا پر حال کھولون اون کی
جی کی لون اتا کی مرضی لون ہان بیگم کہو خاموش نرہو سنو وہ کیا کہین کس کی طرف ہین اچھا تم
تم بھی سننا اما سے کلام کرتی ہون حجت تمام کرتی ہون دیکھون اپنی ہیلی کی فہیمن الیلی کی پشتی
لیتی ہین یا گھرکی دیتی ہین اتا جان کا بھاؤ اون کے دل کا لگاؤ معلوم ہوجائیگا مدعا ہاتھہ آئیگا
ہان ہان بیگم اون کو ایک دم یہان بٹھاؤ یہ قضیہ سناؤ اے بی اتا ادہر آؤ تھوڑی دیر ٹک جاؤ
خواص کی باتین سنو تم اسکی گھاتین سنو تمہارے منہ لگی لقمان کی سگی کسی کو بھلا کہتی ہے کسی کو
برا کہتی ہے عورت کو بے وفا بناتی ہے جھل بٹون مین اڑاتی ہے اچھی اتا ادھر کھسکو ادہر آو دم لگو
قصہ سنو کچھہ بولو خواص کے کان کھولو وفادار والی مردون کی سالی شیخ افضل کی دلہن رنڈاپے
مین سہاگن تم سنو کیا کہتی ہے ہمکو بے وفا کہتی ہے ادہر بولی فہیمن دوا جھوٹ سے بچالے خدا ذرا
بڑی بیگم دیکھو باندیون کا ادہم دیکھو بلا کی جھوٹ کا وفا کی جھوٹ کا نگوڑی مینہ برسا رہی ہین پانی

آگ لگا رہی ہین کاغذ کی ناؤ چلاتی ہین ناؤ مین خاک اڑاتی ہین بیوی تم آگئی ہو بھید کو پاگئی ہو
باندیون کی چوری نکالتی جاؤ کہ تھا تو دہ مین خاک ڈالتی جاؤ جھگڑا چکاؤ رہا رضیہ سلطان بیگم نے کہا نہین قضیہ
کیونکر چھڑا کیا ہوا کس بات پر چھڑا وہ بات کیا ہے قضیہ تو نیا ہے دوئی بڑی بیگم یہ ادہم
جتنے ہین سنا دکیہ نے مجھے پنا اے عورت مجھ سے کس نے کہا دوئی بی تم نے بھی حد کی اتنی بک بک ہوئی
چلایا کی جمیلہ موئی آواز دالان تک نہ گئی تمھارے کان تک نہ گئی اچھا نہین سنا اب تم سنو
بات مین سے بات چنو بیوی اصل یہ بات ہے دشمنی میرے سات ہے دس بارہ چھوکریان ماہ پارہ
چھوکریان بیگم کی خوشامد چھوڑ چہلین شفقت آخر خدا کی شان اونکی یہ جان بیٹھکر باتین بنائین
مرد کو عیب لگائین بیوی مجھپر آفت ہے حشر ہے قیامت ہے پھنسی عذاب مین ہون بڑی
عتاب مین ہون اے ہے بڑی بیگم مین تو خدا کی قسم ہتنیون کے بن مین آگئی اونکی روندن
مین آگئی کل کل مین پھنسی ہون دلدل مین پھنسی ہون میرا ناک مین دم ہے باندیون کا ادہم ہے
غضب مین جان ہے میرا اللہ نگہبان ہے ایک طرف پلٹن ہے یہ اکیلی نہین ہے ہزار دشمن
اون سے ان بن مدعیون مین اکیلی نے اس تمھاری سہیلی نے سر پر بلا جھیلی ہے نہین کا اللہ بیلی ہے
بیوی میری پیٹ ٹھونکو باندیون کے چھری بھونکو مجھکو آفرین کرو بدون کو نفرین کرو بیگم صاحب
یہ تمھاری مصاحب پرانی سہیلی نہین اکیلی دیکھو لشکر سے لڑتی ہے کب رستم سے پیچھے ہٹتی ہے رضیہ
بولین جڑوا تو اپنا علاج کروا تو سڑن دیوانی ہے اس سے لڑنا نادانی ہے ہوش حواس سنبھال
گریبان مین منہ ڈال مثل ہے سو رہا چنا بھاڑ کو نہین پھوڑتا توپ کا گولا پہاڑ کو نہین توڑتا تو اس
فوج سے طوفانی موج سے کیونکر لڑیگی اونکا گر پڑیگی باندیون سے سر پر نہ آئیگی آخر تو بھاگ جائیگی
جسکی ہے گی پچتائیگی بولیگی جوتیان کھائیگی ہر طرح مشکل ہوگی مقرر تو گھائل ہوگی آبرو کی آبرو جائیگی
گھر سے بھی تو جائیگی یہ یاد رکھو نہین چھوکریان کو دن آج تو فقط دو ہین بڑی چھوٹی جو جو ہین کل

دس آئین گی ناگنین ڈس جائین گی تو دُم دباکر بھاگے گی پھر سوتی سوتی جاگیگی پیچھا چھڑانا مشکل ہو گا
کوئی ہاریگا نہ قائل ہو گا یہ سب نگوڑیان ذکیتی کی چھوکریان لڑنے مین بلا ہین رستم سے سوا ہین بات بات پر تیری آنا قاتی
قہقہہ لگائینگی تیرا خاکہ اڑائین گی تو کہانتک بکے گی آخر بک بک کر تھکیگی بھتر ہے چپکی ہورہ
کچھہ نہ بول جا کر سورہ بس بیوی مین نے سن لیا تم نے بھی مجکو ہی چن لیا تم بھی اُدہر ہی پھسل گئین
بیٹی کیطرف ڈھل گئین اچھا بیٹھہ جاؤ ادہر کان لگاؤ قصہ کی ہنیا دسن لو میری فریاد سُنلو
پھر تم شکایت کرو گی بیٹی کی حمایت کرو گی اے عورت خیر ہے تجکو مجھسے بیر ہے ناحق بیعزتی ہے
میری نیند کھو تی ہے نھین بڑی بیگم تمھین اللہ کی قسم دم کے دم ٹکا دو قدم وُہ موئی نھین جمگئی
بلا کی طرح لپٹ گئی لے مین بیٹھی کہہ ڈال اپنے دل کا بخار نکال سنو بڑی بیگم اپنے سر کی قسم کوئی
قصہ ہے نہ جھگڑا لڑکی نے بنا دیا جھگڑا مین کہتی ہون عورت بدنصیب کھوٹی قسمت لاکھ اپنا سر
پھوڑے آسمان کے تارے توڑے پھر عورت عورت ہے مرد بنے کیا قدرت ہے بیوی چپکی نہ رہو
تم ہی انصاف سے کہو کہان مرد کھان عورت ذرہ سے سورج کو کیا نسبت عورت مین ہمت
نھین مرد کی سی جرأت نھین بیکار عورت کیا عورت کی کیا وفا تم بتاؤ دنیا مین کوئی دکھاو دنیا
مین ایک عورت موئی مرد کے برابر ہوئی تم خیال کرلو نھین سوال کرلو کس کو کس پر فضیلت ہو
دیکھو آج کس کی شہرت ہے تمکو بھی معلوم ہے زمانہ مین دہوم ہے عورت کی جیسی ذات ہے
لوہا پیتل ملی دہات ہے مرد اشرف مخلوقات ہے عورت کی نالائق ذات ہے دیکھ لے جسکو نظر ہو
سمجھ لے عقل اگر ہو پھلے پھل قدرت سے اللہ کی حکمت سے کون ظاہر ہوا عورت یا مرد وا
خدا نے کسکو افضل بنایا فرشتون سے سجدہ کرایا فھیمن پوری بات کہہ نہ چکی تھی کہتی کہتی ابھی نہ رکی
تھی جمیلہ کھل کھلا کر ہنسی قہقہا لگا کر ہنسی مسخرون کی سگی انا سے کہنے لگی بی انا تمنے سنا اس نے
کیا تانا بنا دیکھو کتنی وفادار ہے بڑھیا کتنی ہشیار ہے یہ مردہ در پردہ خصم کا نام بتاتی ہے مردنکو

افضل بناتی ہے اسکے خصم کا نام بے دہڑک نام شیخ افضل ہی تھا جو موا پاگل بھی تھا اس نے
وہی تک ملایا ہے خصم کا قافیہ لگایا ہے کہاں کا جوڑ کہاں کا توڑ اسنے کہاں ملا دیا مرد کو افضل
بنا دیا فہیمن بولی دیکھو بیگم تمھاری بیٹی کی ہمدم کیا کیا سنا رہی ہے موئی بھاؤ بتا رہی ہے مین
کہون گی تو کیسی ہوگی پھر باندی کی ایسی تیسی ہوگی چھوکری کو سمجھا دو جوتی مار کر اوٹھا دو یکل موئی
غارت ہوئی گلے کا ہار ہوتی ہے اسکی بات جی کے پار ہوتی ہے مینڈک کی طرح ٹراتی ہے اپنی ذات
جتاتی ہے بیحیا کی آنکھہ نہین جھپکتی بیوی سے بھی نہین دبکتی بڑی بیگم اسکو دباؤ شفقل کو آنکھین
دکھاؤ ہر بات مین دخل دیتی ہے منھ سے بات توڑ لیتی ہے وہی مثل ہے پھٹے مین
پانون دفتر مین نام چڑیل کو بک بک سے کام اے ہے بیحیا پک گیا میرا کلیجا پک گیا اب تو
رہا نہین جاتا مجھسے رکا نہین جاتا گھبرا کر کچھہ کہہ بیٹھون گی تنگ آکر کچھہ کہہ بیٹھون گی تم کوئی تدبیر
جمیلہ کی ناک مین تیر کرو رضیہ سلطان ہو کر بے اوسان کہنے لگین نہین اب تو کٹے جاان بی
مین تو جاتی ہون پان وان کھاتی ہون تو جان تیرا کام کون سنے ایسے کلام تو کسی سے لڑ
کسی سے جھگڑ عورت کو چھوڑ مرد کو پکڑ جروا اس قصے مین بدنامی کے حصے مین کون بولے
کون بتائے کسکو غرض اپنا سر پھر لے رضیہ بیگم یہ کہکر سدہارین باندیان تالی بجا کر پکارین آہا ہر بیا
کومات کیا کسی مردوے نے ساتھہ ندیا اب وفا کدہر گئی ڈھڈو کی وفا ہر گئی ذکیہ بیگم نے کہا
دودا کچھہ باقی رہا وہ بھی کہہ لو ذرا خوش رہلو چھوکریونکو چھوڑ دو میرا منھ توڑ دو انکے لین تمھاکو روکو
زبان کو ادہر مڑو سوال کرو جواب پر خیال کرو کسی پر الزام نہ دہرو گور مین انگارے نہ بھرو
منجھلی بیگم کیا بولون کس کس کے آگے دفتر کھولون تم سب کچھہ جانتی ہو برائی بھلائی پہچانتی ہو
بنو جان جان کر بات کو مان کر تم ٹھیراتی ہو مجھے کراتی ہو بیگم یہ حکایت تمنے یہ روایت
شاید کان سے نہین سنی کسی کی زبان سے نہین سنی اللہ نے جہان ایجاد کیا دنیا کو کیونکر آباد کیا

لو دھیان کرو اِدھر کان کرو میری بات غور سے سنو سننے کے طور سے سنو بولو تو انصاف سے بولنا
اندھون کی طرح نہ ٹٹولنا کیون منجھلی بیگم کہو کھا کر قسم پہلے کون ہوا عورت تھی یا مرد وا بیوی کچھ
یاد ہے پہلے کس کی بنیاد ہے تم کچھ اور سنا چکی ہو اول عورت کو جنا چکی ہو بتو تمکو ذرا یاد نہین
کتاب مین دیکھو کہین کسی نے لکھدیا ہوگا ضرور ذکر کیا ہوگا پہلے پہل بہت سہل پیدا ہوئے
آدم پھر دادی حوا بیگم اب تم خیال کرلو وفا کا اقبال کرلو اللہ نے کس کو تپلا بنایا تپلی سے
کسکو جنایا اب بھی یقین نہ ہو بات ذہن نشین نہو پھر تم یون سنو جو مین کہون سنو بیگم اول
آدم ہوا پھر آدم سے عالم ہوا آدم کے سات وما دم کے سات حوا تشریف لائین دادی جان
کہلائین اب تو جان گئین میری مان گئین عورت کی یہ اصل ہے مرد کی وہ نسل ہی ذکیہ بیگم
یون ہوا عالم آدم اور حوا کا رشتہ ہوا یہ پیدائش کا سر رشتہ ہوا آدم کی اولاد نسل کی بنیاد
یون ہوتی رہی افزون ہوتی رہی حوا کے پیٹ سے قدرتی جھپیٹ سے جو بچہ پیدا ہوا بیٹی یا
بیٹا ہوا اِسی دستور سے ہوا حوا مغفور سے ہوا بیٹا داہین پسلی سے بیٹی باہین پسلی سے مرد کو یہ
فضیلت ہے سمجھو افضل مرد یا عورت ہے باہین طرف سے بیٹی ہوئی جب وفا مین ہیٹی ہوئی
بتو برا نہ مانو تم یقین جانو یہ تو ازل کی تحریر ہے عورت اول سے حقیر ہے ذکیہ سنکر بند ہوئی
یہ تقریر ناپسند ہوئی کہنے لگی جمیلہ تو بتا اِسکا قبیلہ یہ دیوانی کیا پوچھتی ہے تیری نانی کیا پوچھتی
ہے ذرا ثواب لے اسکو جواب دے جمیلہ بولی بیگم یہ نگوڑی بیدم بے غیرت بے شرم افضل ہے
تو اسکا خصم ہے ذکیہ بیگم اللہ کی قسم اس حساب سے اِسی کے جواب سے جہان کے مرد و
جیتے اور موئے اسکے خصم ہو گئے ایمان دھرم ہو گئے پھر کیون نہ اچھا کہیگی اپنا قول سچا کہیگی
آہا جمیلہ خوب سنائی دوا کے دل کو بھائی ہان دوا آگے کہو شرم نہ کرو بند نہ ہو واہ بیگم تم مجھسے
ہنستی ہو بیوفائی مین تم پھنستی ہو تم نے برا مانا جھوٹ سچ نہ پہچانا میری پیاری تمہارے واری ذکیہ

سلطان بیگم کیون ہوتی ہو برہم میری تقریر سمجھنی مشکل نہین خدا نہ کرے تم جاہل نہین میری بات تال لو
خوب دیکھ بھال لو یہ باندی مردار میری پرانی پنیار. مرد کی فضیلت کیا سمجھے مرد کی شرافت کیا.
موئی گنواری ذات کی چماری دو سال کی خرید پچھلے کال کی خرید پکی حرام خور ہے چھٹی ہوئی
چور ہے بیحیا سے کیا پوچھتی ہو. بیوفا سے کیا پوچھتی ہو باندی کو منھ نہ لگاؤ میرے پیچھے نہ چمٹاؤ
تم خود سمجھ دار ہو ماشاءاللہ سردار ہو میری بات سمجھو عورت کی ذات سمجھو دیکھو سید ہاہات
اُلٹا واہیات کس کام کا ہے نام ہی نام کا ہے اب اصیل ہین اور رذیل ہین دیکھلو کیا تفاوت ہے
کس کو کس پر فضیلت ہے بیگم عورت کی کیا تعریف جسکی خلقت ہی ضعیف عورت وہ
عورت ہی جسکی برائی کی شہرت ہے عورت کی ہر چیز بری ادب برا تمیز بری دماغ کی ضعیف
سوکھی ساکھی نحیف دیکھنے مین سنڈی موئی دل کی ٹھنڈی طبیعت کی نرم. بیحیا بے شرم
مزاج گندا عقل کی کم ہمت نہ حوصلہ نام بیگم جیسے محمد شاہی عہد سے کاہل جھول سپاسی عہدے
ہلین بہت چلین تھوڑا جیسا مست ہاتی مٹا گھوڑا عورت نام کی معشوق جیسے املتاسی لعوق
ایسی کی لیاقت کیا بیحیا کی شرافت کیا بنو عورت بری بری جسکے سم نہ کھری ذات بری
اوقات بری ڈہنگ برا ہر بات بری تقدیر کا وہ حال تقدیر کا وہ حال کوڑی کوڑی کی
محتاجی بات بات مین بدمزاجی بیگم آگے کیا تعریف کرون کیون اپنے کو خفیف کرون بیوی
جس عورت مین کل نجس عورت مین نام کو حرارت نہوگی جاہل کی کیونکر شکایت نہ ہوگی
تم میری بات جھوٹ جانو کسی حکیم سے پوچھو اوسکی مانو دیکھو وہ کیا بتاتا ہے کسکو اچھا بتاتا ہے
بنو تم علم کا قاعدہ حکمت کا سارا فائدہ جانے ہوئی ہو پہچانے ہوئی ہو سمجھ لو جان لو میری
بات مان لو جس عورت کے سراپا نزاکت کے دماغ مین کچھ فتور ہوگا عقل مین ضرور قصور ہوگا
عقل کا خزانہ دماغ ہے جو شعور کا روشن چراغ ہے جسمین عقل کے آثار نہین اوسکی بات کا

اعتبار نھین ذکیہ بیگم سچ سمجھو خدا کی قسم سچ سمجھو عورت جانور ہے جانور سے بدتر ہے ایسی عورتونکو
جنگلی کبوترون کو مرد بے شعور کہتے ہین سایہ سے دُور رہتے ہین منجھلی بیگم تم نہ ہو برہم مین
نھین کہتی مرد کہتے ہین یہ وہی بیدرد کہتے ہین مین تو جاہل نرالی ہون اوسکے دو دو پلانیوالی ہون
علم کی بات کیا سمجھون عقل کی گھات کیا سمجھون مگر ذکیہ سلطان مین تیرے قربان یون تو بیوقوف
ہون مگر بڑی فیلسوف ہون مین تمھارے سات اس جھگڑے کی بات کرنیکے قابل نھین مگر بندی
جاہل نھین ہان تم سے ڈرتی ہون تمھارا لحاظ کرتی ہون تم بیگم ہو اولاد آدم ہو امیرزادی
شہزادی ہو شہزادیون کی دادی ہو چبا چبا کر باتین بناؤ مٹھار مٹھار کر براسناؤ بنو ضد کو معاف
کروگی ذرا بھی انصاف کروگی عورتون کی برائیان بڑونکی بیوفائیان تم جان جاؤگی مجھے مان جاؤگی
سنو میری فرزند بیوی خود پسند وفا اوس عہد کا نام ہے جو پورا کرنا مرد کا کام ہے خواہ کڑوا عہد ہو
یا میٹھا مثل شہد ہو کوئی منصوبہ ہو پیمان ہو کوئی اقرار میری جان ہو اوسے انجام کردے
منصوبہ تمام کردے وہ انسان ہے وہ مسلمان ہے وہ وفادار ہے قابل اعتبار ہے جسمین یہ
بات نھین ایسی اوقات نھین بالکل جانور ہے گدھا ہے خچر ہے کیون بی سمجھین اب بھی یہین
اصل وفا کیا ہے مین نے کہا کیا ہے ذکیہ بیگم تمھاری قسم میری وہ تقریر ہے پتھر کے اوپر کی
لکیر ہے جھوٹ نجانو تم یقین مانو مین ہانکے پکاری بے مدد بے سہاری کھُلّم کھلّا برملا برملا
سچا سچا کہتی ہون جو جو مدعا کہتی ہون کل عورتین بے غیرتین ڈھل مل یقین ہین بدعقیدہ
بیدین ہین وہ بیچاری وفا کا اس بھاری وفا کا بوجھ سر پر کیا اوٹھائینگی برچھے کی کیا
انی کھائینگی کیا قدرت کیا مجال اون کا معلوم ہے حال بیوی دل مین شرماؤ ذرا تم ہی
تو بتاؤ کسی عورت نے جاہل صورت نے تعلیم بھی پائی عمر یونہی گنوائی کسی نے دولت
کمائی کسی نے ثروت پائی مین نے جسکو پایا جاہل پایا کام کاج مین کاہل پایا کوئی بھی ایسی نہوئی

اتنی ایسی تیسی نہوئی مرد کے برابر ذرا بہادر بنکر ملک گیری کا رستمی کا دلیری کا بیڑا اُٹھائی بہادری
دکھائے تجارت کو رونق دے لیاقت کو رونق دے ایک بھی کام کی نہ نکلی مجرے سلام کی
نہ نکلی سب آخورین ہین موئی حرام خورین ہین جو ہے کھانے والی مال لُٹانے والی جسکو دیکھو
ایک ساحال افلاس کا پڑا ہوا وبال ہان ایک بات یاد ہے عورت آپمین اتنا دہے خصم
کما کر لائے گھر مین جورو اوڑھائے یہ عورت کی خوبی ہے وہ آپمین ڈوبی ہے ذکیہ سلطان بیگم
خدا رکھے تمکو قایم تم چھوکریون کے اِن لُقندریون کے بہکانے مین نہ آؤ ایسا نہو بدنام ہوجاؤ
یاد رکھو ایسا کروگی باندیون کا کہنا کروگی بیوفا کہلاؤگی بری بنجاؤگی لے ہے فہمین عقل کی
دشمن تو نے کیا کہدیا کسکو بیوفا کہدیا بیگم تو ایسی نہین بڑہیا تجھ جیسی نہین اُٹھہ خطا معاف
کرا زیادہ خواب مین نہ بَڑا بیگم سے ڈرتی نہین رستم سے ڈرتی نہین اونکو بیوفا کہتی ہی جُرروا
کیا کہتی ہے ذکیہ بیگم برا نہ ماننا اپنی طرف نہجاننا ذکر مین ذکر چلگیا میرے منہ سے نکلگیا مجھ سے
دل صاف کرو میرا قصور معاف کرو تم تو وفادار ہو اللہ رکھے سردار ہو ذکیہ بیگم نے کہا بس اب
باقی کیا رہا جرروا صاف سنانے لگی کیا کیا نا انصاف سنانے لگی اچھا بڑہیا اور سنالے جو گا یا جائے
تو گالے شعــــر مین خوب سمجھتی ہون تری طرز ادا کو + پردہ مین برا کہتی ہے لوگون کی وفا کو
دل کی بھڑاس نکالتی ہے بوڑہا چونچلا اچھالتی ہے مین جانتی ہون بات پہچانتی ہون جو تو نہیر
رکھکر اورون پر رکھکر مجھے براسناتی ہے اپنی ذات جتاتی ہے تجھے خدا سمجھے ہماری بلا سمجھے
اللہ ری عورت اُف رے بے غیرت عورت ہوکر حرمت ڈبو کر ہشیار کی جنی وفادار کی جنی
ایسی بیوفائی کرے عورت کی برائی کرے لعنت ہے تجھپر منہ سامنے نکر چل اور کچھ کہنا ہو کہہ
بڑبڑائے جا چپکی نرہ معلوم ہے تو نرالی ہے تیری گفتگو نرالی ہے بڑہیا یاد رکھ دل شاد رکھ
مین قوم کی کہون گی قوم کی شریک رہون گی مین کچھ بیوفا نہین تیری طرح بیحیا نہین جو قوم سے

پھر جاؤن قوم مین مکّار کہلاؤن اون کی طرف سے جواب دوگی بڑہیا تجہہ سے بدلا لونگی مین
پیچھا نچھوڑون گی تیرا کلا توڑون گی بے اب سنبھل بیٹھہ ذرا کل بیکل بیٹھہ تو سر کو دہن چکی عورت کو
پُن چکی اب کچھہ مجھسے سُن ہمکو زیادہ پن تونے بیان کیا آدم کا حوالہ دیا معلوم ہے پہلے آدم ہوا
آدم سے حوا کا دم ہوا پہلے پہل ہوگیا مردوا بے طریقہ قدرت کا کیا دیکھہ حوا سے ہوا عالم اری
عالم سے ہوئے ہم ہمسے وفا ہوئی آنکھہ کھول موئی بڑہیا دیوانی جروا خفقانی عالم ہمسے معمور ہوا
وفا ہمارا نام مشہور ہوا اری بے شعور عقل سے دور عورت نے وہ کام کیا دنیا مین اپنا نام کیا
عورت نے خدا کو بتایا اوسکی قدرت کو دکھایا تیرے مردون نے بے دردون نے دنیا مین کیا کیا
جو کام کیا برا کیا جسنے سرداری کی اوس نے دل آزاری کی کوئی درویش بنگیا پھر کیا فریب کا نیش
بنگیا پھر کیا تو بتا کیا کام بنایا ہمکو کیا فائدہ پھونچایا اری بڑہیا ہلاس کی پڑیا تو کیا سمجھی ہمسے
ہماری قول وقسم کو تونے نہیں دیکھی عورت کی نیکی عورت خوبی کا خزانہ ہے مانے ہوئے
سارا زمانہ ہے دنیا مین جتنی عورت ہے وفا مین اوسکی شہرت ہے ایک ایک مین بد اور
نیک مین ایک سی محبت ایک سی مروت ایک سا برتاو ہے ایک سا سبھاو ہے آجتک تو
یہی ڈہنگ رہا ہے اِس گھڑی تک یہی رنگ رہا ہے آگے خبر نہین کیا ہو زمانہ اچھا ہو یا برا ہو
شاید دو چار تیری سی مردار بیوفا ہو جائین بیحیا ہو جائین گلی گلی پھرین مردون پر گرین نہین
ہنسکر بولی ایسیون کے مارو گولی اونکا ذکر نہ کرو تم کچھہ فکر نہ کرو ذکیہ بیگم تکرار کر وکم ضد کرو بات
سمجھو غور کے سات سمجھو کان سے سنو دہیان سے سنو میری جتنی تقریر ہے بنی بنائی اکسیر ہے
باون تولے پاؤ رتی بے میل کندن کی تپی تاؤ مین سچی تپاؤ مین سچی بھاؤ مین کھری کسا مین کھری
پرکھہ لو پرکھا لو دیکھہ لو دکھا لو جانچ لو جچوا لو کسوٹی پر لگا لو میری بات آبرو کی سات موتی کی
سی آب ہے مزہ مین شامی کباب ہے مین تو یہی کہون گی جبتک جیتی رہون گی مردونکا

بول بالا براکہے اوسکا منہ کالا اللہ نہ ڈالے عورت سے پالا فہیمن ہو یا فہیمن کی خالا بنو عورت نگوڑی ڈاک کی گھوڑی ایک ہی کام کی ہے روٹی ٹکڑے کے آرام کی ہے مردہات اوٹھا لونڈی کو بالا روٹی ووٹی ویدے عورت ہات پھیلا لے لے بی دیکہ تم کس کی زہر کی بس کی ناحق تعریف کرتی ہو مجھے خفیف کرتی ہو کیون بی یہی عورت بدصورت بدسیرت چودہوین صدی کی پیدا بے غیرت بے شرم بیوفا رنگ رنگ کے پتلو موئے زہریلے بچھو قسم قسم کے کنکھجورے برساتی مینڈک لنڈورے دیکھنے کے نہ بھالنے کے رکھنے کے نہ پالنے کے انکو اچھا بتاتی ہو تم باوفا بناتی ہو دیکہ ہنسی کہنے لگی واہ واہ مسخرون کی سگی مردون کی جانشین تیرے جننے پر سو نفرین خوب مرد کا سات دیا وفا کا فرض ادا کیا رنگ رنگ سے ڈومون کے ڈہنگ سے تونے وفا سنائی راگ رنگ مین گائی اچھا اب توکچھ جھکی مردون کی طرف رہ چکی خوب بھاؤ بتایا وفا کا دریا بہایا چپ رہ خدا سے ڈر منہ کو پیٹ توبہ کر مثل ہے شیطان طوفان اللہ نگہبان تجہپر ٹوٹ نہ پڑے آسمان لے عورت بسورتی صورت تجھے غیرت نہین ذرا بھی مروت نہین بڑہیا مرنے کو ہے دنیا سے گزرنے کو ہے سچی بات کر کہکر نہ مکر ڈہکوسلے نہ گھڑ سن لی تیری بڑ جھوٹے الزام نہ دے عورتون کا صبر نہ لے ایک دن تجھے مرنا ہے گور مین گھر کرنا ہے مگر تو کیا کرے مجبور ہے بی عقل ہے بے شعور ہے عورتون سے صحبت نہ ہوئی تجھے حاصل لیاقت نہ ہوئی کسی کی صحبت مین رہتی پھر کیسکو برا نہ کہتی اری نافہم اری بے رحم تو ہماری قدر کیا جانے توگنواری خوبی کیا پہچانے جیسی تو آپ نرالی ہے ویسی تیری بات نرالی ہے اری عورت توکچھ مدت عورتون مین بسر کرتی پھر اون کا دم بھرتی اب تیری بات کا گنوار اوقات کا کچھ اعتبار نہین قول پائدار نہین سنو بی فہیمن عورتون کی سوکن انوہی کی دواجان مردون کی کشتی بان عورتون کو مجھ سے سُن دیکھ عورتون کے گُن مین تجھے بتاتی ہون تھوڑے نام سناتی ہون عورتین جہان مین

زمین آسمان مین ایسی ایسی فاضل مردون سے سوا عاقل دنیا مین ہوتی آئی ہین مردون کے نام
دھوتی آئی ہین جن کی وفاداری کی جنکی دستکاری کی مرد تعریف کرتے ہین کل شریف کرتے
ہین فہیمن بولی کوئی ہوگی بدنصیب مرفی جوگی مردون کی کو کا مجھے ندو دہو کا بی ذکیہ بیگم لڑا کا قضیہ
بیگم یہ اگلے وقتون کا پرانی نیک بختون کا تم نے ذکر نکالا آج کل بھی دیکھا بھالا اب کیسی کیسی ہین
بدنام ایسی تیسی ہین میری نادان بیوی ذکیہ سلطان بیوی وہ نشانیان دکھاتی ہو سُنی کہانیان
سناتی ہو اِس زمانہ مین بتاؤ اِس صدی مین دکھاؤ کون سی لائق ہو تعلیم کی شائق ہے وُو دئی
ددا تیرا جائے کھوجڑا تو نے یہ کیا کہا ذکر مٹا یار ہا سہا زمانہ زمانہ ایک سا نیا پرانا ایک سا اب کوئی
نئی چیز نہین ہان تجھے تمیز نہین یہی عورتین جب تھین ایسی سب کی سب تھین انھین کا افسانہ ہے
اب بھی وہی زمانہ ہے آنکھین کھول کر دیکھ نظر مین تول کر دیکھ اشراف عورت بھلی نیک صورت
کوئی جاہل نہین کوئی ناقابل نہین زمانہ مین دستور ہو یہ بات مشہور ہے اشراف لڑکیون کو
چھوٹی چھوٹیون کو علم پڑہواتے ہین تعلیم دلواتے ہین جا بجا مدرسے کھلے ہین بڑے بڑے گھر
کھلے ہین انکے سوا ہر گھر مین ایک نہین اکثر مین اُستانیان نوکر ہین مغلانیان نوکر ہین وہ ہماری
لڑکیون کو کنواری لڑکیون کو لکھنا پڑہنا بتاتی ہین سینا پرونا سکھاتی ہین یہی طریقہ آج ہے
دنیا مین رواج ہے لڑکیان دن بھر پڑہتی ہین سارے علم و ہنر پڑہتی ہین جسوقت بیٹیون کو
بڑی چھوٹیون کو کچھہ فرصت ملتی ہے تھوڑی مہلت ملتی ہے بیٹیان خالی نہین رہتین لاؤبالی
نہین رہتین کھیل سے دہیان لگاتی ہین گڑیون سے جی بہلاتی ہین لڑکیون کو بھی کام رہتا ہے
کام مین دن تمام ہوتا ہے گڑیون کا کھیل ہم عمرون سے میل بچون کو بتاتی ہین اسی لئے سکھاتی
ہین جو شغل کا شغل ہے بیکار ہے نہ ہزل ہو اس کھیل سے اِس جھمیل سے اچھی تعلیم ہوتی ہے
بیٹی فہیم ہوتی ہے خانہ داری کا انداز سارا نشیب اور فراز وفا کا برتاؤ حیا کا برتاؤ کل رکھ رکھاؤ

شرم کا سبھاؤ ملنا جُلنا یا د ہو جاتا ہے وفا کا صاد ہو جاتا ہے آن گنے برس تک نو سے دس تک
بیٹیان تعلیم پاتی ہین کام دہندے سیکھ جاتی ہین بارہوین سال سیکھ کر کمال سگھڑ بنجاتی ہین
ایسی تعلیم پاتی ہین بی دداجان کدہر ہے دہیان کل شریف لڑکیان قابل تعریف لڑکیان
وہ سلیقہ شعار ہوتی ہین ہنرمند دستکار ہوتی ہین جنکو کل مردوے نیکنام بنام ہوئی اچھا کہتے
ہین سچا کہتے ہین اب ایسی تو بتا اشراف عورت دکھا جسکی اولاد نامراد ناشاد بے پڑہی جاہل ہو
تجھ جیسی کاہل ہو توکدہر ہے فہمین کیا بےخبر ہے فہمین کیا تجھے معلوم نہین کیا یہ بات مشہور نہین
جب ہماری بیٹی کی کسی کنواری بیٹی کی کہین بات ٹھرتی ہو کسی کے سات ٹھرتی ہے چھلا انگوٹھی
نشان کے منگنی کے سامان کے بیٹی کو پہناتے ہین پھر دلہن بناتے ہین سسرال والے وہ اقبال
والے نئی نئی دلہن کی اوسکے سگھڑپن کی صفات پوچھتے ہین ہر بات پوچھتے ہین لڑکی بدلیقہ ہے
یا سگھڑ پڑہی لکھی ہے یا پھوہڑ دیکھ اتنی بات کے لئے فقط اپنی ذات کے لئے ہم فرزندون کو اپنے
دلبندون کو تعلیم دلواتے ہین علم پڑہواتے ہین وہ نگوڑے نرالے ہین پانچوین قوم والے ہین
تیرے کنبہ کے جلاہے موئے جاہل بدراہے گنوار بے سلیقہ چمار بے طریقہ جنکو کچھ تمیز نہین موئے
کوئی چیز نہین اونکی اولاد بیٹی داماد بوڑہے جوان ہشیار نادان یون شیطان پھرتے ہین جیسے چھوا
پھرتے ہین بڑہیا وہ جاہل ہین موئے ناقابل ہین خیال کر جوان چھوکریان بےحیا بیشرم لقندریان
ننگے پانون ننگے سر بچھیریان آلنگ پر بازارون مین رہگزارون مین چھلانگین لگاتی ہین چھلانگین
لگاتی ہین گدکتی پھرتی ہین پھُدکتی پھرتی ہین تن بدن دکھاتی ہین اپنا جوبن دکھاتی ہین کوئی
قبولتا نہین کسی کا دل پھولتا نہین مین توبہ کرتی ہون بری گھڑی سے ڈرتی ہون اللہ ہر بلا سے
بچائے بری گھڑی نہ آئے بڑے بول کا سر نیچا شیطان کا منہ بھینچا خدا نہ کرے خدا نکرے
اشرافون سی پرے کوئی بچہ بالا ہمارا ایسا ہو جائے آوارا یہ تو وہی رذالے مین تیری ذات والی ہین

جو ذات پوچھین نہ صفات پوچھین آنکھ بند کرلی منگنی پسند کرلی داماد ڈہونڈ لیا آزاد ڈہونڈ لیا
دہوبی ہو یا سقہ لچا ہو یا لقہ ہٹا کٹا ہو سنڈا مسٹنڈا ہو بات نہ جانے ہات کچھ آئے
بیٹی کو حوالہ کردینا اوسکے سر دہر دینا ایسی ہی بیاہیون نے ایسی ہی بد بلاؤن نے وفا کا نام
مٹایا ہے اورون کو بٹا لگایا ہے مثل ہے ایک مچھلی سارے جل کو گندا کرتی ہے بد اصل
قوم اصل کو گندا کرتی ہے اِن ہی باتون نے اِن ہی بد ذاتون نے رسوائی پھیلائی ہے
بیوفائی پھیلائی ہے جو ہم بدنام ہو گئے گھلکر تمام ہو گئے جو ہے ہمکو برا کہتا ہے زمانہ بیوفا
کہتا ہے اپنا بیگانہ ہمپر زنانہ مردانہ ہمپر انگلیان اوٹھاتا ہے ہمارا منھ چڑاتا ہے زنانوکا
بدافعالون کا کچھ نہ ہوا کچھ نہ بگڑا ہمارے سر بندہا جھگڑا بیوفا بیجا لقب ہوا ہمارا کیا کیا لقب ہوا
وہ تو موئے غارت ہوئے زنانے تیھے زنانے رہے ہمارے منھ کالے رہے جمیلہ بولی
ذکیہ بیگم مین جانون میرا دہرم سب جھوٹے ہم سچے ہین اچھون سے بھی اچھے ہین کوئی
برا بتائے جہنم مین جائے میری بیگم تم نہ کرو غم برا بھلا کیا چھپتا ہے خاک سی چاند بھلا
چھپتا ہے اشراف برا بھی اشراف ہے جو نجانے وہ ناانصاف ہے بیوی برا ایکا خطاب
بیوفائی کا عذاب اللہ اوسکو نصیب کرے جو ہماری تخریب کرے ہم تو برون کی چھاتی پر
اپنے دشمنون کی چھاتی پر مونگ دلینگے دشمن دیکھکر جلینگے ذکیہ نے کہا جمیلہ کچھ فریب
چلے نہ حیلہ مارتے کا ہات پکڑ سکتے ہین زبان کیونکر جکڑ سکتے ہین کہنے والا رکتا ہے موا زنانہ
رکتا ہے فہیمن کہتی ہے کہنے دے مردون کے ساتھ رہنے دے فہیمن بولی ہان بی ایک
تم دوسری باندی یہ کال کی آئی بھونپال کی آئی نگوڑی چمار ہی فاقون کی ماری باتین بنائے
زبان چلائے تم اوسکی حمایت کرو اپنی ظاہر حماقت کرو خیر بیوی کیا ہے ہمارا بھی خدا ہے
شعر تم کہو کوئی کہے تم سب کو کہنا چاہئے + جو خدا سنوائے تم سے ہمکو سننا چاہئے + کس کا

حوصلہ تم کو جھٹلائے کس کی مجال جو زبان ہلائے جہان یہ بدذات بدذات کی بات گرم گرم ہو گی
بے شرم ہوگی ضرور تکرار ہو جائیگی جوتی پیزار ہو جائیگی میری جان ذکیہ سلطان تم سے وہ کہے
وہ بولے جو زبان گلاب سے دہولے میرا بولنے کا مقدور نہین میری عقل مین فتور نہین بس تم
معاف کرو تکرار کو غلاف کرو بیگم ہو چکی بات کھل گئی اوقات اری جا جروا میرا مغز نہ پھرا چلے
مجھے بھاتے نہین نخرے سنے جاتے نہین بات کہنی ہو کہہ باقاعدہ نہین زبان کو دے فائدہ
بیٹھے تو آدمیت سے بیٹھ بڑہیا لیاقت سے بیٹھ نہین کافور ہو کھسک جا دور ہو چخ چخ
نکر پخ پخ نکر چل گھونگٹ اوٹھا اپنا کالا منہہ نہ چھپا آنکھ کھول کر دیکھ بات کو تول کر دیکھ مین
کیا کہتی ہون کون ہون کہان رہتی ہون تجکو مردون کی قسم جنکا تو بھرتی ہے دم ذرا دل سے
سننا ناانصاف نہ بننا مین کتنی عورتون کے مشہور باغیرتون کے ترے آگے نام لیتی ہون تیری
زبان تھام لیتی ہون بی دودا دیوانی جمیلہ کی نانی دیکھو خدا کی ہستی مین اس پرانی بستی مین کیسی
کیسی عورتین تھین ایسی ایسی عورتین تھین صاف دل روشن دماغ دس انگلیان ہون چراغ
جنکے دامن پر ایک نہین اکثر مرد نماز پڑہتے ہین اپنا فخر کرتے ہین عاقبت پاک بناتے ہین
کھڑے جنت مین جاتے ہین دوئی ذکیہ سلطان تمنے کھالئے میرے کان بس بی سن لیا بس اب
نہین سننے کی ہوس بیگم بھلائی کی اپنی پارسائی کی داستان تم پھر کہنا بہشت مین جا کر رہنا وفا
کا ذکر نہ چھیڑو پہلے وہ قصہ نبیڑو جسکا نام اوپر لے چکی ہو رزالون کا طعنہ دیچکی ہو تم پہلے یہ بتا دو
ذرا مجکو سمجھا دو کون اشراف کیسا رزالا دونون مین کیا فرق نکالا مین تو یہی جانتی ہون اسکا
کو مانتی ہون جیسی مین ویسی تم میرے سینگ نہ تمھارے دم اصل مین ہم اور تم ایک باغ
کے گل دم نسل مین ایک ہوتے ہین باوا آدم کے پوتے ہین کہنے کو ایک سا ایک بدہو خواہ نیک
شیخ بنجائے پٹھان کہلائے ذرا اُجلے کپڑے پہنے چکنے چپڑے لگے رہنے بھلے مانس کہلائے

شریف کی جون مین آئے کوئی جو چاہے بنے ہین جولے جنے کسی کو عادت کی خبر نہین ذرا خصلت پر نظر نہین ہم کیا کام کرتے ہین کیا نام کرتے ہین اینٹھے اینٹھے رہنا اپنے کو اشراف کہنا ذکیہ سلطان مین قربان تمہارا وہ قول ہے جسپر لاحول ہے بیوی چار قوم کو اشراف گنوار قوم کو پروردگار نے بنایا نئی قوم کو تم نے جنایا کیون بیگم کھاؤ تو قسم تم نے حدیث شرعی مین دیکھا یا آسمانی وحی مین دیکھا شریف گورا رزالا کالا ایک اشراف دوسرا رزالا بنو تمھاری بات کیا ہے یہان تو تیکا تماشا ہے بہروپئے کا بھیس ہے رام پور کا کہیں ہے کیون بیوی اشراف کیون بی نا انصاف کیا تمھارے اشراف باطن میلا ظاہر صاف ایسے ہی ہوتے ہین جو آبرو ڈبوتے ہین کہین کچھ کرین کچھ اٹھائین کچھ دہرین کچھ برے کو اچھا بتائین جھوٹے کو سچا بتائین پیٹ پیچھے لوگون کو اونچے نیچے لوگون کو پاجی رزالا کہین گورے کو کالا کہین گھر بیٹھے غیبت کرین بے سوچے تہمت دہرین کسی کو اپنی خبر نہین برائی پر نظر نہین اپنے سینہ مین کھوٹے نگینہ مین کیا کیا بدیان بھری ہین دنیا بڑی بیگم کھری ہین ذکیہ سلطان بیگم تمکو اما کی قسم تم مجھے رزالون کی قومون سے رزالون کی کچھ حقیقت سناؤ اون کی صورت دکھاؤ نہین تو بتو مجھسے تم سنو مین کچھ بولون یہ بھید کھولون اشراف کون رزالا کون گورا سانولا کالا کون ہان ہان کہین تو بتا دونون کی آبرو بتا پھلے مین تجھ سے سنون پیچھے کچھ جواب دون اچھا بیوی ذکیہ بیگم تم مجھسے سنو قضیہ بیگم بتو انسان انسان برابر کوئی غریب کوئی تونگر دونون ایک ماں نے جنے ایک ہی سانچے مین بنے فرق یہ دیکھا بھالا کوئی گورا ہوا کوئی کالا کسی کا رنگ میلا جیسے سانولی لیلا کسی کی اجلی چمڑی جیسے شیرین اجڑی جو لکھ پڑھ گیا آبرو مین بڑھ گیا اسکو تم شریف کہدو اورون کو کثیف کہدو رشتہ مین نسب ایک حسب نسب سگے بھائی بند مین آدم کے فرزند ہین ذکیہ بیگم تم ہو یا کوئی دوشالا اوڑھو یا لوئی مرد ہو یا کوئی عورت اشراف وہ جسکی اچھی عادت وہی شریف ہے اوسی کی تعریف ہے

بیوی بات صاف ہے آدمی کی عادت اشراف ہے بی ذکیہ سلطان سنو کھولکر کان مین نے
جو کہا ہے کہون گی دبکی سے نہین ڈرون گی بنو تم اشرافون سے چوٹی کے موبافون سے گنوار
رزالی اچھی بازار کی بیٹھنے والی اچھی مزدوری کرتے ہین اپنا پیٹ بھرتے ہین تم اشرافون پر
مدعی حرافون پر پڑے پھٹکی جولین چٹکی کام کرین رزالون کا نام بدنام اشرافون کا تم نے پڑھ
لکھکر گنوایا علم کا بھی خاکا اُڑایا عمر کھوئی خاک نہ آیا ہنر کا کچہ پھل نپایا سب گورے گالون کی
شکل لمبی ناک والون کی شکل میری دیکھی بھالی ہے مثل ہے منہ چکنا پیٹ خالی ہے
مین نے جو اشراف دیکھا اوسکا گھر صاف دیکھا بیوی قصور معاف ایک ایک اشراف
مفلسی مین بےبسی مین گروی پڑا پایا آول مین پھنسا پایا کسی کے پاس کوڑی پیسا نہ دیکھا
مال دار کوئی ایسا تیسا نہ دیکھا برا ہو اس آوارگی کا منہ نہ دیکھے ایسے آدمی کا شرم رتی بھر نہ ہو آگے
پیچھے کی خبر نہ ہو سلام ایسے چھورپن پر قربان اس چلن پر ذوف اس لیاقت پر تف ایسی شرافت
بنو بھلی ہانسی بےتقلعی آرسی اگر اسیکا نام ہے شرافت مین کلام ہے جسکے گھر مین جسکے کم
مین کھانا ایک دن کا نہ ہو خلال کو تنکا پرانا نہ ہو کپڑا تن کو نملے چیتھڑا کفن کو نملے یہ شرافت
کیسی جمیلہ کی ایسی تیسی ذکیہ نے کہا دوا ہمارے سات ہے خدا ہمکو کچہ غم نہین تجہسے رزالے ہم نہین
جیسے ہین اچھے ہین دریا دل ہین پچھے ہین برے ہین مگر سردار ہین رزالے ہمارے تابعدار
ہین ہم اتنا زر رکھتے ہین تجہہ جیسی نوکر رکھتے ہین ہان بیوی ٹھیک ہے پیسہ نہو تو بھیک ہی
میری سردار بیگم بڑی زردار بیگم سنو سرداری دیکھو تابعداری کوئی قوم ہے نہ کوئی ذات ہے
تم سمجھو تو فقط اتنی بات ہے جسکے پاس روپیہ پیسا ہوا سردار وہی ایسا تیسا ہو جسکی قسمت ہوئی
کھوٹی کمبخت کی تقدیر بھی ہو پھوٹی وہ لاچار نہ ہو تو کیا کرے پھر تابعدار نہ ہو تو کیا کرے بنو آدمی
کی عزت آدمی کی حرمت لیاقت سے ہوتی ہے تربیت سے ہوتی ہے اسی کا نام شرافت ہے

عزت تعلیم کی بدولت ہے بیگم تعلیم وہ چیز ہے جس سے آدمی عزیز ہے تعلیم سے آدم آبرو پاتا ہے
جانور بھی آدمی بنجاتا ہے دیکھ لو موا بندر وحشی جانور کیا ناچ دکھاتا ہے سب کو اوسپر پیار آتا ہے
دوسرا ٹوئیان طوطا بنگالی مینا کا پوتا کیسا باتمیز ہوجاتا ہے کیا ہر دل عزیز ہوجاتا ہے پیاری
پیاری باتین کرتا ہے محبت کا نقش دلپر دہرتا ہے تیسری پہاڑی مینا جمیلہ کی چھوٹی بہنا
کیسی بولیان بولتی ہے جمیلہ کی چوری کھولتی ہے تعلیم کا یہ اثر ہے تربیت کا یہ ثمر ہے موا
جنگلی جانور قیدی پنجرے کے اندر دیکھو کیا ہوجاتا ہے آدمی جیسا ہوجاتا ہے اسکو شرافت سمجھو
میری نصیحت سمجھو ذکیہ بیگم نے کہا اری سن لیا ہوا کہا ہمین کیا ناقی ہے سبھی کو کیا سمجھاتی ہے
مین بات سمجھتی ہون تیری گھات سمجھتی ہون دوا مین نے تجہہ جیسی بہت رزالی ایسی تیسی بہت
بنا کر چھوڑ دی ہین پڑہا کر چھوڑ دی ہین تجھے کچھ بھی تمیز ہوتی پھر تجھے عورت عزیز ہوتی عورت
ہی کا دم بھرتی مردون سے حذر کرتی لے اب تو کان کھول میری سن وفا ٹٹول ذرا غور سے
سنیو وفا کے طور سے سنیو مین کئی عورتون کے شریف خوبصورتون کے نام بتاتی ہون کام
بتاتی ہون دیکھ پہلی عورت خوبی کی سلطنت ماہم بیگم سلطان ہمایون کی اماجان کیسی پارسا
تھی بتادی کیا تھی تجھے معلوم ہے زمانہ مین دہوم ہے ہمایون کون تھا کہدے مردوا فرعون تھا
اری نادان جروا بے ایمان ہند کا بادشاہ تھا سلطان عالیجاہ تھا سنا ہے بڑا عقلمند تھا ماہم بیگم
کا فرزند تھا یہ بیگم مشہور عالم حیا مین طاق وفا مین شہرہ آفاق صورت کی حور تھی تو بھی
کہہ حضور تھی دوسری بیگم سلطان وفا اوسپر قربان مولانا کمال کی بیٹی صاحب اقبال کی
بیٹی جوان پرہیزگار ہوگئی دنیا سے بیزار ہوگئی دولت حشمت بانٹ دی عبادت مین عمر کاٹ دی
فاضلون مین فاضل تھی کاملون مین کامل تھی تیسری حاجی بیگم ہمایون کی بیگم حمیدہ بانو سنجیدہ بانو
یہ بادشاہ کی جورو سلطنت کی آبرو بڑی دستکار تھی بڑی سمجھدار تھی کوئی فاضل اوس سے

کوئی عاقل اوس سے گفتگو نہ کرسکتا تھا دو بدو نکر سکتا تھا ~~سیدھے بات کرسکتا تھا~~ مولویون کا دم بند ہوتا تھا
اوسکا قول پسند ہوتا تھا کیون دو اکیسی تھی وہ نام خدا کیسی تھی چوتھی اشرف النسا نورجہان
بیگم پارسا مشہور عورت غیور عورت صورت چاند کا ٹکڑا بالکل حور کا سا مکھڑا دل کی سیاہی
تھی جہانگیر کی بیاہی تھی جہانگیر دن رات کلمہ کے سات اوسکا نام لیتا تھا اوسپر جان دیتا تھا
بادشاہی امیر سلطنت کے وزیر خوف سے کانپتے تھے اوسی کا حکم مانتے تھے جہانگیر بادشاہ کو
عقل سے بے راہ کو نشہ کا مزہ آیا اتنا نشہ کو بڑھایا دن رات مخمور نشہ مین چور بے شعور رہنے لگا
گھر مین فتور رہنے لگا نورجہان کو ہوش آیا بادشاہ کو بے قابو پایا اختیار ہات مین لیا کل انتظام آپ کیا
بادشاہ کی حکومت مین اوسکی تمام سلطنت مین ایسا زوال دیکھا خراب احوال دیکھا جہانگیر کی بدتدبیری کی
جب بری حالت پائی بڑہی ہوئی جہالت پائی وفادار نے یہ کام کیا گھر کو برباد ہونے نہ دیا سوچی
نوکر پھر سنجائین سلطنت کو لوٹ نہ کھائین وزیرون کو بلاکر کل مشیرون کو بلاکر دباغت دکھائی
لیاقت جتائی تمام سلطنت مین عام مملکت مین منادی کرادی دہائی پھروادی فیروز خانم بولی
نہیں کے مارو گولی بیگم نورجہان کی مشہور جہان کی تم تعریف نکرو کسی کو خفیف نکرو بیوی جہانگیر کا
اوس بے توقیر کا کچھ سناؤ چال چلن پھر اس سے پوچھو دشمن یہ تیرے مردوے نکمے ولایتی چوہے
کیا کام کرتے ہین کیا نام کرتے ہین اری شرابین پیئین بے غرتی سے جئین پرائی عورتون کو نیک بختون کو
چھین لائین پھر وفادار کہلائین آپ اچھے کے اچھے ہمیں کی طرح سچے ہمکو برا کہین اولٹا بیوفا
کہین بڑہیا تف ہے تجھپر چلو پانی مین ڈوب مر مرد ایسے ایسے کام کرین عورتون کو بدنام کرین
ذکیہ سلطان بولی انا خوب بات ٹٹولی اچھی فیروز خانم تمکو میرے سر کی قسم تمنے کیا نام لیا کسکا
ذکر کیا کیا شراب وہی ہے انا جسکا نام ہے املی کا پنا کیا خربزہ کی ہوتی ہے کچھ مزہ کی ہوتی ہے
اچھی میری انا بتاؤ شراب کا بننا شراب کچھ اچھی چیز ہے جو مردون کو عزیز ہے اسے بیگم نہ پوچھو

وہ تو ہے سم نہ پوچھو تھتکاری نام ہے شرع مین حرام ہے اوسپر لعنت کرو پوچھو نہ حجت کرو نہائی
بری ہوتی ہے ہوش وحواس کھوتی ہے بی آپا سچ بتاؤ نفع نقصان جتاؤ شراب کا کیا مزہ ہے
کڑوا ہے یا کسیلا ہے نام کی تو پیاری ہے تم کہتی ہو تھتکاری ہے پھر لوگ کیون پیتے ہین پیکر کیا
زیادہ جیتے ہین نہین ذکیہ بیگم یہ ہین کے خصم مردوے نادان ہندو اور مسلمان مزہ مزے
پی جاتے ہین پھر پیکر منھ بناتے ہین کڑوی زہر ہوتی ہے خدا کا قہر ہوتی ہے بس نہ پوچھو ذکیہ
تم شراب کا قضیہ نگوڑی خراب شے ہے جسکا فارسی نام مے ہے نہین آپا ضرور بتاؤ مجھسے احوال
نہ چھپاؤ بیگم تم کو خبط ہے مجھسے کچھ بیر ہے اوسی بات کی بری واہیات کی تکرار کرتی ہو ضد
باربار کرتی ہو ذکیہ سلطان بیگم اپنے ایمان کی قسم شراب کا مزہ وہ جانے تیزاب کا مزہ وہ جانے
جسنے کبھی پی ہو قسم لو کبھی ہات مین لی ہو اوسکا مزا برا بھلا پینے والا جانے ہماری بلا جانے
سنا ہے بدمزہ ہے بڑا تیز نشہ ہے کڑوی کڑوی ہوتی ہے پیتے پیتے ہوش کھوتی ہے عقل کا
بیری چلو ہوتا ہے آدمی چلو مین الو ہوتا ہے سر گھوما کرتا ہے آدمی جھوما کرتا ہے پینے والا متوالا
بیکل ہوجاتا ہے پاگل ہوجاتا ہے دل کو خراب کرتی ہے جگر کو کباب کرتی ہے آپا شراب
کیونکر بناتے ہین کیا اوس مین زہر ملاتے ہین نہین ذکیہ بیگم زہر ملائین نہ سم کیکر کی چھال لیکر
یہی موئے کلال لیکر کالے گڑ مین سڑاتے ہین اوسکا خمیر بناتے ہین پھر خمیر نکال کر بھپکے
مین ڈال کر عرق کی طرح اینچتے ہین خوب دوآتشہ کھینچتے ہین وہی لوگ کہتے ہین جو نشہ مین
رہتے ہین سنا ہے یہ شراب بدبو آتشی تیزاب حلق کو جلاتی ہے نقصان پہونچاتی ہے پھیپڑا
گلا دیتی ہے دل جگر گھلا دیتی ہے مردوے اسی زہر آب کو اسی زہریلے تیزاب کو مزے مزے
پی جاتے ہین مرتے ہین تو پچھتاتے ہین۔ یوہی پڑین پتھر اونکی عقلون پر جان کو جان نہ سمجھین
موت کو انسان نہ سمجھین مردوے ہشیار ہوکر ایسے سمجھدار ہوکر برے کام کرین ہمین بدنام کرین

جنکو مرنیکا خیال نہو کچھ جان کا ملال نہو پھر سرخرو کے سرخ رو ایسون کی کیا آبرو بیگم اور ذکر
کرو اور بات کا فکر کرو اس قصہ کو چھوڑو فہیمن کا کلا توڑو جہانگیر کی برائی کہو نورجہان کی بھلائی
کہو ہان اَنّا وہ ذکر رہ گیا شراب کی رَو مین بہہ گیا لو اب سنو تم سب سنو اَنّا نورجہان بیگم
جہانگیر کی ہمدم ہمیشہ دن اور رات سایہ کی طرح سات سات جہانگیر کے پیچھے بے تدبیر کے پیچھے
تکیہ لگائے زانو دبائے دربار مین بیٹھی رہتی تھی وزیرون سے کہتی تھی تمکو کچھہ بھی خبر ہے تمہاری
عقل کدہر ہے ملک کو سنبھالو باغیونکو نکالو جاؤ انتظام کرو جلدی کام کرو غفلت کروگے بے موت مروگے
قید کئے جاؤگے سولی دئے جاوگے بی اَنّا وداجان سے کہو اس بے ایمان سے کہو دیکھیہ عورت
کی تدبیر اوسکے طفیل بنا جہانگیر کیون عورت کیسی تھی وہ باغیرت کیسی تھی فہیمن بولی اچھی کہی واری
جاؤن سچی کہی بس بیوی اب جھگڑا بکھیڑا سب صاف ہوگیا انصاف ہوگیا اللہ نے مجھے سچا کیا
جھوٹون سے کہوادیا ہان بیگم وفا یہی ہے وفا کا مزہ یہی ہے نورجہان نے درازربان نے
خوب تدبیر کی برباد توقیر کی کیا وفا دکھائی ہے جو تم نے مجھے سنائی ہے اشرف النسا نے نیک
پارسا نے جہانگیر کو گھیرا دولت پر ہات پھیرا خصم کو تمام کیا وفا مین نام کیا ذکیہ بیگم پیاری تم
تباؤ تو واری یہ وہی نورجہان ہے یہ وہی آفت جان ہے یہ وہی سہاگن ہے شیرافگن کی
دلہن ہے یہ وہی غیرت دار ہے وفا جسکے سرپر سوار ہے یہ اوسیکا بیان ہے جسکا نام نورجہان
ہے اسی وفادار نے اسی جان ہار نے خصم کو مروایا بیگناہ قتل کروایا خصم کی دشمن بنی وفا
کی سوکن بنی بربادی کی بانی ہوئی بیوفاؤن کی اوستانی ہوئی اسی ہشیار نے اسی وفادار نے
جہانگیر کو رجھایا وفا کا آئینہ دکھایا خصم کا گھر برباد کیا جہانگیر کا دل شاد کیا غیر کو صورت دکھائی
بے غیرت کو شرم نہ آئی میری پیاری مین واری انہی عورتون کا انہی بے غیرتون کا دم
بھرتی ہو تعریف کرتی ہو بس مین مان گئی اب وفا کو جان گئی وفا اسیکا نام ہے یہ نورجہانکا

کام ہے خدا کی دہائی ڈوب گئی خدائی وفا کا خاتمہ ہوا حیا کا خاتمہ ہوا بس بیگم گلہ نرہا خدا کی قسم گلا نرہا نورجہان بے وفانے اوس اشرف النسانے ڈبودی رہی سہی تم نے خوب وفا کہی حیا کا نشان مٹایا وفا کا گمان مٹایا عورتین ذلیل ہوگئین اشراف رزیل ہوگئین نورجہان بیوفانے اوس غرض آشنانے وفا کی خاک اوڑادی حیا کی ناک اوڑادی ذوف ہے اس وفا پر تف ہے اوسکی حیا پر جو دولت کی لالچ سلطنت کی لالچ حرمت کو کھوئے عزت کو ڈبوئے مین قربان کرون دفع دفان کرون ایسی عورت کو بے غیرت کو جو خصم کو مروادے خاندانی آبرو گنوادے بھاڑ مین جائے وہ عورت خدا نہ دکھائے اوسکی صورت موئی نکٹی بے غیرت بے حیا بے حمیت جسکو شرم نہ حیا زمانہ کی بیوفا بیوی ذکیہ سلطان تم اور تمھارا بیان جھوٹے جھوٹے بہتان سننے والی قربان وفا ہوگئی تمام بندی کا سلام تم نے کہا مین نے سنا سچا ہوا وفا کا جھنجھنا بس بیوی بس مٹگئی ہوس جو ہونا تھا ہولیا وقت کھونا تھا کھودیا اب یہ علاج باقی ہے عورتون کا اللہ شافی ہے بیگم آگے یہ ہونا ہے اس بات کا رونا ہے زمین پھٹے آسمان سمائے آسمان کے سات جہان سمائے ذکیہ خدا سے ڈرو ہر بات پر ضد نہ کرو ضد بری ہوتی ہے آبرو کھوتی ہے تم اونکو اچھا کہتی ہو اون کی طرف رہتی ہو جنپر غیر مردوے پاجی رزالے تک موئے انگلی اوٹھاتے ہین برا بتاتے ہین اے بی شرم کرو طبیعت نرم کرو سنو ہمین کیا کہتی ہے وفا کی دلہن کیا کہتی ہے ہنو ساری عورتونکو اللہ ماری عورتون کو جہالت نے کھویا حماقت نے کھویا جہان سنو یہی چرچا ہے ہر جگہ یہی ذکر پھیلا ہے عورت بیوقوف ہے اوسکے نام پر ذوف ہے ذکیہ سلطان کہتا ہے جہان عورت مین جہالت نہوتی برائی کی شہرت نہ ہوتی بیوی انصاف سے دیکھو فرق بڑے قاف سے دیکھو مرد عورت مین فرق کیا ہے ڈیل ڈول سب ایک سا ہے فرق ہے تو یہی فرق ہے عورت برف ہے مرد برق ہے اب کچھ کہا کرو الزام کسی پر دھرو بیوفائی تو کھل گئی پارسائی تو دھلگئی

آج ہمین سچی بنی وفادار کی سچی بنی بیگم نورجہان کا احمق نادان کا جو چال چلن تھا عالم پر روشن تھا
کتابون مین لکھا ہے کچھ مین نے بھی سنا ہے جب جہانگیر نے اوس بے تدبیر نے عورت کو اختیار
دیا اقبال سے بدل ادبار لیا سردار بدل گئے قابو سے نکل گئے جمے جمائے ناظم پھر گئے بادشاہ
نظر سے گر گئے ہر طرف اندھیر پھیلا ہر طرف مچی واویلا ملک قبضہ سے نکلگیا حاصل رقبہ سے نکلگیا
نعوذ باللہ پہلے بسم اللہ نورجہان کا بھائی جسکو کچھ غیرت نہ آئی پھر گیا داغی ہوا مرد ہوکر باغی
ہوا صوبہ دبا بیٹھا وہان لگا بیٹھا بادشاہ کو خبر ہوئی طبیعت برہم اسقدر ہوئی سب نشہ ہرن ہوگیا
بے چین تن بدن ہوگیا باغی پر لشکر بھیجا ناک کی راہ نکالا بھیجا مشکین بندھین پکڑا آیا بیوفا ہونیکا
مزہ پایا جمیلہ بولی آہا سنا اسنے کیا کہا ہر فن چوکڑی بھولی بھول کر کیا بولی ذکیہ نے پوچھا جمیلہ
یہ کیا بولی عقیلہ بیوی ذرا خیال کرو مکرنی سے سوال کرو وفادار والی مردون کی بابت
اولٹی کہہ گئی جی کی جی مین رہ گئی اسکی زبان پر آگئی بڑھیا دھوکا کھا گئی کہنے لگی سالے نے نورجہان
والے نے ملک مین بغاوت کی بہنوئی سے عداوت کی بیوی مردوے کو دیکھو وفادار موئے کو
دیکھو انہی مردون کو انہی بیدردون کو وفادار بتاتی ہے اپنا یار بتاتی ہے ذکیہ نے جواب دیا
جمیلہ تونے برا کیا ہمین کو ٹوک دیا کہتی کو روک دیا بھول مین کہہ گئی بولتی بولتی رہ گئی آگے اور بھی
کہتی یہ کہے بغیر نہ رہتی اے ہے برا کیا اسکا حلق دبا دیا خیر جو ہوئی سو ہوئی اب یہ سونگ گئی موئی
کیون جمیلہ وہ کون تھا کیا وفا کا فرعون تھا کوئی موئی تھی یا موا بتا عورت تھی یا مردوا بیگم سمجھ گیا
خبر یہی جانے موئی سینچر اسی ٹرہیل سے پوچھیو اسی چڑیل سے پوچھو یہی نام بتائیگی اپنا کلام سنائیگی
نہین جمیلہ تو کہہ جواب دے چپ نہ رہ بیوی جان لو تم آپ پہچان لو کوئی ہوگا مرے جوگا کچھ کہو
صاف کہدے تیرا قصور معاف کہدے بیگم وہی مردوا دہابائی نورجہان کا بھائی جس نے بہن کی بدولت
پائی تھی عزت ثروت بادشاہ کا محرم راز بنا آخر کو وہ دغاباز بنا زعفران بولی بوا خیر کوئی ہوگا موا تم کیون

براکہو تم کیون بیوفا کہو واہ واز عفران کہان ہین اوسان تو کانون سے سنتی ہے بڑہیا ہمکو نیتی ہے
تجھے خیر ہے زعفران میری روکتی ہے زبان مجھے منع کرتی ہے کیا بڑہیا سے ڈرتی ہے تو دہیان سے
سن اپنے کان سے سن یہ بڑہیا شیطان موئی بے ایمان ہمکو کسطرح کہتی ہے اوسکے منہ سے
رال بہتی ہے بوا ہماری جان نہین کیا ہماری زبان نہین ہم کچھہ بھی نہ کہین منہہ بند بیٹھے رہین سوسن
نے آنکھہ کھولی یہ تقریر سنکر بولی جمیلہ تو دیوانی ہے فہیمن تیری نانی ہے کچھہ نہ کہہ کھسیانی ہوگی اوسکو
پشیمانی ہوگی کہتی ہے کہنے دے اوسکو بیٹھا رہنے دے نہین گھبرا کر تاؤ پیچ کھاکر ابھی اوٹھہ جائیگی
بڑہیا پھر نہ آئیگی جمیلہ صبر کر دیکہے جا خاطر جمع رکھہ برائی کا نانی کو بدلا مل جائیگا آسمان کا تھوکا منہہ پر آئیگا
لوبی اور دیکھو اسپر خاک پھینکو یہ اندھی سوسن ہماری بنی دشمن سوتی جاگی آنکھین ملتی بھاگی
اری سوسن عقل کی دشمن تو کچھہ دیوانی ہے یہ کس کی نانی ہے مین اسکی وہ نواسی ہون اسکے
خون کی پیاسی ہون یہ دانا دشمن ہے اسکا نام فہیمن ہے خیر جمیلہ بوا ہوا سو ہوا خوب یاد رکھہ
دل شاد رکھہ کسی کے برا کہے سے کسی کو بیوفا کہے سے بوا کیا ہوتا ہے اچھا کبھی برا ہوتا ہے مثل ہے
کوؤن کے کوسے ڈہور نہین مرتے شام کے مرنے والے بھور نہین مرتے لو ذکیہ بیگم ہو چکا اب
اودھم اپنی تقریر پوری کرو عورتون کی توقیر پوری کرو اچھی عورتون کا نام سناؤ بے اعتبار کا
اعتبار بڑہاؤ ذکیہ بیگم نے کہا چھوکری دھرم نرہا مجھے خدا کی دُہائی مین ذکر سے باز آئی
یہ بے اعتبار ہے خبر ہے جیسی مردار ہے یہ قائل ہوگی نہ مائل ہوگی بات کہکر مکر جاتی ہے کافر
کب ایمان لاتی ہے مین نے اس عورت کو بیحیا بے غیرت کو نورجہان کا حال سنایا اسنے
اوسپر الزام لگایا یہ نہ سمجھی نورجہان بے فوج بے سامان کیا عاقلہ کرتی بیچاری کیونکر مقابلہ کرتی
بیچاری لاچار تھی بے بس تھی اوسکو مال کی کیا ہوس تھی بادشاہ ظالم تھا زبردست حاکم تھا
اوسنے ظلم کیا لشکر کو حکم دیا تیار ہو چڑھہ جاؤ جبر سے پکڑ لاؤ جو کیا جہانگیر نے کیا یا نورجہان کی

تقدیر نے کیا شیرافگن مارا گیا مال متاع سارا گیا نورجہان پکڑی آئی یہ وفا ہے نہ بے وفائی
تم ٹرہیا سے پوچھو کوئی جروا سے پوچھو اری شیطان بے ایمان ایمان سے کہہ اوسان ہے کہہ نورجہان
بیچاری اپنی جان پیاری کیونکر بچاتی کیا تجکو بلاتی تو چھڑانے جاتی تو بچانے جاتی اری بادشاہ سے
بادشاہی سپاہ سے کوئی لڑا ہے کوئی بھڑا ہے جو اشرف النسا لڑتی قضا کا دامن پکڑتی تو بتا بس
کیا کرتی بے اجل آئے کیونکر مرتی لاچار تھی مجبور تھی ہر طرح سے معذور تھی بادشاہ نے جو حکم دیا
وہ غریب نے قبول کیا فہیمن نے کہا بیگم تمھارا کہنا مسلم نورجہان غریب بیوفا بے نصیب نرغہ
مین پھنسی تھی ہر طرح اوسکو بے بسی تھی مگر یہ کر سکتی تھی اسطرح وہ مر سکتی تھی خصم کے مرتے ہی لڑائی کے
ہرتے ہی جان کھوتی قبر مین سوتی اگر جان ہارہوتی وفادار ہوتی ضرور یہی کرتی وہ یون ہی مرتی
نورجہان کا ہات نادان کا ہات کسی نے پکڑا تھا اس مین کیا جھگڑا تھا اوس بیوفا کو اوس بیحیا کو
کیا بے اختیاری تھی کون سی دشواری تھی اپنا دل سخت کرتی یہ کام بدبخت کرتی وہ کچھ ہتی کہتی
زہر پیکر سو رہتی بادشاہ اس کام سے زمانہ کے الزام سے خود ہی پچتاتا پھر کسیکو نہ ستاتا اگر نورجہان کو
اوس نادان کو آبرو کا خیال ہوتا غیرت کا ملال ہوتا چھری مار کر مرجاتی وفا مین نام کرجاتی ذرا کڑی
جھیلتی اپنی جان پر کھیلتی پھر اچھی رہتی مین برا نہ کہتی خاوند کی حرمت خاوند کی عزت اسطرح برباد
نہ ہوتی غیر جگہ آباد نہ ہوتی ذکیہ بیگم نے کہا بی اناّ لگا و تہقہا ایک نہ شد دو شد بولا جنگلی ہدہد ہو بی
فیروزہ خانم تمھین میرے سر کی قسم یہ پلید عورت مرد کی ضرورت نورجہان کو دل پریشان کو
کیا تدبیر بتاتی ہے تقدیر سے لڑاتی ہے کہتی ہے نورجہان بدحواس بے اوسان بن آئے مرجاتی
خدا سے بگڑ جاتی عزرائیل سے جھگڑتی اپنی قضا سے لڑتی شاباس عورت بس بس عورت تیرے دیدہ
کی صفائی شیطان نے تیری قسم کھائی انا عورت کی زبان کو بے غیرت کی زبان کو قائدہ نہین
لگام نہین حرمزدگی کے سوا کام نہین پھاڑ سا منہ کھولدیتی ہے جھوٹ ہی جھوٹ بول دیتی ہے درگور درگور

موئی آخور عورت ہے یا چرخا موئی ہیجڑی نہ زنخا اری نگوڑی منھ زور گھوڑی ہوش کی بنوا ذرا اترا ئنجا
بیہودہ بکتی ہے بیٹھی پھدکتی ہے جامہ سے باہر نہ ہو پاجامہ سے باہر نہو بی بڑی آنا دیکھا اِس کا خنا
تقدیر مٹاتی ہے تدبیر بتاتی ہے جمیلہ بولی اے ہے بیگم خدا کے لئے گھبراگیا دم اب تم کچھہ نہ کہو خاموش
ہورہو اپنی تقریر پوری کرنہ دو جوتی اوندھی دہردو اسکی زبان موئی پریشان قینچی کی طرح چلیگی
کتیا کی دم برابر ہلیگی ہان جمیلہ سچ کہتی ہے بات جھگڑے مین رہتی ہے لے ددا آگے سُن آنا جی چکی
اور ہین کیون دداجان بے اوسان اشرف النسا خراب تھی مگر خاندانی نواب تھی زرالون سے
اچھی تھی اشرافون کی بچی تھی تجھہ سی خوشامد خوریان سو دو سو چھوکریان اوسکی چپی کیا کرتی تھین
بیٹھی مکتیان ویاکرتی تھین تو اوسکو برا کہتی ہے باوفا کو بے وفا کہتی ہے اوسپر نام دھرتی ہو اری
الزام دھرتی ہے خاک پڑے تجھپر تو نام دھرے اوسپر بس ذکیہ بیگم غصہ کو کرو کم سنو دلہن اگر
بندی فہمین نورجہان کے پاس ہوتی نورجہان قبر مین سوتی یہ رسوائی نہ ہوتی جگ ہنسائی نہ
ہوتی اچھا ددا اور سُن نورجہان کو نہ سُن مین اور سناتی ہون ایسے نام بتاتی ہون جنکا اتنا
بڑا رتبہ ہے مردون کا ورد خطبہ ہے لے انگلیون پر گن تو حساب کئے جُن ہان بیوی معلوم ہے
برائی مین سکی دہوم ہے خیر ذکیہ بیگم موسم غیر موسم نام چھانٹ کر نکالو جی مین رکھو کہہ ڈالو مین سکو
جانتی ہون بے تکی کب مانتی ہون اچھا تم بتاؤ اور کچھہ سناؤ ددا پانچوین عورت دیکھہ حیا کی
صورت نور کا چہرہ بلور کی رنگت شرم کی پتلی وفا کی مورت نیک سیرت نیک چلن نام نرگس
ذات کشمیرن یہ اوسی زمانہ مین تھی بدچلنون کے بہکانے مین تھی زرالی صحبت مین لاوبالی صحبت
مین دن رات رہنے سے بُرون کے کہنے سے بیچاری بگڑ گئی برائی مین پڑ گئی تھوڑے دن مین
چھوٹے سن مین ہوش آیا سنبھل گئی بد صحبت سے نکل گئی اللہ نے ہدایت کی دل مین نیکی ڈال دی
باوفا راہ پر آگئی نیک رستا پاگئی بُری عادتین چھوڑ بدنامی کا شیشہ توڑ پارساؤن مین ملی باعفاف

مین ملی پھر ساری عمر اپنی پیاری عمر عبادت مین کھوئی وہ بدنامی دھوئی واہ وا بیگم تم جیو جم جسم
ماشاء اللہ یہ بیان بیان پر جمیلہ قربان وفا کو تم نے آئینہ بنا دیا بیوفا کا منہہ دکھا دیا بیگم جسکو چاہو
اپنے سات نبا ہو جھنڈے پر چڑہاؤ بانس پر بٹھاؤ چاند بناؤ سورج تاؤ زمین سے اوڑاؤ
آسمان پر پھونچاؤ کیا کرون کیا کہون کچھہ کہہ نہین سکتی چپ بھی رہ نہین سکتی میری خطا معاف کرو
ذکیہ بیگم انصاف کرو اگر یہی وفا ہے اور یہی حیا ہے بیوی آگے نہ کہو چپ ہو رہو مجھے
خفت ہوئی آگے کو نصیحت ہوئی بیگم دل کو صاف کرو اب وفا کو غلاف کرو اری پچھل پائی سُن
گندک کی دیا سلائی سُن آہا بیگم خوب کہی مین کام کی تو رہی مین نہ ہون تو کام نچلے گھر مین چراغ
نہ جلے چل دور ہو دیوانی اب بات نکر کھسیانی پچھلے بات کا سیکھہ دستور پھر معاف کرا یہ قصور
ابھی بات کا سلیقہ نہین آیا گفتگو کا طریقہ نہین آیا بات وہ کہہ دلکو پیاری لگے نہ وہ بات جو جہری
کٹاری لگے چل بے نسب کان کھول اب چھٹی عورت کا بڑی باعصمت کا تو احوال سن کے
سر کو دھن دیکھہ سلیمہ سلطان بیگم جو پارسائی مین مریم اکبر بادشاہ کی بیاہتا دوسری بلقیس دوسری
زلیخا زمانہ مین مشہور ہو بہو دیکھو حور اللہ کی حکمت سے اوسکی قدرت سے سلیمہ سلطان کے ہان
ایسی بادیان کے ہان جہانگیر سا بیٹا ہو گھرے کے ہان کھوٹا ہو بڑے کام کرے آنا کو بدنام کرے
پرائی عورت کسی کی حرمت جبر سے چھین لائے منہہ پر داغ لگائے بادشاہی کو رسوا کرے
ایسے کام بیوذا کرے ٹہریل تو نے سنا چڑیل تو نے سنا تیرے مردون کی بیدردون کی یہ شرارت
ہے یہ حکایت ہے ساتوین قندہاری بیگم سخاوت مین حاتم شاہجہان کی جورو اگر اوسکو دیکھتی تو
بڑھیا غش کرتی عش عش کرتی دیکھکر تاب نہ لاتی صورت دیکھی نہ جاتی دایہ سمجھہ لے تو جنت
کی حور ہو بہو اسپر عقلمند بیوی اچھی خاصی مولوی عاقلون مین عاقل تھی پڑہی لکھی کامل تھی جمعہ کے
دن نام بنام گن گن شہر کی عورتون کو اکثر نیک بختون کو اپنے محل مین بلاتی خاطر کرتی کھانا

کھلاتی غریبون سے سلوک کرتی تھی عزیزون سے سلوک کرتی تھی آٹھوین جہان آرا حسن مین پارۂ ماہ
قندھاری بیگم کی بیٹی پیاری بیگم کی بیٹی بیٹیون مین چھوٹی سر سے لیکر تا چوٹی خوبی کی تصویر محبوبی
کی تصویر نیکی مین اماکے مقابل ہنر مین اوس سے کامل کہتے ہین حنا کا عطر جسکا کتابون مین ذکر
اسی نے ایجاد کیا مردون نے یاد کیا جہان آرا بیگم دوسری مریم ایسی خوش تقریر تھی اوکی
ہر بات بنیظر تھی سننے والے لڑکے بالے سنکر فریفتہ ہوتے تھے باتون پر شیفتہ ہوتے تھے ہر بات
مین نیک تھی وفا مین بھی ایک تھی نوین زیب النسا بیگم واقف ہے سارا عالم عالمگیر کی بیٹی
علم کی تحصیل سمیٹی دداتو جانتی ہے اوسکو پہچانتی ہے کیسی دستکار تھی کیسی تیز طرار تھی طبیعت
کی ظریف مزاج کی لطیف ہر علم سے ماہر بڑی نامی شاعر عام مردوے تمام مردوے اوسکے
شعر یاد کرتے ہین شعرون پر صاد کرتے ہین اسنے ساری عمر اپنی پیاری عمر کنوارپن مین شعر
اور سخن مین بیٹھکر گزاردی بیاہ کیا نہ شادی جمیلہ نے پوچھا بیگم تمھین اللہ کی قسم یہ بات تو بتادو
نئی بات ہے سمجھادو زیب النسا نے اوس پارسا نے یہ خلاف دین کیا بیاہ کیون نھین کیا
اسکا کیا سبب ہے یہ تو نیا سبب ہے بس جمیلہ رہنے دے کچھ مجھے آگے کہنے دے یہ بات نیو چھہ جمیلہ
برا نمانے دداکا قبیلہ اچھی بوی بتادو قربان جاؤن سنا دو بات ٹھکانے کی ہے دد لکے جلانے
کی ہے اچھا چھوکری سن وفادار کی دہن زیب النسا نے اوس باوفا نے اپنا بیاہ نھین کیا
مرد سے نباہ نھین کیا اسکا یہ تھا سبب مرد دیکھے بیوفا سب اسلئے بد افعالون سے ان فہمین
والون سے اوس نے نفرت کھائی اوسکو غیرت آئی مردون کی عادت بے دردونکی خصلت
اونکی بیوفائی اونکی کج ادائی خوب جانتی تھی معیوب جانتی تھی اسلئے مردون سے اون بیدردون سے اوس نے
پرہیز رکھا اپنا لوہا تیز رکھا اب بڑھیا کہنکاری جمیلہ کو للکاری اری چماری باندی گنواری کمینہ
ذات موئی کولی دسہرہ کی جورو ہولی تو انجان سے ذکیہ سلطان سے بیاہ کا سبب پوچھتی ہے

انجان بچی کیا جانے نادان ہے اوسکی بلا جانے مجھسے پوچھہ مین بتاؤن مجھسے سن مین سناؤن حال
مجھے معلوم ہے جسکی دنیا مین دہوم ہے اچھا نانی جان تم گاؤ گا کر بھاؤ بھی بتاؤ سن بے نسب
تجہپر خدا کا غضب غیب سے ٹوٹے میری جان چھوٹے اری زیب النسا وہ فریب النسا ایسی پارسا
تھی عشق بازکیا تھی جہان مین مشہور ہے ہندستان مین مشہور ہے وہ بے بیاہی رہی پھر بھی
رو بیاہی رہی اوسکو کون برا کہے کسکو غرض بیوفا کہے کسکا مقدور ہے وہ بیگم ہے حضور ہے مثل ہے
نو سو چوہے کھا کے بلی حج کو چلی ذکیہ سلطان بیگم سنکر بہت جلی کہنے لگی اچھا ددا اور کچہہ کہہ لے سوا
تھین بیگم خفا نہو واری بدمزہ ذرا نہو بات سناتی جاؤ جواب پاتی جاؤ تمھاری زیب النسا نے
پیاری زیب النسا نے دیکھو کیا کام کیا باپ کو بدنام کیا وہ مازیکا کام تھین زبان ہلانے کا مقام
تھین سچ یہ ہے زیب النسا بقول تمھارے پارسا عالمگیر کے ڈرسے کچہہ تشہیر کے ڈرسے خاموش
رہی پردہ پوش رہی اس تدبیر سے بچی کچہہ تقدیر سے بچی باپ کی بندی تھی مجبور وہ بندی تھی اگر وہ
قیدی نہوتی اوسکو پابندی نہوتی شہزادی کہل کھیلتی کشتی لڑتی ڈنڈ پیلتی قید سے پردہ ڈہکا رہا رسوا ئیکا
الزام رکا رہا بیگم تم زیب النسا کو عزت والی رسوا کو باوفا نہ بناؤ یہ طرہ نہ لگاؤ اب تم بات کو نہ بڑہ
گڑے مردے نہ اکھیڑو کہو تو میرے سے کہو وفا مین میرے سات رہو میری پیاری ذکیہ فہمین واری
ذکیہ بھولے سے کسکا نام لیا یہ کسکا ذکر کیا جسکو زمانہ یگانہ بیگانہ برا برا کہتا ہے کیا کیا کہتا ہے
ذکیہ نے جلکر کہا اب دھرم رہا قضیہ تمام ہوا آخر یہ انجام ہوا زیب النسا پر بھی بن گئی وہ بھی بڑی بی
مین سن گئی آسمان گرا قیامت آئی عورتون کی شامت آئی بڑی آنا اب مین سبب لیے سب مین
بڑہیا کو نوچتی ہون اسکے جھونٹے کھسوٹتی ہون ہان بی اسکا مزاج پوچھو جمیلہ سے علاج پوچھو وہ ذرا
دیکھیگی نبض پھر اسکی ہوگی روح قبض اچھا انا رہو اب کچہہ نہ کہو سن بڑہیا ڈھڈو زندہ شیخ سدو
تو جان تیرا دھرم زیادہ کہیو نہ کم سچ سچ بتا دیجو برائی مجھے سمجھا دیجو بتا زیب النسا کے اوس پارسا کے

ہیرے جڑے تھے یا کیڑے پڑے تھے اے بی چپ ہو رہو بس آگے کچھ نہ کہو تم تو وہ حال پوچھتی ہو بال کی
کھال پوچھتی ہو مین کیا کہون کیون برا کہون ہان وہ لوگ کہتے ہین جو دنیا مین رہتے ہین مردوے
کہا کرتے ہین کتابون مین پڑھا کرتے ہین چوری چوری عالمگیر سے عاقل خان وزیر سے پیغام سلام
ہوتے تھے دن رات یہ کام ہوتے تھے خط وط جایا کرتے تھے رقعے پرچے آیا کرتے تھے شعرون مین
باتین چھپی خفیہ سوغاتین ہمیشہ جاتی تھین کہاریان پہونچاتی تھین آخر کو بھانڈا پھوٹا جب وہ ڈھنگ
چھوٹا عالمگیر تک خبر ہوگئی زیب النسا ڈر گئی پارسائی کھل گئی برائی ڈھلگئی عزت کی خاک اوڑی
حرمت کی ناک اوڑی پھر حب سے بیٹھی ذرا صبر سے بیٹھی عالمگیر عقلمند تھا شرع کا پابند تھا بات
سنکر ٹال دی خبر کان سے نکال دی بڑی ہشیاری کی وفاداری کی مردمی کا کام کیا غصہ کو
حرام کیا بدنامی چھپادی شہرت دبادی مروت نے نچا ہا آدمیت نے نچا ہا کس شان سے
کس زبان سے عاقل خان کو دانا نادان کو وزیر کیا تھا مشیر کیا تھا کس ہات سے عذاب دے
کس زبان سے جواب دے کچھ وفا نے روکا کچھ حیا نے روکا برا بھلا نہ کہا چپ چاپ ہو رہا سن
لو کیہ بیگم دیکھا وفا کا دھرم عالمگیر نے ننگی شمشیر نے کیسی عقلمندی کی وفا کی پابندی کی
غصہ پی کر رہگیا دل پر رنج سہکر رہگیا وفا اِسکا نام ہے بیوفا کا وہ کام ہے سمجھ لو زیب النسا کی
اوس بیگم ناکتخدا کی یہ حقیقت تھی وہ ایسی عورت تھی تم کسکا نام لیتی ہو وفا کا خطاب دیتی ہو کیہ
سلطان میری جان وہ تو مشہور ہے نور علی نور ہے اسکی تقریر سے اوسکی تحریر سے اوصاف
ظاہر ہین اکثر مردوے ماہر ہین یقین جانو بیوی تم سچ مانو بیوی زیب النسا کو فریب النسا کو موقع
بن نہ آیا اوسنے قابو نہ پایا اگر وہ مجبور نہ ہوتی ضرور ہی ایمان کھوتی وہ مثل ہوئی تھہر درویش
بجان درویش دل مین سوز تھا جگر مین سوزش کچھ ناموس کا خطر کیا کچھ باپ کا ڈر کیا شہزادی
مضطر اندر ہی اندر غم کھایا کی دل کو بہلایا کی بس نسو بیگم الجھتا ہے دم آگے نہ کہو تم خفا

نہ ہوجاؤ آپ کہو نہ مجھے کہنے دو بس پردہ ڈھکا رہنے دو چلو کوئی تازہ فکر کرو کسی اور کا ذکر کرو کبیہ
نے کہا بڑہیا تیرا جائے کھوجڑا جلسا زعورت زبان دراز عورت کسی کو اچھا نہین کہتی ذرا چپ نہین
رہتی اسکی زبان مین نواسیر ہے حلق کے اندر بواسیر ہے نگوڑی بد بلا ہے اسکا دماغ چلا ہے
کیسکو دیکھہ نہین سکتی جروا بکتی ہے اور بکتی اچھی بری کو نہین جانتی کسی کو اپنے سوا نہین مانتی دنیا
بری یہ اچھی بڑہی وفادار کی بچی خصم کو نگل بگلا گور مین سلا سرخرو بنی مردون کی جنی موئی ڈیڈ
صاف نگوڑہی نا انصاف اب آنکھین چار کرتی ہے ستم بات مردار کرتی ہے اجڑی کو حیا نہ شرم
باتین دیکھو گرما گرم فہیمن ہنسکر بولی بس بس بہت ہولی بیگم اب کچہ نہ کہو ہتو جاؤ تم سو رہو تمکو کیہہ
کہنا ہو نیکنامی سے رہنا ہو پہلے تم غصہ کو تھوکو پھر زبان کی گھڑی کو کو دوسرا ذکر سناؤ اور پارسا کا
نام بتاؤ جمیلہ نے کہا بیگم دل پر نہ لاؤ غم یہ تو ہرا بکیگی مردون کو تکیگی تم تو شاہجہان کی
حاکم ہندوستان کی باوفا جورو کا بادشاہ کی ابرو کا حال سناؤ جلی کو جلاؤ پھر دیکھنا یہ موئی
تم سے ضرور قائل ہوئی نہین جمیلہ یہ ڈھڈو جیلہ ہاریگی نہ قائل ہوگی یہ تو مردون پر مائل ہوگی
یہ عورت بے غیرت اوسکو بھی برا کہیگی بے کہے نہین رہیگی خیر جمیلہ مین کہتی ہون پھر طعنے سہتی ہون
لے دوا اور سن تو اوسکو بھی سن ممتاز محل ارجمند بانو کو وفادار عقلمند بانو کو جانتی ہے پہچانتی ہے
کون تھی کیا تھی بیغا تھی باوفا تھی بتجھے خصم کی قسم جہان تو نے لیا جنم سچ بتا چھچھوندر شیطان تیرے
سر پر چپ نرہ کچہ کہہ میرا لہو پئے زہر تو پئے اس عورت پر بامروت پر تو کوئی نام دہرے
اوس پر تبرا نہ کرے جمیلہ بولی واہ وا دور پار بکرے خدا بیوی تم کو کیا ہوا ہے کوئی وقت اچھا کوئی
برا ہے تم زبان سنبھالو بری فال نہ نکالو تمھارے دشمنون کا تمھارے بدظنون کا مردار لہو پئے
دور پار لہو پئے موئی اپنا کلیجا کھائے اپنے کنبہ کو نگل جائے میری بیگم ایسی قسم مجھے نہین
بھاتی خوش نہین آتی سبحان اللہ راہ بے رانڈ تم کیا کیا کہتی ہو اپنے دشمنون کو برا کہتی ہو۔

اِس ڈاین کاکیا ہے تمھارے لئے برا ہے یہ تو بلا نوش ہے موئی سیہ گوش ہے اپنی بوٹیان کھائے
میری جوتیان کھائے قصائی فی کو کہو علاج کرے کل کی مرتی آج مرے بیوی کو بکواتی ہے چھیڑکر غصہ
دلواتی ہے مین تو جب جانون اسکو جب مانون یہ پوری رزالی ہے رستم کی سالی ہے کسکے
منھ پر ہے پھر اسکا سر سلامت رہے کیا کرون یہان اسوقت ہمان کوئی شہزادی نہ ہوئی تماشا
دیکھتی موئی شکنجے مین اینچی جاتی سولی پر کھینچی جاتی بدن پر گل دیتے جاتے حلق مین بانس کئے
جاتے پھر حقیقت کھلتی اسکی رنگت کھلتی نانی کو مزہ آتا اسکا غرور نکل جاتا یہ سنکر بولی دیکھ
چھوکری چھوڑ قضیہ دیکھا تیرا بل کس کہہ چکی آٹھ دس بڑھیا دیوانی ہے تیری تو نانی ہے بکتی ہے
بکنے دے اوسکا حلق تھکنے دے آخر بک بک کر تھکے گی جب یہ ذرا دبے گی ساری دنیا جانتی
ہے ممتاز محل کو مانتی ہے کل مرد واقف ہین بے درد واقف ہین وہ جیسی بیگم تھی عورتون مین
مریم تھی نیکون مین نیک لاکھون مین ایک پارسائی مین لاجواب وفاداری مین انتخاب دنیا کو ڈھونڈ
ڈالو چراغ لیکر ڈھونڈ ڈالو ایسی ملنی محال ایسی نکلنی محال جیتے جی جسکی زندگی آرام سے گزری
نام سے گزری موئے کے بعد بھی فنا ہوئے کے بعد بھی اوسکا نام رہا نیک انجام رہا اوسکا میان
شاہجہان اوسپر دیوانہ تھا شمع پہ پروانہ تھا دن رات جورو کا اوسی ماہ رو کا نام جپتا تھا کلمہ پڑھتا
تھا یہ سارا اثر شاہجہان پر ممتاز محل بیگم کی اپنی رفیق ہمدم کی وفا کا حیا کا تھا جو بادشاہ مبتلا تھا
آجتک کسی شاہ کو کسی راہ بدراہ کو ہمنے کہین سنا نہین جسکو جورو کی گھر کی آبرو کی محبت کا
مرض ہو ایک غرض کے سوا غرض ہو ممتاز محل وہ بیگم تھی نیک بختی مین رقم تھی ایک ایک کے
دکھ مین ایک ایک کے سکھ مین آپ شریک ہو جاتی دور کی نزدیک ہو جاتی باوفا نے مرتے
وقت دنیا سے گزرتے وقت خاوند کو وصیت کی تھی اپنے سر کی قسم دی تھی اقرار لیا تھا
یہ کہدیا تھا میرے مرنیکے بعد انتقال کرنیکے بعد تم کسی عورت سے دیکھو کسی ضرورت سے

دل نہ پھنسانا طبیعت نہ لگانا دہوکا نہ کھانا فریب مین نہ آنا وزیر فریب دینگے مشیر فریب دینگے
خبردار خبردار زنہار زنہار میری اولاد کو نہ ستانا میری بنیاد کو نہ مٹانا دوسرے اکبرآباد مین
میرے بعد میری یاد مین ایک مقبرہ بنوادینا تاج گنج نام رکھوادینا مگر میرا مقبرہ نایاب بنے بےنظیر
لاجواب بنے ہر جگہ مینے کا کام ہو قبر پر کندہ میرا نام ہو دور دور سے دکن نیشاپور سے لوگ دیکھنے
کو آئین ثواب فاتحہ پہونچائین بس بی شاہجہان نے جورو کے آگے ہی میان نے مقبرہ بنادیا
جورو کو دکھادیا ممتاز محل تھوڑے دن کے بعد ستر برس کے سن کے بعد جنت کو سدھاری سُنا
فہیمن گنواری کہدے مرد وا اچھا تھا اپنے قول کا سچا تھا جورو نے جو کہا اوسپر قایم رہا پھر وصیت
کے موافق نصیحت کے مطابق جورو کا کام کیا اپنا بھی نام کیا فہیمن نے جھک کر ادب سے رُک کر
ذکیہ کو سلام کیا ہات تھام لیا کہنے لگی آؤ بیگم اب تم اور ہم مصافحہ کرلین بغض کو دھردین۔
میری بنو تم اچھی تمھاری بات سچی شاہجہان بیوفا تھا آخر تو مردوا تھا ایسے ہی اور مرد ہوتے ہین
بیوفا بیدرد ہوتے ہین بیوفائی کرتے ہین بے اعتنائی کرتے ہین شاہجہان نے جیسی کی جمیلہ کی
ایسی تیسی کی جورو کی وصیت کو اوسکی نصیحت کو باوفا نے مان لیا ہمنے تمنے جان لیا اے مردوے
براکیا یہ الزام کیون لیا تیری تعریف ہوئی مین خفیف ہوئی بیوی تمنے سنا ہوگا اگر کچھ پڑھا گنا ہوگا
شاہجہان نے بیوفا انسان نے اپنی وفات کے بعد اپنی حیات کے بعد جورو کا سات نہ چھوڑا
رفاقت سے منھ نہ موڑا وفا کو نہ توڑا سات رہا جوڑا اوسی مقبرہ مین گڑا جورو کی بغلمین جا پڑا
یہ تو فہیمن نے ایسی کہی ذکیہ سلطان رہی سہی بے اوسان ہوگئی کھسکر پشیمان ہوگئی نیلی پیلی ہونے
لگی آخر چڑ گئی رونے لگی منھ پھیر کر کہا اِس مرض کی کیا دوا ہے بھلائی بُرائی ہوجائے وفا بیوفائی
ہوجائے درگور دفع دفان جمیلہ پر سے قربان کیسی بے غیرت ہے بے تمیز عورت ہے موئی
حواس باختہ الّو کی دم فاختہ بات کہنے رہنے نہین دیتی قایم رستہ مین توڑ لیتی ہے

نیا ٹنگ جوڑ لیتی ہے ایسی کا کیا علاج کل قائل ہو نہ آج وفا کا ٹنگ ملا دیتی ہے بے تکا قافیہ لگا دیتی ہے
وفا اسکا نام ہو گئی ہے جرو اکا تکیہ کلام ہو گئی ہے جمیلہ چمپین بولی بیگم اسپر الٹون کھٹولی موئی بڑبڑاتی
ہے مرغی کڑکڑاتی ہے بیوی تم نہ ڈرو کچھ خیال نہ کرو بے ایمان جھوٹی دغاباز ہے اسکی بات
گنبد کی آواز ہے ہان جمیلہ یہ عورت بے شرم بے غیرت نگوڑی ایسی ہے ارفی بھینسی ہے
سب کچھ کہتی ہے طعنے بھی سہتی ہے یہ بھین بولتی بھید بھین کھولتی اشراف رزلے گورے اور کالے نور چالی لوگ
ہین کسکے طفیل مشہور ہین اس سے کہو ہٹ دہرم تیرے پھوٹین کرم پہلے یہ خیال کر پھر کسیکا دم بھر
مرد کو کس نے جنا کسکے پیٹ مین بنا لے بھے سے سُن یہ اوہیڑبن مرد نے یون جنم لیا نو مہینے عورت کا
لہو پیا عورت بیچاری نے مصیبت ماری نے دو برس دودہ پلا کر دن رات چھاتی سے لگا کر جان کی
طرح رکھا ارمان کی طرح رکھا پالا پوسا بڑا کیا موٹا مسٹنڈا کیا بچے سے جوان بنایا یون انسان بنایا
تربیت سکھائی آدمیت بتائی جب حیوان کو عقل آئی دیکھ عورت کی بیوفائی مرد کی یہ نسل ہے
وفا کی یہ اصل ہے وفا دودہ کا ثمر ہے ماکے خون کا اثر ہے تو نسل کو جان لے پھر اصل کو مان لے
کیسی ہے کیا ہے کس کی حیا کسکی وفا ہے عورت مین وفا نہ ہوتی پھر مرد مین ذرا نہ ہوتی مرد نام نہ پاتا
عقلمند نہ کہلاتا یہ تیرے مردوے یون مشہور ہوئے عورت تربیت نہ بتاتی مردون کو وفا نہ آتی
تو اونکو نہ روتی وہ مثل ہوتی مٹھی باندہے آتے ہات پسارے جاتے تجھے یاد رہے نہ آئے شک شبہ
رہجائے مین اور طرح سناؤن جوتی لیکر سمجھاؤن چل اوچھال سن دوسری مثال سُن دیکھ
کیا مثال ہے یہ نیا خیال ہے سیپ کے اندر موتی جسکا نام گوہر موتی پیدا ہوتا ہے کیسا ہوتا ہے
کیا کیا آبرو پاتا ہے کہان کہان جاتا ہے بادشاہون کے خزانون مین شہزادیون کے کانون مین
سنگھار ہوتا ہے گلے کا ہار ہوتا ہے موتی کی قیمت موتی کی شہرت سیپ سے ہوتی ہے اسلئے
وہ موتی ہے سیپ نایاب ہو گی موتی مین آب ہو گی پسند آئیگا قیمت پائیگا گندی سیپ ہو گی

پھوڑے کی پیپ ہوگی بے آب موتی ہوگا خراب موتی ہوگا کوڑیون مین بکے گا دواؤن مین پسے گا
گیون دوا کیسی کہی گردن ہلا کیسی کہی کلیجے مین چبی ہوگی دل مین کہپی ہوگی سے اب قائل ہوچا نھین
ایسی تو بھی سنا بول دے مردار اونٹنی بے مہار عورت باوفا ہے یا تیرا مردوا ہے نہین تو یاد رکھ
فہیمن ذکیہ تیری جان کی دشمن خوب ٹھیک بناؤنگی ناک چنے چبواؤن گی جمیلہ سنکر پہلو سے اوٹھکر
چٹ چٹ بلائین لینے لگی بیوی کو دعائین دینے لگی فہیمن کا منھ چڑایا بڑہیا کو جلایا شیطان کی سی
مٹک کرکہنے لگی بیگم کو اللہ کی امان مین صدقے مین قربان آہا کیا مثال دی ہے کیا فضیلت ثابت
کی ہے نانی کی بات جھوٹی واہیات خرافات ہوگئی نانی کو مات ہوگئی اب بیٹھی بسورتی ہے بار بار
مجھے گہورتی ہے موئی اب بھی نہ مانی عورتون کو بھانی الٹی بولی پھر منھ کھولی اس موئی کا غارت
ہوئی کا کولا ہے اور میری لات دیکھنا اسکی اوقات ذکیہ نے کہا چھوکری بڑہیا کے چھیڑنے سے باز رہ
ذرا کان لگا میری سنے جا تو مثالون کو دیکھ نئے خیالون کو دیکھ ایک مثال نھین ایک خیال
نھین ہزار مثالین دون گی اس سے جواب لون گی پھر میری تقریر کی کچھ میری تدبیر کی
ذرا صداقت ہوگی اسکو بھی خفت ہوگی **شعر** اب تو اوٹھون گی ایک سنو کر کے ؁ آج طے ساری
گفتگو کر کے ؁ فہیمن بولی بیگم تمھارا کہنا مسلم پہلے تم باندی کو روکو پھر بیوی مجکو ٹوکو یہ شیطان
کی جنی چماری اشراف بنی ٹھٹکاری بھتنی سیاہ تالو ہتنی موئی اوچھل گئی ہے آپے سے نکل گئی ہے
چھوکری ہے بلا ہے موئی کا دماغ چلا ہے کسی کو دیکھ نھین سکتی اسکی زبان نھین تھکتی ذکیہ بولی دادا
بس تو نے بھی کہلین دس تو کچھ خیال نکر نواسی کی بات پر بکتی ہے بکنے دے بک بک کر
تھکنے دے تو عقیلہ ہے یہ جمیلہ ہے تو سمجھدار رہو کر اتنی ہشیار ہو کر ہنسی کی بات سے مسخری
کی گھات سے خفا ہوتی ہے بدمزا ہوتی ہے جانے دے چڑ نھین بچون سے بھڑ نھین تو مجھ
سے مخاطب رہ میری سن مجھ سے کہہ الو ہی کی دوا ایمان دہرم سے بتا دنیا جہان مین زمین

آسمان مین عورت پیاری نہ ہوتی یہ تقدیر جاری نہوتی مردوے کیونکر ہوتے وفاکو کیونکر روتے کیون ددا کچھ بڑبڑا برسات مین ہوتے سبزہ کے سات مین ہوتے کھیت سے اُگتے ریت سے اُگتے دریا سے نکلتے پانی سے اُبلتے فہیمن بولی بس حد ہولی توبہ کرو بیوی الزام نہ دہر دیوی بس آگے نہ بڑہو کفر کا کلمہ نہ گھڑو خدائی کا انتظام نہ توڑو جھوٹی جھوٹی تک نہ جوڑو لو میری طرف مڑو صف کی صف مڑو سوال کا جواب لو مثال کا جواب لو بیگم تمام جہان مین عالم کے سامان مین یہ مردوے ہوتے میرے ہمدرد نہ ہوتے یہ نکٹی عورتین نہ بختی عورتین کیا خاک انڈے دیتین مرغیون کی طرح سیتین بیوی تم ہشیار رہو زمانہ سے خبردار رہو اوسان سے بتاؤ ایمان سے بتاؤ حکمت سے کون بنا قدرت نے کسکو جنا کون ہوا افضل کون ہوا اول تم خدا سے پوچھو نہین ددا سے پوچھو حال کھلجائیگا سونا تل جائیگا ہان بی ددا مینے بھی سنا یہ سب جانتے ہین منکر نہین مانتے ہین مین تو یہی کہونگی قوم کیطرف رہون گی پہلے عورت کی دنیا کی ضرورت کی خدا نے پیدائش کی زمانہ مین آرائش کی کیا آدم کی پسلی سے بتا آدم کی پسلی سے پہلے کون نکلا تھا مرد فرعون نکلا تھا دنیا مین شہرت نہین ہوئی کیا پہلے عورت نہین ہوئی اب بولتی نہین منہ کھولتی نہین سچ بتا دم نہ چرا بول سچا کون ہے قدرتی اچھا کون ہے اے بی رہو جھوٹ نہ کہو اچھا وہی ہے سچا وہی ہے جو پہلے پہل ہوا سب کا دادا مردوا آدم نام علیہ السلام بس وہی افضل نمانے وہ پاگل تم نے پہلا نمبر توڑدیا جان بوجھ کر چھوڑدیا بیگم جھوٹ نہ بولو پہلے واقف ہولو تم شہر مین رہتی ہو گنواری بات کہتی ہو بنوا نجان بنتی ہو پڑھکر نادان بنتی ہو میری جان سمجھو ذکیہ سلطان سمجھو اول آدم ہوا پھر حوّا کا جنم ہوا تم دادی کو بتاگئین دادا کو چھپا گئین کیا دادا کے نام سے آدم علیہ السلام سے شاید شرماتی ہو حوّا پر تہمت لگاتی ہو چل پرے ہٹ موئی منہ پھٹ خیلا دیوانی ہم سے بدزبانی رہنے دے اپنی کہانی سنی ہوتی ہے پرانی ایک بار حکمت ہوگئی بے سرشتہ قدرت ہوگئی اللہ کا

حکم ہوا تھا حوا کے بنانے کو کہا تھا مٹی کمانے والے پُتلا بنانے والے فرشتے بھول گئے بے سر شتے بھو لگئے
مرد کاری گر تھے بیدرد کاریگر تھے وہین کے کمہار اناڑی دو چار اپنی قوم کے یار بنے مردون کے
مددگار بنے تصویر غلط کر دی تحریر غلط کر دی قدرت بدل دی حکمت بدل دی خدا کو دہوکا دیا اللہ
فریب کیا مردانی صورت بنا کر داڑہی موچہہ لگا کر تصویر دکھا دی پسند کروا دی اوسوقت ایک کمبخت
تبانے والا جتانے والا ہمارا طرفدار تھا ہمارا غمخوار تھا جو بھید بتاتا اللہ کو جتاتا ہان ہمارا رفیق ہو تا
کوئی اپنا شفیق ہوتا تو دیکھتے اول اول پہنے ہوئے ہیکل یہی عورت بنتی یہی صورت بنتی ہمارے دشمنوں کا
مرد بدظنون کا قابو چل گیا نام نکل گیا دیکھ لے کسکا قصور ہے سمجھ لے اگر شعور ہے یہی نہ مانے بیان
غلط جانے اپنا سر کھا کافر ہو جا لے اور بات خیال کر باور نہ آئے سوال کر کیون فہمین دداپر فن
ان مردون کو بیدردون کو لڑکپن مین ہر ایک فن مین تربیت دیکر آدمیت دیکر تبا انسان کس نے
بنایا مرد کو جوان کس نے بنایا ادب کس نے دیا تعلیم کس نے کیا یہ کسکا کام ہے تبا کسکا نام ہے واہ وا
بیوی ماشاءاللہ بیوی تمھاری وہ تقریر ہے پانی پر کی لکیر ہے جسکا سر ہے نہ پانو سورج کی میلی میلی چھانو
میری بنو عورت کیا عورت کی تربیت کیا وہ آپ کودن ہے عقل کی دشمن ہے مردون کو عقلمند و نکو
وہ کیا سکھائیگی جاہل کیا پڑہائیگی مرد وے ازل ہی سے کُل اول ہی سے پڑہے پڑہائے آتے ہین۔
سیکھے سکھائے آتے ہین عورت اسلئے بنی ہے مرد کی ضرورت اسلئے بنی ہے گھر کا انتظام کرے بچونکا
کام کرے سلیقہ سے رہے طریقے سے رہے اور کسی کام کی نہین ملک کے اہتمام کی نہین بس دوا گول ہو چا
تو چڑ گئی او ٹھہ سو جا بے ڈول بات کرتی ہے خراب اوقات کرتی ہے او بری دل سے وہ بھی تنگ دلی سے شکل
جواب دیتی ہے خراب دیتی ہے اے عورت بے غیرت تو ذرا غیرت کا غیرون کی مذمت کا
کچھہ لحاظ کر پاس کر چپنی بھر پانی مین ڈوب مر گریبان مین منہ ڈال دل کا بخار نکال ایمان کو
صاف کر جی مین انصاف کر عورت کیسی قابل ہے مردون کے مقابل ہے یہ فضیلت یہ منزلت

عورت ہی کو ملی ہے اللہ نے تعریف کی ہے جہان مین عورت نہ ہوتی خدائی کی شہرت نہ ہوتی دیکھ لے عورت سے
اس خوبصورت سے دنیا آباد ہوئی مرد کی بنیاد ہوئی بغیر عورت کوئی کام نہ ہوتا مرد کا نام نہوتا تو ہی تا
کیا ہوتا کوئی بھی مرد وا ہوتا فہیمن نے تن تنا کر موچھون کو ہات لگا کر ذکیہ کو جواب دیا بیگم خوب بیان کیا
بات سے بات کھلی عورت کی کرامات کھلی اللہ نے فرمایا ہے صاف سنایا ہے اِنَّ کَیْدَکُنَّ عَظِیْم
عورت شیطان کی ندیم قرآن مین لکھا ہے اللہ نے کہا ہے تحقیق عورت کا مکر بڑا ہے عورت کی ذات
بیوفا ہے تم نے سنی تعریف کچھ ہوئین خفیف بیوی عورت ایسی نہ ہوتی پھوٹی تقدیر کو نہ روتی ان
عورتون کی بےغیرتون کی کوئی بات نھین پوچھتا کوئی ذات نھین پوچھتا کوئی اون کو دیکھتا نھین
خاک اوپر پھینکتا نھین ابھی تم جانتی کیا ہو برا بھلا پہچانتی کیا ہو بیوی انجان ذکیہ سلطان تم نے
کہا اور کہہ نہ جانا پھر کہتی ہو مین دانا تمھاری جوزٹل ہے اوسکی وہ مثل ہے ناچ نچانون آنگن ٹیڑھا
پھیلا بیٹھین کھیڑا بس ذکیہ بیگم نکرو اودھم لو اب مجھ سے سنو تم سب مجھ سے سنو یہ بیوفائی کا
چرچا یہ برائی کا چرچا پہلے ارم سے نکلا حوا بیگم سے نکلا وہان سے دنیا مین آیا عورت سے
عورت نے پایا یہ بیوفائی کا رویہ لڑکتا ہوا یہ جہان تک پھونچا ہندوستان تک پھونچا بہشتی
شہزادی عالم کی دادی موئے ابلیس کے نگوڑے تلبیس کے دغا فریب مین آگئین گیہون کا خوشہ
کھا گئین آپ بھی کھایا میان کو بھی کھلایا جنت سے بیزار ہوئین بلا مین گرفتار ہوئین ارم سے
نکالی گئین دنیا مین ڈالی گئین آپ نکلین آدم کو نکلوایا معصوم خصم کو نکلوایا دنیا کے کھنڈر بسائے
بیوفائی کے مزے پائے اون کے دودھ کی تاثیر ہے جو تم عورتون کا خمیر ہے سمجھ لو یہ بیوقوفی بکھیلا
یہ فیلسوفی عورتون کا حصہ ہوا گھر گھر مشہور قصہ ہوا بی ذکیہ بیگم تم جیو جم جم خفا نہ ہو تو بولون
بدمزہ نہ ہو تو بولون برا نہ مانو تو کہون نھین چپ ہو رہون ہان ہان کہہ تو چکی نرہ سنو میری
پیاری مین تمھارے واری عورت تو نسلی بیوقوف ہے اسکی ٹیڑھی پسلی بیوقوف ہے میرجان تم نے

ذکیہ سلطان تم نے کیا یہ ماجرا نہین سنا جو ارم مین گزرا نہین سنا ہاری معلوم ہے زمانہ مین دہوم ہے
ہوئے شیطان کے ادسی بے ایمان کے فریب مین آگیئن حوّا دہوکا کھاگیئن بیگم کیا کہتی ہو کیسی دغا
کہتی ہو کسکا فریب کیسا دہوکا گر پڑین جیسے روٹی پر بھوکا حورون نے سمجھایا فرشتون نے دہمکایا
کچھہ بھی نہین سمجھین کھاگیئن خوشہ کا خوشہ اوڑا گیئن اسپر بھی صبر نکیا ذرا دل پر جبر نکیا بناؤ کا خیال ہوا
نہ بگاڑ کا ملال ہوا آخر یہ ثمر پایا خدا کا قہر اوٹھایا جان کو عذاب لگایا دنیا کو آکر بسایا اپنے خصم کو
ارم سے نکالا اس بھولےپن کا منھہ کالا فرشتے ہاتون ہات میان بیوی کو لیکر سات بہشت سے
نکال لائے دنیا مین ڈال آئے تمھاری دادی حوّا بیچاری دادی حوّا مدینے کے بیابان مین آدم لنکا کے کوہستان مین
ٹھوکرین کھاتے پھرے دونون ٹکراتے پھرے ملاقات نصیب نہ ہوئی کوئی بات نصیب نہ ہوئی
آپ بھی خاک اُڑائی آدم کی مٹی عزیز کروائی نیک بخت کا کیا گیا آدم کا کھوجڑا گیا عمر بھر ذلت رہی ارم کی
حسرت رہی بابا آدم بیچارے وہ اللہ کے پیارے جنّت کی آرزو مین بہشت کی جستجو مین خراب
ہوئے روئے نیند بھر کر نہ سوئے آخر اللہ کو رحم آیا قصور معاف فرمایا آدم کو مدینے بھجوایا میان
بیوی کو ملوایا تم اونہی کی پوتی ہو کیون نام اونکا ڈبوتی ہو ابتو راضی ہوئین بیگم سُن لیا دغا کا دھڑم
بس اب چھوڑو جھگڑا مجھے بھی نیند نے پکڑا بکتے بکتے سر پھرنے لگا تھک گئی دل گرنے لگا ذکیہ ناک
بھون چڑھا کہنے لگی دور ہو مغز نہ کھا بے تکی باتین نہ بنا جروا پاگل نہ بنجا تو بات کے قابل نہین مین
تیری سی جاہل نہین عورت کو بات آتی نہین ذرا جُروا شرماتی نہین بڑہیا بالکل پاگل ہے اسکی تو
وہ مثل ہے آئے نجائے غلیل سے شوق گنجہ پر غُلیل سے شوق جواب بن نہ آیا یہ ڈھکوسلا پھیلایا
بھکی بھکی تہ بے تہ کی باتین چھیڑنے لگی کچا سوت اودہیڑنے لگی بس دوائیں گھٹ گیا نفس مجکو زہر
ہنسی ایسی تو ہنسی جُروا نہین بھاتی سنی نہین جاتی اے عورت بے غیرت شاید بدمزگی سے یا تو
میری خفگی سے جان بچاتی ہے بھاگی جاتی ہے ذرا ٹھہر بھاگی نہ جا ابھی اور سُن مدعا مین کیا سناتی ہون

تجکو تماشے دکھاتی ہون مثل مشہور ہے ہنوز دلی دور ہے میرے پاس بے قیاس مثالونکا سوالونکا بڑا خزانہ معمور ہے نہ سمجھے تیرا قصور ہے پورا گودام بھرا ہے وفا کا مصالحہ دہرا ہے تو سُن سُنکر مثالوتی بغلین جہانکیگی پھر معافی مانگیگی لے اپنے کان کھول ذرا خدا لگتی بول اندہون کی طرح نہ ٹٹولیو قندمین زہر نہ گھولیو دیکھیو عورت کی فضیلت دیکھیو عورت کی لیاقت مین کیسی سناتی ہون کیسا رتبہ بڑہاتی ہون ذکیہ میرا نام ہے وفا میرا کام ہے عورت کو اسقدر بناؤن گی پیغمبری پر پہونچاؤن گی اگر اونکو بیوفا کہیگی اونکو کچھہ برا کہیگی دوزخ مین جائیگی اپنے کئے کی پائیگی تجہپر صبر پڑیگا اللہ تجکو گھڑیگا تو پہلے سنا چکی ہے یہ راگ گا چکی ہے تیرا قول ہے جسپر لاحول ہے یہ مرد نہوتے ہمدرد نہوتے عورت بچہ کیونکر جنتی مجھے جواب نہ آتا شکل نبتی لے سُن جواب دل مین ہو بیتاب جب سے آدم ہوا ہے آدم عالم ہوا دنیا کی بنیاد ہوئی مخلوق آباد ہوئی چار عورتون کے ہان بے خصم بے میان قدرتی اولاد ہوئی جو تیری داماد ہوئی ایک تو نوح کی نواسی النقوا آدم کی کنواسی ترکستان کی بادشاہ جسکا ہوا تھا بیاہ اوس عورت کے پیٹ سے خاص قدرت کی لپیٹ سے ایک بار تین لڑکے ہوئے تینون حسین لڑکے ہوئے بڑے کا نام مغل تھا ماکی شکل بالکل تھا ساری قوم مغل ترکستان مین کل اوسی کی اولاد ہین جو آج تک آباد ہین دوسری ہماری سرتاج جس سے وفا کا رواج حضرت بیوی مریم اون کی پارسائی مُسلّم کس عزت کی تھین کس حرمت کی تھین مرد بھی اونکی وفا کی شرم کی اور حیا کی سچی قسم کھاتے ہین نام پر سر جھکاتے ہین تجھے معلوم ہے یہ سچی دہوم ہے بنی زادی تھین پاک نہادی تھین عورتون مین پیغمبر تھین عورتون کی افسر تھین اونسے حضرت عیسٰے ہوئے کیسے پیغمبر مسیحا ہوئے تو مریم بیوی کو اون کی بزرگی کو کچھہ مانتی ہے رتبہ جانتی ہے کیا پیغمبر نتھین تھین عیسٰے کی مادر نتھین تھین چل انکار کرجا اسکو بھی مکرجا انپر بھی بہتان اوٹھا جا جہنم مین گھر بنا تیسری عورت جس کی کم شہرت کنتی رانی تھی یہ ہندستانی تھی اسکے ہان بے مرد کے بے لگاؤ بیدرد کے چار فرزند ہوئے بڑے اقبالمند ہوئے وہ لوگ کہتے ہین جو ہند مین رہتے ہین بیاس

دیوی سوامی کی یا اور فقیر زامی کی دعا سے کرامت سے ہوئے یا اللہ کی عنایت سے ہوئے بڑا بیٹا
راجہ جدہشتر تھا جو ہند کا افسر تھا چارون رستم تھے مگر فہمین سے کم تھے چوتھی عورت گمنام بے شہرت
نتن کی سرزمین مین تھی یا چین ماچین مین تھی اوسکے ہان غیبی ناگہان بڑی مصیبت سے اللہ کی قدرت
سے بے مرد کے بیٹا ہوا جو چینیون کا دیوتا ہوا ایسا حکیم دانا تھا چینیون نے مانا تھا لے فہمین اب
کچھ کہہ بول منہ چھپانی نہ رہ اس فضیلت سے بھی اس شرافت سے بھی انکار کر جا غیرت سے مرجا
میرا قول جھوٹ کر دے عورت پہ تہمت دہر دے اسپر بھی شک لائے تو دوزخ مین جائے بس اب تیے
قائل ہو جا عورتون کے شامل ہو جا بہت پڑ چکی ہرا بھلا سن چکی کم کر گفتگو ملجا ہم مین تو مین نے
اپنا بیان وفا کی داستان حد کو پہونچا دی مرقع بنا کر دکھا دی تو تمنا نے بھاڑ مین جائے خدا کرے اپنے
آگے پائے اے ہے بڑی آتا مشکل ہے اسکا منتا صدقے کرون ایسی کو چولہے مین دہر دون ایسی کو
جسے اتنی تمیز نہین کہتی ہے عورت کوئی چیز نہین کیون دد فہمین یہ بتا بد ظن کچھ تو سمجھی بے آبرو سمجھی
مین نے کیا کہا اب باقی کیا رہا پارسائی ختم کر دی خدائی ختم کر دی سن فہمین دد! عورتون کی بلا اگر تیرے
مردوے بے عورت پیدا ہوئے خضر ہین یا الیاس ہین ہم بھی اشرف الناس ہین فہمین بولی ہان بیگم
بلقیس ہو یا مریم بیان کے آگے زبان کے آگے خندق ہے نہ کھائی ہے تمھاری ہر طرح بن آئی ہے
تمھارے منہ لگے کون تمھارے سات بکے کون تمھارا وہ حال ہے تمھاری وہ مثال ہے جیسا
بے لگام گھوڑا جدہر منہ اوٹھائے دوڑا بیگم زیادہ گوئی نہ کرو ایمان کو طاق پر نہ دہرو بیوی عورت کو
کس بے غیرت کو تم پیغمبر کا اول نمبر کا لقب کرتی ہو غضب کرتی ہو دوٹی ان بیکارونکو جہنّمی
گناہگارون کو پیغمبری کا رتبہ رہبری کا رتبہ خدا کی شان ڈوبا ایمان بیوی گناہ سے بچو بری راہ
سے بچو کیون تم عورت کو ایسی بے حرمت کو گڈا بناتی ہو جھنڈے پر چڑہاتی ہو ذکیہ بیگم کچھ ہی کہہ
چاہو جسطرف رہو کیسی باتین بناؤ فہمین کو بہلاؤ ہزارون دم دو یہ ہوئی ہے نہ ہو مرد کی توقیر

مرد کی تقدیر کسی کے مٹائے مٹی کسی کے گھٹائے گھٹی بیگم تم عورتون کے پرانی مہورتون کے
نام لئے جاؤ ہمین کو بہکاؤ اگلے زمانہ مین اجاڑ ویرانے مین عورتین ایسی تھین خبر ہے جیسی تھین
اکثر تھین پھر کیا گھر گھر تھین پھر کیا سب کی سب دلدّر جیسے پھیکے چقندر کھانیکے نہ پکانے کے دہوپ
مین سکھانے کے اب بھی وہی زمانہ ہے اگلا سا کارخانہ ہے کیسی کیسی گوری چٹی انگریزی کھرپاٹی
چکنی چپڑی صورتین کچی پکی روغنی مورتین کام کی نہ کاج کی سیر بھر اناج کی دیکھو پڑی پھرتی ہین۔
مردون پر گرتی ہین بتاؤ کوئی فاضل ہے دکھاؤ کوئی عاقل ہے بیوی چین مین دیکھو کسی شہر مین
مین دیکھو تم ایران مین ڈہونڈو فرنگستان مین ڈہونڈو عرب مین عجم مین سارے عالم مین عورتین
ہی بستی ہین مرغیون سے سستی ہین شاید کوئی نیک نکلے لاکھ مین ایک نکلے وہ بھی ہو نہ ہو تم جو
چاہو کہو عورت وفا مین اچھی جیسی موئی جمیلہ بچی تعریف کے قابل موئی گنوار جاہل جس زمین
پر ہون گی آوارہ در بدر ہونگی خاص ہندستان مین آباد کوہستان مین ہزارون لہنگے والیان
میلی سٹرّل بسانڈیان جنکو اون فرشتون نے کمہارے سرشتون نے ہات تک نہ لگایا پھینکدیا
نہ بنایا یہ وہ عورتین ہین جہنم کی مورتین ہین کس کی تعریف کرتی ہو اپنے کو خفیف کرتی ہو گور
در گور نگوڑیان آخور بیوی ذکیہ بیگم بھرا پڑا ہے عالم اگر تم اون کو دیکھو خاک اون پر پھینکو
ایک بھی فلتنی نہین ہے اتنی اپنے گھر کو سنبھالے تن ڈہانکے پیٹ پالے سب بدچلن آوارہ دیکھنے مین غارہ
پارہ اری جا جا نگوڑی بدبلا پرے ہٹ مجھسے نہ لپٹ میرا سر نہ پھرا میرا مغز نہ کھا دوئی بیگم کیا قہر ہے
میرا بولنا بھی زہر ہے بیوی معلوم ہوا اب سمجھی سوم ہوا تم چڑ یا گیئن ہنوز شرما گیئن لو مین نے کان مروڑا لیکن کہنا
سننا چھوڑا اٹھو آرام کرو باقی رات تمام کرو ذرا طبیعت بہلا لو دم بھر پلک جھپکا لو دشمنون کو حرارت نہو جائے
شام کی سی حالت نہو جائے مثل ہے پھٹ پڑے وہ سونا جس سے ٹوٹے کان در گور وہ جھگڑا جس سے
دکھہ پائے جان ابتو ذکیہ بیگم خدا کی قسم بک بک کرتے کرتے عیب جمیلہ پر دہرتے دہرتے منہ تھک گیا

کلیجا پک گیا لو مین بہی جاتی ہون ذرا نیند کو بہلاتی ہون اب آنکھہ بند ہونے لگی دیکھو نرگس بہی سونے لگی۔
برسات کی سیلی ہوا ہے ٹھنڈی ٹھنڈی گیلی ہوا ہے میرے کلیجے مین میرے بہیجے مین ٹھنڈ گھسی جاتی ہے
سیل ٹھسی جاتی ہے بات کی ہمت نہین بیٹھنے کی قوت نہین خدا کی دہائی یاد آئی چارپائی اب تو دم بہر
چونترے جا کر ٹکا نہین جاتا بکا نہین جاتا بیگم کوئی دن ٹھہراؤ تم مہمانون کو بلاؤ اون کے آگے جھگڑا ہو اونکے
ٹکرم ٹکرا ہو وفا بیوفائی کھلے بھلائی برائی کھلے باتون کا مزا آئے ارمان نکلجائے سنو ذکیہ بیگم تمکو اللہ کی قسم
تم اپنے مہمانون کو ظاہر کے مسلمانون کو پہلے ہی سمجہا دینا خوب پٹی پڑہا دینا ایک ایک کو بہکانا اپنے مطلب کی
جتانا تمھارے مہمان سارے انجان تمھاری سی کہین تمھاری طرف رہین جو جو بولے زہر ہی گھولے
اپنی بولیان بولین جھوٹی وفا کا دفتر کھولین میرا بہی اللہ ہے وہی پشت پناہ ہے کوئی خدا کا بندہ کوئی بیرا
گندہ اِدہر بہی رہیگا خدا لگتی کہیگا میری وفا کھلے گی تمھاری خطا کھلے گی جھگڑا چک جائیگا قصہ رک جائیگا
ذکیہ بیگم تم یہ کرنا فیصلہ مہمانون پہ دہرنا تقریر میری اپنی یہ رات بھر کی جپنی وفا کی تکرار ساری جوتی پیزار
مہمانون کے سر پھینکنا تم بیٹھی تماشا دیکھنا ذلیل ساری کونسل ہوگی بیگم پھر وہ مثل ہوگی جسوقت یہ
چھڑ گئی کہانی دود کا دود پانی کا پانی الگ الگ نظر آئیگا وبال جمیلہ پر جائیگا سچ جھوٹ مین وفا کی
لوٹ مین خوب تمیز ہوگی بندی عزیز ہوگی اچھا دادا صبر کر رہ جا تیرا کہنا کرون گی تیرے سر بات
دہرون گی اچھی سمجہدارون کو اچھی ہوشیارون کو مین مہمان بلاؤن گی تیری ہٹ دہرمی سناؤنگی
مین نے وہ سوچ رکھی ہین جو جو پڑہی لکھی ہین علم مین طاق ہنر مین مشاق ایسی روشن دماغ ہونگی
دس انگلیان دسون چراغ ہون گی سب میری عزیز ہون گی سب کی سب باتمیز ہون گی ہر فن مین
کاریگر ایک سے ایک بہتر ذرا صبر کر کھٹولے پہ مر رات کی نیت حرام صبح کو پہلے یہی کام منھہ
دہوؤن گی نہ ہات اول یہی کرون گی بات میرا نام ذکیہ بیگم نماز کے وقت گجر دم انشاءاللہ تعالےٰ
فہیمن کا منھہ کالا کوئی آدمی بہیجون گی مہمانون کو یہان کھینچون گی کل جمعہ کا دن ہوگا سالگرہ کا دن ہوگا

رت جگا مناؤن گی تجکو مزہ چکھاؤن گی جمیلہ مجکو نماز سے پہلے کوون کی اواز سے پہلے اٹھا دیجو جگا دیجو مین ماما چمن کو اماکی باورچن کو ہر جگہ بھجوا دون گی بلا وا پھروا دون گی مجھے بھی ضد ہے میرا اللہ شاہد ہے مہانون کے آگے اپنے بیگانون کے آگے دوا کو ذلیل کرون گی یہی ویل کرون گی۔
بی ذکیہ بیگم اللہ کی قسم تم یاد رکھو دل شاد رکھو کوئی تدبیر کرو کچھہ تقریر کرو مین ہی سچی رہون گی مین ہی اچھی رہون گی بنو وہی ذلیل ہونگے جو تمھارے ویل ہونگے جو ظاہر کے اشراف ہین باطن کے ناانصاف ہین مجھے ڈر ہے بڑا خطر ہے ذکیہ ایسا نہو کہین قضیہ اولٹا نہو کہین وہ مثل نہو تکرار کی۔
سو سنار کی ایک لوہار کی کیون بی خدانخواستہ شیطان کے ہوش باختہ ایسی ہوئی تو کیا ہوگا کون ذلیل کون رسوا ہوگا اری فہمین جانے دے مہانون کو آنے دے جو کہنا ہو کہدینا سنتا ہو سن لینا اب کچھہ نہ کہہ خاموش رہ پھر بیگم جڑ جائینگی تجہہ سے بھڑ جائینگی اچھا ذکیہ بیگم تم جیو جم جم اتنی بات بتا دو یہ اور بہا دو تم کس کسکو بلاؤ گی مجھے کس کس سے لڑاؤ گی پہلے ہی فہمین سپاہی بن ٹھن چھری خنجر لگالے تلوار سپر لگالے آبرو ہات پر دہر کل پرزے تیار کرلے جواب سے لیس ہوجائے وفا کی بھینس ہوجائے لو بی انّا اور سنو بڑھیا کا طور سنو مبارک ہو فہمین پونا کی گھوسن محرم کی سپاہی بنی ہولی کی واہی بنی چھری کٹار لگاتی ہے بڑھیا ہمکو ڈراتی ہے ابھی دہکا دون گی ذرا دہمکا دونگی موئی لڑک جائیگی نٹنی قلا کھائیگی کیون ری رستم بڑھیا ہٹ دہرم تو ایسی انجان ہے اتنی بے اوسان ہے کسی کو نھین جانتی کسی کو نھین پہچانتی اری بے آبرو پوچھتی ہے تو میرا کون یگانہ ہے کونسا بیگانہ ہے اری بے بنیاد تجھے نھین یاد جو جو کنبہ والی ہین تیری دیکھی بھالی ہین ہان ہان بی سب کچھے مین اونکے نسب کو جانتی ہون پہچانتی ہون وہی نئی پرانی ہین سب جانی پہچانی ہین دو چار و نکا نام تو لو طرفدارون کا نام تو لو مین عقل لگالون گی سارا بھید پالون گی تمھارا مددگار کون ہے میرا واقفکار کون ہے اچھا مدہوش دیوانی کان کھول کر سن کہانی اول بڑی آپا قمرن جنکی اما چھمن

جوچھٹپن مین ہنراورفن مین فاضل ہوگئین کامل ہوگئین بارہوین سال دیکھ دکھاکر فال اللہ رکھے بیاہ ہوا میان سے نباہ ہوا پھر سر پرآفت آئی کیسی مصیبت اوٹھائی میان کوڈھونڈنے نکلین جہان کھونڈنے نکلین حیران پریشان پھرین مدتون سرگردان پھرین دوسری ناہید بیگم وفاداری مین مریم میری منجھلی ممانی بالکل بلقیس ثانی جنکے میان بھولے انسان انگریزون کے نوکر تھے بڑے کمپو کے افسر تھے چین کی چڑہائی پر گئے کمپو لیکر لڑائی پر گئے افسر سے آن بن ہوگئی نوکری چھٹی پنشن ہوگئی چین سے حج کو سدہارے جہاز ٹوٹا بہہ گئے بیچارے . بیوی بیقرار ہوکر جان سے ہات دہوکر پتہ لگانے نکلین وفا جتانے نکلین ہزار تکلیفین اوٹھائین گلا زبان پر نہ لائین تیسری خالاجان بیگم ہم عورتون مین رستم چوتھی میری چچی ہین کنبہ مین وہی بچی ہین اباجان کی جٹھانی جنکا نام خورشید زمانی پانچوین انوری بیگم اللہ رکھے اوسکا دم میری چھوٹی بہن انوری جسکی پیدائش کا مہینا جنوری بالکل عطارد پری جسکو چاند سے ہمسری چشم بد دور میری آنکھہ کا نور چاندسا مکھڑا کلیجے کا ٹکڑا جو تیری فرزند ہے کامل ہنرمند ہے دیکھہ لے جسنے کل ہی بے اذن اب کے کل ہی سبز کرتا شلوکا نانی انجم کی بہو کا کیسا خوبصورت سیا ہے کل کا سا نتیجہ کیا ہے ماشاء اللہ سبحان اللہ میری انوری کا سلطان پری کا جیساحافظہ ہے ویسی ہی عاقلہ ہے مشکل سے مشکل قابل ہو یا ناقابل جو کام دیکھہ لیتی ہے بناکر پھینک دیتی ہے برس دن مین چھوٹے سن مین سارا قرآن ختم کیا مہینے مین ترجمہ پڑھ لیا چھوٹی موٹی کتاب مسئلہ مسائل کا جواب ایسا ویسا انتخاب ہوا گلستان کا پہلا باب ہوا یہ تو اوسکو ازبر ہے حرف حرف زبان پر ہے وہ تیرے مقابل ہوگی تو اوس سے قائل ہوگی چھٹی بیوی سویدا ایسی دنیا مین نہین پیدا کلو بیگ کی دختر سیدی عنبر جسکے شوہر رنگ کی ذرا میلی ہوبہو جیسی لیلی شکل رات سے ملتی ہوئی کالی بانات سے ملتی ہوئی بڑی آفت کا پرکالا میری رشتہ مین خالا خط وط لکھہ لیتی ہین اردو فقط لکھہ لیتی ہین اون سے گفتگو کیجیو کچھہ بات تو کیجیو سا تو

اناکی استانی عمر مین تیری بھی نانی کیون کتنی پرانی ہین تیری وہ جانی پہچانی ہین نام بہرامی خانم اماجان کی ہمدم کابل کی رہنے والی بے زبان بھولی بھالی قوم کی ترکمان ستر برس کی جوان جس نے انوری کو میری ہری بھری کو فارسی زبان سکھا دی بولنی آسان بتا دی تجھے اون سے بھڑاؤن گی جھوٹ کا مزا چکھاؤن گی اے ہے ذکیہ بیگم بس قضیہ کرو کم جی ہولانے لگا کلیجا منھ کو آنے لگا تم تو بگڑتی ہو ہر بات پر اڑتی ہو اچھا جسکو چاہو بلاؤ تم میرا خاکا اڑاؤ جو آئیگا تمھاری کہیگا میری طرف کون ہیگا تمھارے رشتہ دار ہین تمھارے غم خوار ہین اکیلی ہین میری جان اللہ حافظ اللہ نگہبان فہیمن جان اکیلی ہے اوسکا اللہ بیلی ہے میرا ساتھ کون دیگا میری حمایت کون لیگا بندی کا غیر ہے نہ سگا۔ آگے ناتھ نہ پیچھے پگا مدعی زمین دشمن آسمان فہیمن کے مقابل جہان بیگم یاد رکھو دل شاد رکھو میری جان نکل جائے زمین آسمان ٹل جائے ڈری ہون نہ ڈرون گی جو کہا ہے وہی کہون گی بیوی بس اپنے دل کی ہوس سرہانے دھرو دم بھر آرام کرو مزاج سنبھالو اپنے غصہ کو ٹالو دیکھا جائیگا کل تم سب کابل کون جیتے کون ہارے کون مرے کون مارے بندی تو سوتی ہے کھٹولی پر دراز ہوتی ہے اپنا جی ہے تو جہان ہے سونا تندرستی کا نشان ہے لو بی میرا اسلام ہو چکا کلمہ کلام یہ کہکر فہیمن اوٹھ چلی ذکیہ کے سر سے بلا ٹلی رضیہ بیگم کی بیٹی ذکیہ بھی پلنگ پر جا لیٹی پوچھا جمیلہ اب رات باقی ہے کے ہات جمیلہ نے کہا باقی کیا رہا۔ بیوی پچھلا ہے صبح کا تارا نکلا ہے سن لو مرغا بولا ملاّ نے حلق کھولا ذرا سو جاؤ دراز ہو جاؤ رات جاتی ہے صبح ہوتی آتی ہے کہو تو پاؤن دباؤن دو چار ٹکیان لگاؤن شاید آنکھ لگ جائے دم بھر ایک جھپک جائے وہان کیسا سونا تھا نیند کا پھلے ہی رونا تھا۔ نیند سو سو کوس تھی پاس تھی نہ پڑوس تھی آنکھون مین نیند کے لالے سینہ مین غم کے بھالے بے بسی سی بے بسی تھی ذکیہ آفت مین پھنسی تھی سنسنی قیامت ہوگئی دل لگی آفت ہوگئی اب اور کھٹکا لگا بے طور کھٹکا لگا ذکیہ ہر بار کہتی تھی پکار پکار کہتی تھی آج نیند کیا ہوگئی یہ بھی بیوفا

ہوگئی جمیلہ نیند کیونکر آئیگی بیگم خیال کرو آجائیگی بیوی آج ساری نیند ہماری تمھاری نیند سب قصہ
مین گئی نانی کے حصہ مین گئی موئی جاتے ہی سوگئی دنیا سے خفا ہوگئی پسرتے دیر نہ ہوئی مرتے
دیر نہ ہوئی بیگم سونا موقوف کرو دالان مین قدم دہرو دیکھو مسجد مین ہماری ضد مین مُلّا بھی بڑبڑایا
مرغا بھی کڑکڑایا بس اب نیند کہان گیا نیند کا سمان اٹھورات بسر ہوگئی اب بیوی فجر ہوگئی اچھا جمیلہ
جاتی ہون رحیمن کو جگاتی ہون ذکیہ بیزار بیزار اوٹھی غمگین چار ناچار اوٹھی انگڑائیان لیتی ہوئی جمائیان
لیتی ہوئی اپنے مکان مین گئی بڑے دالان مین گئی جمیلہ نے منہ دُہلایا زعفران نے پان کہلایا حواس درست
ہوئے اوسان چست ہوئے دلپر قابو پایا ماما رحیمن کو بلایا او رحیمن او رحیمن اماجان کی باورچن کچھ کام
کرتی ہے کیا تو حقہ بھرتی ہے ذرا یان آ بات سُن جا رحیمن بولی بیگم مجھے لینے دو دم مین ابھی جاگی ہون
باورچیخانہ کو بھاگی ہون صبر کرو آتی ہون آگ واگ سُلگاتی ہون تمھاری اماجان کو بیوی رضیہ سلطان کو
ذرا حقہ بھر دون اون کا کام کر دون ٹھہرو چھٹی پالون جھاڑو دے دالون پھر آؤن گی سن جاؤنگی
آج یہ مشکل ہو رہی ہے زمین گل درگل ہو رہی ہے آگ جلائی نہین جلتی دیا سلائی نہین جلتی برسات کی
سیلی ہوا ہے چولہا جدا گیلا ہو رہا ہے موئے اوپلے بھی گیلے ہین نگوڑے بالکل پتیلے ہین جلاتی ہون
سلگاتی ہون پھون پھون کرتی ہون ہوا مین باہر دہرتی ہون آگ لگتی نہین کسیطرح سلگتی نہین بیوی
ذکیہ سلطان مین تمھارے قربان تم اتنے پان وان کھاؤ سرگند ہواؤ تیل ڈلواؤ اوپلون مین آگ لگجائے
حقہ جوگی سُلگ جائے حقہ بھر بھرا کر بیوی کے آگے لگا کر مین آؤن گی سن جاؤگی بیگم گھبراؤ نہین
مجکو بلاؤ نہین فارغ ہو لون ہات دہو لون ذرا صبر کرو دلپر جبر کرو نہین نہین جروا پھلے میری
سُن جا اوپلون کو آگ لگا صبح صبح راگ نہ گا ایسے کام کی ادہورے ناتمام کی اماشیپ ٹاپ کرلین گی
حقہ وقہ آپ بھر لین گی تو کام کاج سے اناج وناج سے عورت ہات اوٹھا کام پر اور کسی کو بٹھا
فہیمن کو جگالے کام کو بلالے پڑی کیا کرتی ہے دن بھر پسرتی ہے کھانا تو پکتا رہیگا تجھسے کون بکتا

رہیگا چل کام چھوڑ چلی آ میرا کام بھگتا لا اودہر فہیمن بیدار تھی کچھ سوتی کچھ ہشیار تھی ذکیہ کی بات سنی بات سے بات چنی کہنے لگی واہ واہ کیا خوب سبحان اللہ دیکھنا زمانہ کا رنگ نئی امت کا ڈہنگ بڑی صاحبزادی آناجنکی باندی کیا فرماتی ہین اما سے حقہ بھرواتی ہین وہی مثل ہے چاکر کے آگے نوکر نوکر کے آگے کوکر وفا پوری ہوئی حیا پوری ہوئی موا غدر کیا ہوا زمانہ نیا ہوا جہان اور ہوگیا آسمان اور ہوگیا کوئی انسان نرہا کسی کا ایمان نرہا مروت اوٹھ گئی آدمیت اوٹھ گئی چھوٹے بڑون کے بچے بزرگون پر بیٹھے حکومت کرین بڑے خدمت کرین لحاظ رہا نہ ادب وفا اوٹھ گئی سب رضیہ سلطان بیگم ذرا باہر نکالو قدم بیٹی کی گفتگو سنو ذرا اپنی آبرو سنو اری فہیمن تو نہ بن دشمن تجھے کیا کام کسی سے نکر کلام تیری زبان ہلانی کوئی نہ سمجھے بدزبانی لوگ تیرے بھرہون گے تیرے پھر سر ہونگے آج کل یہی مسلمانی ہے تیرا کہنا نادانی ہے حیا اسی کا نام ہے وفا کا یہی انجام ہے جمیلہ بولی دُر چڑیا بک بک نکر بڑہیل صبح صبح کل کل نکر اپنے حلق مین خاک بھر مردار للو[٥٠] کو تھام خبردار کسی کا لیا نام نگوڑی صبح ہوتے ہوتے موئی سوتے سوتے اوٹھی تو کیا اوٹھی فتنہ جاگا بلا اوٹھی کرکڑاتی اوٹھی بڑبڑاتی اوٹھی اللہ کا نام نہ نبی کا کلمہ کہلانے لگی وفا کا دلمہ روزے کا خیال نہ نماز کا فکر موئی کو رات دن یہی ذکر نور کے وقت ظہور کے وقت اس بڑہیل کو موئی چڑیل کو کیا لطیفہ سوجھا غیبت کا وظیفہ سوجھا پڑی ہی پڑی بکتی ہے باؤلی کتیا بھبکتی ہے شیطان کے حوالے ہو قبرستان کے حوالے ہو اس بھوتنی نے اس اوتنی نے ہماری نیند کھودی پیاری نیند کھودی اللہ اسکو ایسا کھوئے جانور بھی اسکو نہ روئے الٰہی یہ جلدی مرچکے گھر کو پاک کرچکے یہ نگوڑی جسدن یہ بھگوڑی جسدن میری اٹری چوٹی پر سے میری بوٹی بوٹی پر سے موئی قربان ہوگی دفع دفان ہوگی حضرت بیوی[٥١] کی نیاز کی اپنی بندہ نوازکی۔ دو کوڑیان دون گی دو ٹریان دون گی آخر جمیلہ نے اتنا پٹا رضیہ بیگم نے بھی سنا جمیلہ پر جھنجلائین آنکھین دکھائین کہنے لگین خبردار اگر زبان چلائی مردار تو فہیمن کو دیکھ اپنے لچھن کو دیکھ وہ تیری نانی ہے تو نئی وہ پرانی ہے

[٥٠] للو یعنے زبان ۱۲

[٥١] حضرت بیوی یعنی خاتون جنت بی بی کی صحنک نیاز ۱۲

فہیمن چلی بھنی بولی کڑوی کسیلی سنی بولی بیگم تقصیر معاف مین بھی صاف صاف اب سناتی ہون اسکے جوتی لگاتی ہون یہ مرغی کی جنی ہندنی مسلمان بنی دیکھو صاف سنا رہی ہے بے غلاف سنا رہی ہے مین کہان کی زبنون کی سولگا کر ایک گنون کی اوٹھاکر پیزار بے گنتی بے شمار سر پر مارونگی بھوا تارونگی وہ مشل ہوگی مار آگے سنوار جوتی سے سیدھا ہوا گنوار جمیلہ بولی اچھا خبر لونگی رہ جا دم لے صبر کر چار پہر اور ٹھہر مین ہون اور تو رات کو بچا یُو آبرو ذرا ہونے دے رات تیرا سر ہوگا میرا ہات ذکیہ نے منع کیا قضیہ کو رفع کیا جمیلہ کو للکارا فہیمن کو چمکارا دونون بکواسی کو نانی نواسی کو بلایا گلے ملایا رحیمن کو پھر بلایا کہا دُوی رحیمن یہ تیرا اسٹھاپن اللہ ری عورت تیری شرارت کان پر جون نہین چلتی منھ سے ہون نہین نکلتی کب سے بلاتی ہون کب سے چلاتی ہون سنتی ہے ٹلتی نہین در گور باہر نکلتی نہین باورچی خانے مین حقہ کے بہانہ مین ایسی رم گئی ہے چولے سے جم گئی ہے پھوٹ نہین کہسکاتی قدم نہین اوٹھاتی اے ہے ذکیہ بیگم کہینچ لو میرا دم دُوئی بیوی جلوا دوگہی تم تو ذکیہ بیگم اللہ کی قسم جان کو آگئین کان کہا گئین بے اوسان کر دیا پریشان کر دیا ڈال دی دہائی لو بی مین آئی کہو کیا کہتی ہو کیا مدعا ہے جو کہہ دو جلدی مجھے پیسنی ہے ہلدی آہا باری تم آئین ڈر کی ماری تم آئین مجھ پر احسان کیا بڑا میرا ان کیا ہنس دی ذکیہ نہ بڑہاؤ قضیہ تم باتین نہ بناؤ ٹھٹون مین نہ اڑاؤ جو بات ہو بتا دو جو کہنا ہو سنا دو اچھا آپا ماما تو یہ کر تھوڑی مصیبت بھر چھوٹے دریبہ جا آپا قمرن کو لا اماں کی طرف سے دعا کہنا مزاج پوچھنا خیر سلا کہنا ذرا تو بیٹھ نہ رہیو جا کر یہ پیغام کہیو تمھاری ذکیہ بہن نے پیاری ذکیہ بہن نے رت جگا ٹھہرایا ہے بیگم تم کو بلایا ہے پھر اوکی ساس کے پاس خالا بدحواس کے پاس کوٹھے پر جانا آداب کہتی آنا ذرا یہ بھی کہدینا جی مین رکھہ نہ لینا خالا مہینون ہوئے اتو برسون ہوئے تم نے ماما نہین بھجوائی اپنی خیر سلا نہین بھجوائی ویسا لگا نہین رہتا ہے ہر آن لگا رہتا ہے خالا کبھی یہان آؤ اپنی صورت دکھاؤ دیکھنے کو جی ترسگیا اتنے بیچ بھی برسگیا خالا آج آؤ مجھے بلجاؤ مینے رت جگا کیا ہے تم سب کو بلا وا دیا ہے خالا سے پوچھکر آپا کو میری بہن

قمرالنسا کو اپنے آگے تیار کرنا ڈولی مین سوار کرنا آپا کی سا س ناحق شناس مین جانتی ہون مزاج پہچانتی ہون وہ یہان نہین آئین گی بھتیجی کے ہان جائین گی نیاز مین شریک ہون گی نماز مین شریک ہون گی کیا بیگم وہان سینک ہے ہان بی ہان سینک ہے خیر تو اون سے کہدیجو یہ گفتگو کہدیجو ہان نان کا جواب لیکر اون کو بلا وا دیکر چاندنی چوک جانا منجھلی ممانی کو لانا اگر وہ حیلے حوالے بتائین کچھ تالے بالے بتائین خبردار نہ سنیو زنہار نہ سنیو تو ذرا خیال نہ کیجو ڈولی مین بٹھا دیجو وہان سے ہوکر اپنا رونا رو کر شاہ تارا کی گلی جائیو میری بہن انوری سے ملتی آئیو میری طرف سے بلائین لیجو پیار کیجو دعائین دیجو رحیمن انوری کو میری سگھڑ بی کو رت جگے کی نائیو خوشخبری پہونچائیو یہ بھی جتانا بنو سویری آنا وہ تو سنکر پھولجائیگی سینا پرونا بھول جائیگی اوسکے گھر تو عید ہوگی شام بکڑی بعید ہوگی وہان سے فرصت پاکر تھوڑی دور آگے جاکر رنگ محل ہے رستا بے محل ہے پیسے ڈولی کا بلّہ ہے رحیمن مشہور محلہ ہے محلہ سے چار قدم پر خالا زہرہ بیگم کا گھر اون کے گھر کے آگے بس قدم بھر کے آگے چچی خورشید کا گھر ہے بارہ دری کے برابر ہے وہ تو نشان کا ہاتی ہین ہر سال دُنبا قربانی کراتی ہین ہر مہینے ڈھول بجواتی ہین ہر برس نو روز مناتی ہین ہان بی ہان معلوم ہے اونکی تو شہر مین دھوم ہے بیوی سید کا پتا ہے برج مین مینڈھا بندھا ہے مین اکثر پھیرا کرتی ہون روز اودھر سے گزرتی ہون مچھلی والا دروازہ ہے میرا دیکھا بھالا دروازہ ہے جہان سورج مل کی موٹے سڑے پاگل کی بارہ دری بڑی ہے مدت سے خالی پڑی ہے ہان ہان تو جان گئی ٹھیک پتا پہچان گئی اچھا تو اودھر سے پھرے چچی کے گھر سے پھرے۔ پھر کالے محل جائیو سوید اغانم کو لائیو اونکا وہی مقام ہے جنکے گھر مین حمام ہے ہان ہان بی مین گئی ہون وہان بھی وہی سیدی عنبر کی جورو ہان رحیمن پہچان گئی تو جو چاندگہن کو سات لیکر بہن کو ہمارے ہان آئی تھین مومیائی بیچنے لائی تھین ماما تو تو خود جانتی ہے ایک ایک کو پہچانتی ہے اونکو پیغام دیکر وہان سے جواب لیکر لال چھتے مین جانا

استانی بہرامی کولانا دیکھہ رحیمن استانی کو لقمان کی نانی کو بلاوا دیجو تاکید بھی کیجو استانی مزاج کی بڑی ہین
طوطا چشم آنکھہ کھری ہین ٹال جاتی ہین روکھی سناتی ہین خیر وہ آئین نہ آئین آج اغماض کرجائین
وہ جائین اون کام تو پہنچا دینا پیغام چھٹا دنارتی آنا اونکو ابھارتی آنا رحیمن دیکھنا اکی بار بہرامی
خانم کرین تکرار میرے گھر نہ آئین عذر کرجائین یہین نکال دون گی نخرہ پھر حصہ لون گی نہ نخرہ راہ
رسم اوٹھا دون گی بالکل قسم کھالون گی اون کے ہان نواسا ہوگا میرے بغیر اودواسا ہوگا نواسے کی چھٹی
کرین گی نیاز کے طباق بھرینگی مجھے لینے کو آئین گی کس منہ سے بلائین گی آخر کنبہ والیون کو سب
لڑکی بالیون کو شادی مین بٹھائین گی رت جگا بھی منائین گی میرے دم مین دم ہے میرا نام دیکہہ بیگم
اپنی جان کی قسم دیدون گی دم بیخبر ہوجاؤن گی صاف جواب سناؤن گی بس رحیمن تو چٹ چنکر پیغام
کہہ سنکر پھر کھاری باؤلی جائیو سودا سلف لیتی آئیو کوئی چیز بھولیو نہین ذرا بے تمیز بھولیو نہین جھٹ پٹ
پھر آنا رستہ مین نہ گھر جانا ہات ہلاتی جانا پانون ہلاتی آنا دیر نہ لگا دینا دن نہ گنوا دینا کہین باتون مین
نہ گتھنا قصے جھگڑے نہ بھگتنا بس عورت اب تو جان سُن رکھہ کھولکر کان مین نے سنا دیا ہے تجکو
جتا دیا ہے تو کہین بیٹھہ رہیگی اماکی خفگی سہیگی تیری شامت آئیگی تجہپر آفت آئیگی اماجان جھلائینگی
مجھسے بھی خفا ہوجائین گی لے ہے رحیمن آج میرے دشمن ایسے گھبرا گئے ایسے بولا گئے سارے کہانی
کہہ گئی جو بات تھی وہ رہ گئی تیری تقریر مین استانی کی توقیر مین بات زبان پر رہ گئی اور سب کچھہ کہہ گئی
میرے دہیان کو کیا ہوگیا آج اوسان کو کیا ہوگیا رحیمن آنا اور کیجو انوری کو سنا دیجو بند و دہیر نکلتے
ہی دن کے ڈہلتے ہی ڈولی منگانا شام سے پہلے آجانا دوالی کا مہینہ ہے آنیکا یہی قرینہ ہے
دسہرہ کا دن ہے تمہارا چھوٹا سا سن ہے آن گیا مہینا لگا ہے وقت قریب آلگا ہے مجھے وہم آتا ہے
رہ رہ کر سہم آتا ہے اللہ کرے اللہ کرے تمہاری جان سے پرے تمھارے دشمنون کی تمتکار لے
دشمنون کی کل بیکل نہو کہین وہ مثل نہو کہلا لے کا نام نہین رُلانے کا ہو یقین مدعیون کی

یعنی آنسو نوس جاتی لئے نام رہی ہین

بن آئے دوستون پر پنجائے انوری بیگم دیر نہ لگانا میرا کالا منھ نہ کرانا رحیمن جلدی جا سارے کام جھگڑا جاشام ہوتی ہے کیون دن کھوتی ہے اب رحیمن بن سنور خوب چادر موزہ کر دو قدم گھر سے نکلی تھی ابھی اندر سے نکلی تھی کالی بلی کھڑی دیکھی دہلیز مین اڑی دیکھی رحیمن کو ہراس آیا جیمین وسواس آیا دیکھکر جی ڈرا قدم آگے نہ بڑہا اولٹی گھر مین چلی آئی بلی کی نحوست سنائی ذکیہ بیگم نے کہا رحیمن تجھے کیا ہوا کچھہ خیر ہے یہ کیا سر ہے تو الٹی کیون آئی ہے منھہ پر مردنی چھائی ہے دوئی تجھے کیا ہوگیا تیرا دل کیون ہوا ہوگیا نپوچھو ذکیہ بیگم میرا نکل گیا دم بچی خاموش آنے دو ہوش دل بگڑا ہوا ہے سانس اکھڑا ہوا ہے اے عورت کچھہ کہہ حقیقت کچھہ کہہ مجکو خلجان ہے جی پریشان ہے بیوی کیا بتاؤن تمھین کیا سناؤن اولٹی نخین پھرتی کیا کرتی آگے قدم کسطرح دہرتی کواڑ کے پٹ کے پاس بڑی چوکھٹ کے پاس کالی بلی کھڑی تھی موئی کتیا سے بڑی تھی مجھے ہول آیا قدم آگے نہ بڑہایا اور دیکھکر ڈر گئی بیوی مین تو مر گئی اندر چلی آئی جان بچائی فہیمن بولی بوا یہ تو خوب ہوا میری تقدیر نے پھیرا بلی نے تجھے گھیرا بوا رحیمن یہان آ دم بھر ٹک جا مین کہون وہ سنتی جا پان زردہ پیسے کا لیتی آ دبیلے کے کرارے کرارے پان بڑے بڑے سارے پان میرے لئے لانا ذرا کھانہ جانا پیسہ کے کتنے لاتی ہے آخر تو بھی پان کھاتی ہے سستے دیکھکر لائیو بوا چرا کر نہ کھائیو پچاس چالیس آئین گے ہم تم رات بھی کھائینگے اب بچا دہیلا اوسکا تو یہ لا دمڑی مین چھوٹی الائچیان موٹی سے موٹی الائچیان چوگھڑہ لائیو باقی کا زردہ لائیو دیکھون رحیمن تیرا سگھڑپن کیسی چیز لاتی ہے باتمیز لاتی ہے رحیمن تیرے قربان میری مشکل کر آسان چار دکان پھر لیجو چیز کو دیکھکر پیسہ دیجو تو آپ سمجھدار ہے ہر کام مین ہشیار ہے سودا کفایت سے لائیگی بہت کھائیگی تو دہیلا کھائیگی جا رحیمن جا میرا کام کر لا تیرا بڑا احسان ہوگا جاگنے کا سامان ہیچ گا رحیمن بولی چل چنخ نگوڑی بطخ بیہوش ہوش مین آ عقل کے ناخن لیوا تجھے سودا ہوا ہے جنون پیدا ہوا ہے مجھے چور بناتی ہے حرام خوری سکھاتی ہے مین چوری کرون گی خیلا

وہ بھی پیسہ مین دھیلا بڑہیا خیر مان کہان ہین اوسان دمڑی مین الائچیان منگاتی ہے تو مجھے پاگل بناتی
ہے خدا کی شان بڑہیا کھائے پان اور ڈالکر الائچی چو گھڑا یہ مصالح یہ منھ سڑا جروا فضد کھلوا ہوش مین آ
تو بلا اپنی کنیزین پیسہ مین منگا تو چیزین تیرا شعور کہان ہے خصم مغفور کہان ہے اوسکو بلا سودا منگا تو
احمق بناتی ہے مجھے عقل بتاتی ہے خدا کی دہائی مین کام سے باز آئی مین تو جاتی ہون پیغام پہونچاتی
ہون یہ کہکر رحیمن دوبارہ بن ٹہن چلتی پھرتی نظر آئی ہوا تھی اودہر گئی ادہر آئی سارے کام بھگتا لائی
پھر پھرا کر گھر مین آئی ذکیہ کو جواب سنایا پھر جا کر چولا جلایا اتنے مین ڈولی آئی کہارنے آواز سنائی
کوئی آؤ کوئی آؤ سواری اتروا ؤ ذکیہ کا کان لگا تھا آواز پر دہیان لگا تھا بے اختیار بولی کوئی آئی
ڈولی اللہ کرے انوری ہو چھوکریو آمین کہو اری کوئی جانا سواری اُتروانا ذرا دیکھو کون آیا ہے یہ تو
روشن کہار چلایا ہے اوسیکی آواز ہے جو ایسی لمبی دراز ہے وہی سوا چلاتا ہے اپنی آواز سناتا ہے
اودردانہ اوفرزانہ ذرا کان کھولو جواب دو منھ سے بولو دیکھو کس کی ڈولی ہے یہ تو سنی سنائی بولی ہے
ہو نہو انوری ہو وہی ہری بھری ہو جمیلہ بولی بیگم اپنی جان کی قسم روشن کی آواز ہے یہ اوسیکا انداز ہے
انوری بیگم آئی ہین وہی جم جم آئی ہین اچھا زعفران تو بتا ذرا عقل کو دوڑا کون ہے کس کی ڈولی ہے
یہ تو جانی پہچانی بولی ہے رحیمن گھبرا کر بولی اوبھین کی ہے ڈولی چھوٹی بیگم آئی ہین اپنے قدم لائی ہین
مین کپڑے نکالتی سر کو کھنگالتی چھوڑ آئی تھی ڈولی منگائی تھی نہانے کا ارادہ کیا تھا مجھے یہ جواب دیا تھا
رحیمن تو چل مین آئی دو لوٹے ڈالے اب نہائی ہان ہان رحیمن وہی ہے دلہن روشن کی ڈولی ہے
گلہری بھی بولی ہے اومردار دردانہ اوبہری فرزانہ اری سنتی ہو ٹلتی نہین کوئی گھر سے نکلتی نہین اٹھو
دونون جاؤ زعفران کو سات لیجاؤ پردہ کرواؤ لڑکی کو لاؤ ہشیاری سے لانا خبرداری سے لانا سنبھالکے
اوتارنا دیکھ بھال کر اتارنا مجھے بڑا ہول ہے چوکھٹ بے ڈول ہے دیکھو دہلیز بری ہے پورے دنون
انوری ہے تم داہین باہین رہنا انوری سے کہدینا ذرا ہولے ہولے آئین ہلکے ہلکے پانو اٹھائین

ترچھا پانو نہ پڑے ٹیڑھا قدم نہ دھرے یہ سنکر چھوکریان وہ ناکنہ پچھیان جب جب جاپہنچین قدم بڑھا
بڑھا جا پہنچین آہین آہین کرتی قدم پر قدم دھرتی بیوی کو گھر مین لائین انوری جھم جھم کرتی آئین ذکیہ نے
کہا میرا فکر سچا رہا آہا انوری آئی براق پری آئی اللہ کی پناہ ماشاء اللہ میرا ماہ پارہ آسمان کا تارہ چاند
کا ٹکڑا سورج کا مکھڑا چمکتا آتا ہے دمکتا آتا ہے اللہ کی امان مین تیرے قربان رحیمن نے سچ کہی تھی
میرے دل پر جم رہی تھی بائین آنکھ پیہم دائین پسلی دم دم برابر پھڑکتی تھی رہ رہکر پھڑکتی تھی فال کا طور
نیک تھا شگون بھی ایک تھا مین یہی کہتی تھی چپ ہو رہتی تھی پچھلے انوری آئیگی اپنا مکھڑا دکھائیگی
آخر وہی ہوا ظاہر وہی ہوا انوری جان آئی میری مہمان آئی ملے بی اماں میری اماں سر اوٹھاؤ دیکھو
باہر آؤ دیکھو اے بی جلدی اٹھو بیوی جلدی اٹھو خدا کے لئے آؤ بیٹی سے ملجاؤ دیکھو انوری آئی گھر مین
پری آئی گھر کی بستی آئی ہے کیسی ہنستی کھلتی آئی ہے گلزار باغ آیا ہنستا چراغ آیا ملے ہے اماجان بی
رضیہ سلطان جھم گئین آتی تھین بیٹی کو گلے لگاتی تھین نئی دلہن آئی ہے یہ سہاگن آئی ہے آ میری پیاری
مین تیری واری یا اللہ یا اللہ بسم اللہ بسم اللہ میرا ست ہاتھ چھوتا آتا ہے تھان کی بو سونگھتا آتا ہے
ہف میری نظر جا جمیلہ دم کر پانو کی خاک لا چولہے مین جلا اوسکی جا کالی دانی لا اپنے ہاتھ مین لے
بچی کو دھونی دے گوشت بھی منگواؤ بدن سے چھواؤ کوٹھے پر لیجاؤ کوؤنکو کھلاؤ اتنے مین انوری بیگم
ہلکے ہلکے دھرتی قدم ٹہلتی ٹہلاتی ہنستی مسکراتی بہن کے پاس آئی ایسی بدحواس آئی پسینے مین نہا گئی
مگر خیر سلا سے آگئی پچھلے بہن کو سلام کیا سانس ٹھیرا تو کلام کیا آپا نے گلے لگایا چھاتی سے چمٹایا پھر کہنے
لگی اے بہن تجھے دنیا کا چین ذکیہ سلطان تجھپر قربان میرے سینہ سے لپٹ جا کلیجے سے چمٹ جا میرا
دل ٹھنڈا کر آ کر مل ٹھنڈا کر مین تجھ بن رات اور دن اوداس رہتی تھی بلانے کو کہتی تھی جب کالی گھٹا
کھبرا بھپا پھٹا برستا تھا جی ترستا تھا انوری یہان ہوتی مجھے مینہ مین بھگوتی جھولا ڈلواتی مجھے ساتھ
جھلاتی آخر انوری بیگم ذرا لیکر دم پچھلے آپا سے ملی پھر اپنی اما سے ملی اماجان کو رضیہ سلطان کو

جھک کر سلام کیا امّاں نے گلے لگا لیا خوب پیار کیا ماتھا چوم لیا پھر فہیمن کھلائی کو اپنی دودھ پلائی کو
جا کر سلام کیا فرزندی کا نام کیا فہیمن نے گلے لگا کر دونوں ہات پھیلا کر دعائیں دیں بلائیں لیں
کہنے لگی رحیمن بوا یاں آئیو ذرا ایک پیسے لے گجک[۵] لا دے تو نجانے نخرہ بتلانے کسی اور سے
منگا دے نوکر کو بھجوا دے میں نیاز دلاؤں گی تجھے بھی کھلاؤں گی بوا رحیمن ہرن ہنجا دینے لگا
جلدی لیکر آ تل شکری نہ لانا گڑ کی گجک منگانا بہت سی آئیگی چٹکی چٹکی بٹ جائیگی ذرا آپ وا ہوگی
آج کل تیار ہوگی رحیمن تو ہی جانا نوکر سے نہ منگانا موا چرا لے گا آدھی کھا لیگا کیوں رحیمن بوا مجھے
یہ تو بتا پیسے میں کسقدر آئیگی گڑ کی تو سیر بھر آئیگی رحیمن نے کہا تیرا ایمان کہاں رہا پیسے میں سیر بھر گجک
واہ رہی تیری لپک لوبی اور دیکھو بڑھیا کا طور دیکھو آج ذرا دل چلا گرہ سے پیسہ کھلا پیرن کو
منانے بیٹھی جرواگڑ پر پھیلانے بیٹھی در گور بڑھیا تیری خست خدا نہ دکھائے تیری صورت پیسے کی
گجک سیر دو سیر تک بڑھیا منگاتی ہے چوری جدا لگاتی ہے خوشی میں آئی بیچاری گجک کھا[نگی]
گنواری اری منہ بنوا پھر گجک کہا یہ گفتگو ہو رہی تھی بڑھیا کی آبرو ہو رہی تھی ذکیہ نے بہن کو بلا لیا
دوبارہ گلے سے لگا لیا کہنے لگی واہ انوری میری پیاری پری تم نے بڑی دیر لگائی آنے میں[۶]
دکھائی میں دروازہ کو تکتی تھی بیٹھی بیٹھی بکتی تھی اب آتی ہو اب آتی ہو دیکھئے کب آتی ہو جوں
جوں شام ہوتی تھی میں وہم میں تمام ہوتی تھی ہول پر ہول آتا تھا جی اڑا جاتا تھا میں رستا دیکھتی
ہوں دن ڈھلتا دیکھتی ہوں کہتی ہوں یا اللہ انوری کو تیری پناہ سلامتی سے لائیو خیر سلا پھو پہنچائیو
آہٹ آہٹ کو دہلیز کو چوکھٹ کو تکتی رہی یہی بکتی رہی کہیں انوری آچکے مجھے شکل دکھا چکے
بوا گھڑی گھڑی دوبھر تھی ڈیوڑھی پر میری نظر تھی اب کوئی آیا اب کہار چلا آیا اودھر کسنڈی کھڑکی
میری پسلی پھڑکی پھر اداس ہو کر بے آس ہو کر میں رہ جاتی تھی صبر سہ جاتی تھی انوری نہ پوچھ حیرانی
میرے جی کی پریشانی جتنی دیر ہوتی تھی دنیا اندھیر ہوتی تھی بی آپا کیا کہوں کس کی خطا کہوں میں تو

۵ تلنگری
نسم کی
ائی
"

نہا دہو آنے کو مستعد ہو تیار بیٹھی تھی ہشیار بیٹھی تھی چوڑی والی کا موئی رزالی کا مجھے انتظار تھا
یہ کام دشوار تھا اُجڑی نے دیر لگائی آپ آئی نہ چوڑیاں لائی جب دن ڈہل چکا گہر سے سایہ نکل چکا شام سر پر آگئی
تنگ ہو اوٹھکر آگئی تمہارا قصد کیا جبر دل پر کیا آپ لشکر خفا نہ ہوجائیں برا بھلا نہ سنائیں آخر کو وہی ہوا جو
ڈر تھا موا لے بی جاؤ باتیں نہ بناؤ موئی چوڑی والی کو اُجڑی رزالی کو اب ایسی بھاگ لگے
اوسکے منہ کو آگ لگے تم بلاؤ نہ آئے موئی پانو پھیلائے اے رحیمن ادہر آ ذرا ڈیوڑی چار کوئی نہ کوئی
بیٹھا ہوگا پنا الماس کا بیٹا ہوگا جا کسیکو دوڑا دے چوڑی والی کو بلوالے کیا ذکیہ بیگم نورتن کو ہاں نگینہ کی سمدہن کو
وہ کچھ سانگ لائے اوس سے میرا جوڑا مانگ لائے جو فیروزون کا بنا ہے اوسکے ہاں تیار دہرا ہے
مین آپ پہنا دون گی اوس کی پروا نہین کرون گی ابھی آدمی یہین تھا کوئی گیا نہین تھا
اتنے مین نورتن دکھاتی بانکپن بے بلائی آئی چوڑیاں سات لائی کہنے لگی چھوٹی بی تم نے
ذرا جلدی کی مین آتی رہی جوڑہ بناتی رہی تم بیقرار ہوکر بنو نہا دہوکر تیار ہوگئین سوار ہوگئین
ذکیہ نے کہا جروا راگ نہ گا بیٹھ جا پہلے یہ تو بتا سیدہے منہ بتا میرا جوڑا بھی لائی ہے یا خالی ہات
چلی آئی ہے ہان بیوی حاضر ہے چھوٹی بی کی خاطر ہے مین تو ہاتون ہات اس جلدی کے سات
بنا کر لائی خالی نہین آئی اچھا نورتن دیکھا تمہارا سچا پن یہ کہو پاگل جوڑا آج بنا یا کل ذکیہ بیگم
خدا کی قسم کل نہ پرسون ہتیلی پر سرسون جما کر لائی ہون آگا کر لائی ہون تم آپ کہو گی دیکھکر
خوش ہوگی دیکھون انعام دیتی ہو یا کچھ الزام دیتی ہو ذکیہ سلطان بیگم نکالو دام درم سچے فیروزے
لگائے ہین مین نے ڈہونڈ واکر منگائے ہین وہ جوڑا بنا دیا ہے انعام کا کام کیا ہے تم چوڑیونکو
دیکھو جہانگیریون کو دیکھو کتنی خوبصورت ہین بیگم سندر مورت ہین لو بہن کو پہناؤ اشرفی انعام
دلواؤ پرے ہٹ عورت دیکھی تیری شرارت ذرا خوش ہولے پہلے منہ دہولے پیچھے بات کیجو
پھر انعام لیجو بڑی بیچاری قرض خواہ ہماری اشرفی انعام لیگی چوڑیون کے دام لیگی لو بی اناجان

اسکی سنو داستان یہ چوڑی والی آج ہوگئی نرالی بیچاری ضرورت دیکھکر انوری کی صورت دیکھکر
اِترا گئی بولا گئی انعام مانگتی ہے دام مانگتی ہے عورت نخرہ چھوڑ اپنا سر نہ پھوڑ بیٹھ چوڑیان پہنا
سُن لیا تیرا کہنا زیادہ اتراتے نہین پانو پھیلاتے نہین ہان جب مجھے پہنائیگی تو میرے لئے بنا کر لائیگی
پھر تقاضا کیجو مجھسے انعام لیجو یہ تو بہن کو پہنا دے اسکے ہات کا بنا دے واہ بیگم تم تو خوب ہو ذرا
جی مین محجوب ہو حکم کے سات کام لو روکھے منہ جواب دو آپ دو نہ کسی کو دینے دو بہن سے بھی
انعام نہ لینے دو نورتن غریب کو اوس بدنصیب کو گھر مین بلا کر سر سہلا کر چپکے چپکے لوٹو دام
مانگے تو کوٹو مین بات سمجھ گئی تمھاری گھات سمجھ گئی خدا کی دہائی محنت بھر پائی مین انعام نہ پاونگی
چوڑیان نہ پہناؤنگی اچھی بڑی بیگم تم مٹاؤ اودہم ذرا باہر آؤ بیٹی کو سمجھاؤ میرا انعام لاؤ یا ان سے
دلواؤ یہان تو جواب ہوا انعام گیا عتاب ہوا بس بی میرا سلام اب کلمہ ہے نہ کلام نورتن گھر جاتی
ہے اے عورت کدھر جاتی ہے بیٹھ جوڑہ پہنا تجھے ملیگا گہنا اوداس نہو بدحواس نہو دو چار
دن صبر کر جان پر جبر کر میری انوری کے ہان سلطان پری کے ہان لڑکا بالا ہوگا تیرا بول بالا ہوگا
چھٹی کی تقریب ہوگی دو نحین قریب ہوگی دہوم سے شادی ہوگی بڑی مبارکبادی ہوگی شادی
مین آئیو پلاؤ زردہ کھائیو انوری دلہن کو زچہ سہاگن کو چوڑہ پہنائیو انعام پائیو جو تو کہیگی وہی دونگی
صبر سے رہیگی تو وہی دونگی اچھی چوڑیان بنائیو میری زچہ کو پہنائیو پھر انعام کا مزا ہے آج یہان کیا
دھرا ہے جروا گھبرائین صبر کر لیا لاتین تجھے مین راضی کردونگی پنجیریعہ سے منہ بھر دونگی چل چوڑیان
پہنا اب باتین نہ بنا کام کر شام ہوتی ہے لڑکی بے آرام ہوتی ہے واہ ذکیہ بیگم چھٹی کر جیسم جم
خوب دم بتایا دکھا کر پھسلایا مجھے اچھا ٹالا جب ہوگا لڑکا بالا کام کیجو انعام لیجو یون راضی کرینگی
پنجیری منہ مین بھرونگی واہ بیگم اچھی تقریر کی برباد میری تقدیر کی لو چھوٹی بیگم آؤ آپا کے پاس بیٹھ جاؤ
چوڑیان پہناؤن خالی ہات گھر جاؤن آخر نورتن نے اوس جلاتن نے چوڑیان پہنائین انوری کا

عہ پنجیری میدہ کی قسم ہے زچہ خانہ مین بنتا ہے

پسند آئین ذکیہ بولی اتابی تقدیر کھلی چوڑیون کی میرا جوڑا فیروزون کا بنا ہوا کتنے روزون کا
تیار دہرا تھا بیکار دہرا تھا انوری کے نیگ لگا پیارے ہاتون مین سجا رضیہ بیگم نے کہا بیٹی ٹھکانے
سے رہا چھوٹی بہن کو پہنایا خوب ہوا کام آیا تم اور منگا لینا دوسرا بنوا لینا ابھی موسم باقی ہے بیٹی
میرا دم باقی ہے اور بنوا دون گی تمکو پہنا دون گی ابھی تک ساون موجود ہے بھادون کی
برن موجود ہے گھبراؤ نہین بولاؤ نہین ہان اتاجان اور بھی سامان قطع کیا دہرا ہے بے سیا
دہرا ہے انوری سنکر بولی آیا خوب گرہ کھولی تم نے یاد دلایا مجھے اب خیال آیا اتا سے پوچھتی ہون
ذرا اون کو ٹوہتی ہون واہ وا اتاجان تمھاری بات کے قربان شاید مین وہان سے اُتر گئی تمھارے
اوسان سے اتر گئی واہ بی اتا تم تو خوب ہو ذرا شرماؤ محجوب ہو اقرار کر کے بھول جاؤ بے دودھ بچے کو
بہلاؤ آفرین تمھاری زبان کو کیا ہوا اوسان کو اتا تم کو سلام خدا نہ ڈالے تم سے کام کیون جی کچھہ
یاد ہے اتابی کچھہ یاد ہے ذرا اودھر خیال کرو اقرار کا اقبال کرو کیا اقرار کیا تھا دو تین بار کیا تھا
اوسکا ذکر بھی نہین جی پر فکر بھی نہین لے ہے اتاجان بی رضیہ سلطان تمھارا وعدہ ہوا بے اندازہ
قیامت کا ہے آفت کا ہے بوستان خیال کا خیال کے جنجال کا گویا قصہ ہے جھوٹ کا حقہ ہے
کلجگ کا دن ہے برہما کا سن ہے حمزہ کی کہانی ہے بے تکی طولانی ہے بدمزا افسانہ ہے جو مشہور
زمانہ ہے آج ختم ہو نہ کل بے ڈول غیر مسلسل عمر بھر پڑہو پھر دہر رکھو کبھی تمام نہ ہو کبھی اختتام نہ ہو
ایسا تمھارا اقرار ہے تو بہ جان کا آزار ہے وعدہ نہین وبال ہے. اقرار نہین جنجال ہے میری دو
بچی ہے وفاداری کچی ہے عورت کو بیوفا کہتی ہے اتا تمکو گویا کہتی ہے لو اب بتاؤ گردن اوٹھاؤ
شرماؤ نہین مسکراؤ نہین ذرا زبان ہلاؤ ہنسی مین نہ اڑاؤ کچھہ دینے کو کہا ہے کہہ دیا دلسکو رہے
کسی نے کہا ہوگا کسی نے سنا ہوگا رضیہ سلطان بولین ہوکر بے اوسان بولین وہ دی بیٹی توبہ کر لڑکی
خدا سے ڈر وہ کون سی چیز تھی جو تجہہ سے عزیز تھی تجھے نہین دی مین نے آپ نگل لی انوری بیگم

اللہ کی قسم مجھے ذرا خیال نہین آج کل کا حال نہین جو یاد ہو کیا تھا کیا کہا تھا تو پھر بتا دے چیز کا
نام سنا دے مین سن لون تجھے دیدون واہ واہ اماجان خدا رکھے یہ اوسان مین نے پہلے ہی کہا
کچھ ہو گی یاد نہین رہا مین تم کو خوب جانتی ہون خست کو بھی پہچانتی ہون میری اما جیسی ہین مجھے کیسی
ہین اپنی جان کی قسم. بیوی رضیہ بیگم تم میری صورت سے میری سیرت سے ہمیشہ بیزار ہو مگر اچھا ہو
کچھ زمانہ کی شرم ہے سمدھیانے کی شرم ہے منہ دیکھی آبرو کرتی ہو ظاہر گفتگو کرتی ہو اوپری دل کا و
بھی مشکل کا تمھارا ملنا ہے پھر کام کیون نکلنا ہے آخر یہ بھی جاتا رہیگا کیا رہا ہے کیا رہیگا اما تم کو
محبت نہ رہی پہلی سی الفت نہ رہی تم مجھ سے غیر ہو گئین میری طرف سے سو گئین رضیہ نے کہا بس بیٹی بس
اور کہہ لے باتین دس زیادہ زبان نہ چلا تو میرے دل کو نہ جلا وہ اقرار بتا کیا تھا مجھے یاد دلا کیا تھا
کیون جی تم نے اما جی تم نے یہ وعدہ نہین کیا تھا یہ بھروسہ نہین دیا تھا مین تجھے لال جوڑا دونگی
جھولا بھی ڈلوا دون گی ذرا ساون آجائے برس برسا جائے تجھے مہمان بلاؤن گی لال جوڑا پہنا دونگی
دو چار دن یہان رہیو میری سنیو اپنی کہیو جوڑا پہنکر جھولا جھولیو پکوان تلیو ہنسیو بولیو بس یہ اقرار تھا
جو تم کو دشوار تھا مجھے اس آرزو مین کپڑون کی جستجو مین سارا برس گزرا وہ جوڑا نہ جڑا اساڑھ ساون
بہا کیا کیا میرا جی ترسا دونون مہینے کھل گئے برسے برس کر کھل گئے لوند کا خراب مہینا ہوا بے حساب
مہینا گنتی مین نہ بڑھتا امید مین بھادون بھی نہ بڑھتا آسوج کی گھٹا وہ اوج کی گھٹا رات دن برستی
مین نامراد ترستی تمھارا کیا جاتا میرا مدعا جاتا موسم گزر جاتا میرا جی مر جاتا ہان ہان بیٹی تو سچی ہے
صادق علیخان کی بچی ہے لڑکی میرا تو یہی حال ہے بات یاد رہنی محال ہے میرا حافظہ اچھا نہین
میرا قول سچا نہین بس اماجان تمھارے قربان یہ سب کہنے کی باتین ہین نہ دینے کی گھاتین ہین
مین کب مانتی ہون ٹالے بالے پہچانتی ہون اکثر لوگ مثل کہتے ہین دور بیٹے کب یاد رہتے ہین ہان
جی تم مجکو اماجی تم مجکو کیون یاد کرو گی پاس رہتون کو بھرو گی آپا خوش نصیب ہین ہر دم تم سے

قیریب اہن مین گنہگار ہون مین قصور وار ہون مین آخر منہ پھٹ تھی گھر کا کوڑا کرکٹ تھی گھر سے
نکال دیا سر سے ٹال دیا آج آپا کے ہان رت جگے کا سامان ہوتا نہ مین آتی ترس ترس کر مر جاتی
تم کو ذرا خیال نہ ہوتا کچھہ میرا ملال نہ ہوتا تم کو اتنا بھی اما نہ سوجھا بیٹی کا خیال تمکو نہ سوجھا کوئی مرتی
جیتی ہے کچھہ کھاتی پیتی ہے ذرا دھیان نہ آیا تم کو ارمان نہ آیا بیٹی کو گھر بلاؤن ذرا اپنا جی بہلاؤن
وہ تو آپا کو محبت کا ذرا میری الفت کا کچھہ جوش آیا آپا نے مجھے بلایا رضیہ نے کہا بوا خیر ہوا سو ہوا
اے بیٹی معاف کر اپنا دل صاف کر جانے دے مجھے پن چکی تو کہہ چکی مین سن چکی گلا نہ کر طعنہ نہ دے
جو لینا ہو وہ لے لے آگے نہ بول زبان نہ کھول خدا کیلیئے پیچھا چھوڑ خفا نہ ہو اپنا سر نہ پھوڑ تو جوڑا بھی
گھوڑا بھی لے گلے کا ہار نہ ہو راضی رہ بیزار نہ ہو اچھی اماجان تم کو اللہ کی امان سچ کہو کب دو گی
اگلے برس یا اب دو گی اما اقرار وہ بھلا منہ سے کہا پورا کیا وفا اسی کا نام ہے وفادار کا یہ کام ہے
درگور وہ وعدہ کیا جسکی ابتدا نہ انتہا شیطان کی آنت ہے شطرنج کی بات ہے کبھی تمام نہ ہو
کام کا انجام نہ ہو وعدہ وہ اچھا اقرار وہ سچا دیا ہوا دیا جو کہا پورا کیا رُلا کر جھکا کر دیا پھر کیا آج کا
کام کل کیا پھر کیا وہ مثل ہوئی عید کے پیچھے ٹر باسی سنگار ادھر نہ اُدھر اچھا یہ بتاؤ ذرا مجھے یہ سناؤ
جب ساون بھادون برساتی مہینے دونون تمام ہوگئے گمنام ہوگئے برسات گزر گئی وہ بات گزر گئی
ارمان نکلگیا موسم بدلگیا پھر کہان ارمان رہا تمھارا کیا احسان رہا تمھارا دینا بیکار میرا لینا بیکار جو دینا
ہو اب دو جو کہا ہے سب دو مین پہنکر سنگھار دکھاؤن برسات کی بہار دکھاؤن اما تم کو منظور ہو
اگر دینا ضرور ہو ایک دو درزی بلا کر دو تین مغلانیان بٹھا کر جوڑا سلوا دو مجھے کھڑے کھڑے بنوا دو
تم کو دعائین دون گی اما کی بلائین لون گی جب مین لال جوڑا اپنا بیشال جوڑا پہن پہنا کر دلہن
بن بنا کر تمھارے آگے آؤن گی اپنا بناؤ دکھاؤن گی جھولا جھولون گی ہنسون گی بولون گی تم
دیکھنا جوبن کپڑون کی پھبن مین ہی مین ہون گی زمین سے ادھر رہون گی پوری انوری بنجاؤنگی

لال پری بن جاؤن گی اّتا جب انوری یہ انوکھی پری پہنکر جوڑا گوندھکر جُوڑا جما کر لاکھا لگا لیگی تمھارے
دل سے دعا نکلے گی تم ماشاءاللہ کہو گی قل ہو اللہ پڑھو گی کیا کیا خوش ہو گی پکار پکار یہ کہو گی میری
بیٹی دلنواز برخوردار عمر دراز اللہ کی امان اّتا تجھپر قربان وُہی انوری بیگم تیری باتین ہین ستم
کیون انوری جان تیرا اللہ نگہبان تو یہ بتا دے ذرا مجھے سجھا دے تو میری بلائین لیگی شاید یہ
دعائین دیگی اّتا حشر تک جیا کرین تیرے لئے جوڑے سیا کرین خضر کی طرح اپاہج بیٹھین عاقبت کے
بورئے سمیٹین لڑکی تو بلا ہے قہر ہے تیری بات بات زہر ہے بیٹی وہ بات کرتی ہے دل کو آتی لگتی ہے
انوری تیرا جوڑا میرے دل کا پھوڑا کچھ منہ کا نوالا نہین کشمیر کا دوشالا نہین جو نگل لیا جائے ابھی منگا دیا
جائے دو چار دن صبر کر میری جان پر جبر کر جوڑا بنوا دون گی جلدی سلوا دون گی گھبرانا اچھا نہین
ستانا اچھا نہین سخین اّتا یاد رکھو اپنے دل کو شاد رکھو مین سنون گی نہ کہون گی تم سے جوڑا لیکر رہون گی
مجھے آج بنوا دو آج نہ ہو کل سلوا دو بیوی رضیہ سلطان خوب کر لو دھیان اس کان سنو یا اُس کان
اّتا ناراض ہو یا مہربان جوڑا میرا نہ سلا کل تک مجھے نہ ملا پھر مین ہون اور تم دیکھنا میرا دھم پھر
خوشامد کرو گی جوڑا سامنے دھرو گی مین نہین لون گی چولے مین دھر دون گی انوری تو جوڑا لے گی
یا مجھے طعنے دیگی میری پیاری میری جان جلدی نہ کر کہنا مان گھبرا نہین بولا نہین جوڑہ لیجو دعا دیجو
اب کچھ نہ کہہ صبر سے بیٹھی رہ تو کہیگی وہی کرون گی جو مصیبت ہو گی بھرون گی جوڑا بھاری بنوا دون گی
پیاری کل ہی سلوا دون گی بس بی سُن لی دو ہند واختیار ہے جوڑہ تو تیار ہے حوصلہ نہین چلتا دلسے
نہین نکلتا اچھا بیٹی اب سنا دل کا مطلب سنا کیسا جوڑہ لیگی آپا کا سا جوڑہ لیگی ہان اّتا جان
تمھارا سر قربان ہو بہو ویسا ہی لون گی فرق ہوا تو پھیر دون گی انوری پھر بتا دے یاد نہین جتا دے
وہ کیسا جوڑا تھا کس وضع کا گوڑا تھا اے بی ہلکا پھلکا جیسا منجھلی آپا کا جالدار گاج کا دوپٹہ
اودی بسنت کی توئی ٹھپہ وہی مقیشی آنچل پلو وہی گنگاجمنی آنچل پلو گلنار اطلس کا پاجامہ ہو پھول اللہ

اطلس کا پاجامہ ہو آتا یہ ضرور خیال ہو گوکھرو کا پشت ماہی جال ہو کلی کلی چھڑیان ہون گوکھرو کی
لڑیان ہون دونون پانچون پر پاس پاس برابر برابر انگوری بیل دوپٹہ کا میل پٹاخے کی گوٹ
سچرنگ ہو چٹاخے کی گوٹ سچرنگ ہو بس زیادہ دام نہ لگاؤ آنا نقصان سوا نہ اوٹھاؤ انگیا کرتی بھی
سلوادو جتنا مقدور ہو بنوادو چھوٹی چیز کا کیا ہے وہ تو کرتی انگیا ہے اپنی پسند کی سلوادو کیسی بُری
بھلی بنوادو زیادہ تکلیف نہین دیتی جبر سے چیز نہین لیتی رضیہ بیگم نے کہا بیٹی باقی کیا رہا جسکی تکلیف
دیگی جھسے اور سوا لیگی تو نے سنا نہین کیا کہتی ہے دلہن تیری انوری بڑی کھری لڑکی دریردہ
تیری پرورده کیا سناتی ہے کیا فرماتی ہے سارا جوڑا اپنی ضرور پر انگیا کرتی میرے مقدور پر مناسب
زادہی سلواتی ہے لڑکی مجھے بناتی ہے ہان بیوی تم تو جانتی ہو اوسے بچپن سے پہچانتی ہو میری انوری
ہشیار ہے اللہ رکھے سمجھدار ہے بچی بے لیاقت نہین زیادہ گوئی کی عادت نہین تم سے تکرار نہین
کرتی تم کو زیربار نہین کرتی زمانہ کو دیکھتی ہے کارخانہ کو دیکھتی ہے بیوی تم آج کل ذرا سنبھل سنبھل کر
زمین پر قدم دھرتی ہو سلیقے مین دم بھرتی ہو جب سے چپ لگا رہی ہو باتون مین بگھار رہی ہو انوری کیا کرے تم پر بار کیون
دہرے بیوی بڑی مشکل ہے تمھارا دل کاہل ہے تم نہ دو وہ روئے اپنی بات بھی کھوئے اسی لئے
وہ کہتی نہین تمھارے ہان رہتی نہین انوری یہ باتین سنکر ٹھنڈے ٹھنڈے سانس بھر کر بے
اختیار رونے لگی زار قطار رونے لگی بسوز بسور کر بولی بس ہو چکی وہ ہولی دوا خدا کرے تمام
سے پرے مجھے جوڑا نہ ملے دوپہر تک نہ سلے پھر اماجین اور انوری بیگم دوا دیکھو میرا ادہم اپنا
لہو پانی کرونگی حرام دانہ پانی کرون گی جوڑہ لیکر رہون گی کچھ سنون گی نہ کہون گی دیکھون اماں
کیا کرین گی میرے پانو پر سر دھرینگی دونی بڑی بیگم بیٹی پرا تنا ستم تم اوسکو رلاتی ہو بچی کا جی
کڑہاتی ہو اوسکا دل دکھے گا مانگنے سے جی رکیگا اوسکی تشفی کردو دلاسا دو تسلی کردو جوڑہ نکلوادو
جھٹ پٹ سلوادو بیوی بات نہ بھولو تم صندوق کو کھولو جوڑا تیار دہرا ہے ادہورا سیا پڑا ہے

ابھی باندیون کو ان مال زادیون کو پاس بٹھاکر ذرا دھمکاکر توئی اور ٹھپہ ٹکوادو ہاتون ہات سلوا
بیوی تم یہ تو بتاؤ خدا کے لئے مجھے سمجھاؤ تم نے دوپٹہ بھی بنایا مال مصالح بھی لگایا پاجامہ بھی تیار
کیا کرتی انگیا کو کہدیا ساری پوشاک بنائی جوتی بناؤ کی ناک نہ پہنائی بڑی بیگم یہ کیسا ستم سب
کام بے ڈھنگے رہے بچی کے پانو ننگے رہے بیوی شرماؤ ابھی جوتی منگاؤ جوتی بھی وہ جوتی جسپر
ٹکے ہوئے موتی اس موسم کے لائق ہو انوری بیگم کے لائق ہو سلمہ ستارے کی بیلدار ہو سبز کمخت
کی دانہ دار ہو جو انوری کو بھائے اوسکا جی خوش ہوجائے اچھی بڑی بیگم تم کو اللہ کی قسم جوتی
ضرور منگانا جوڑے کے سات پہنانا جب سامان پورا ہوگا پھر احسان پورا ہوگا نہین بڑی بیوی میری
بچی کا جی جوتی کو نل جائیگا خون جگر کھائیگا اگر کپڑے جوتی بغیر ہونگے اوپری غیر ہون گے
جبسے ہوش سنبھال مجھہ پر بوجھہ نڈال یہ ہنسی مجھے نہین بھاتی اب جوتی وقتی نہین آتی تو کچھہ دوانی
ہے آج کل بے سامانی ہے پیسہ پاس نہین درست حواس نہین فہمین تیری دیوانی بات ہے
جوتی کپڑون کا کیا سات ہے نہین نہین بڑی بیگم برسات کا ہے موسم کیچڑ پانی ہے بچی کھسیانی
ہے مہندی رچی پانوین ننگی ننگی پانوین جوتی ہری ہری میری دلہن انوری پہنکر پھر یگی اودھر
پھر یگی تم کہو کیسی کھلیگی انوری سونے مین تلیگی رضیہ بیگم نے جواب دیا اچھا نہین سن لیا جوتی بھی
منگادونگی جیسی کہیگی پہنادونگی یہی خدا کا دیا بار مجھپر سب جوتی پیزار مجھپر ذکیہ بیگم نے لاچار
یہ سنکر تکرار انوری کو بلالیا اپنے پاس بٹھالیا پوچھا کیون بی یہ تو کہو انوری تمھاری ساس
کیسی ہین اچھی ہین یا ویسی ہین آج کل کیا احوال ہے مرض کو کچھہ زوال ہے مین کیا کہون آپا
ساس تو سدا مرض مین گرفتار رہتی ہین آئے دن بیمار رہتی ہین تم یہ سمجھہ لو آپا جسکا پورا ہوا بڑھاپا سو
برس کا سن ہو آخر وقت آخری دن ہو اوسکا کیا حال ہوا آج نہ موا کل موا آپا انکا جینا کوئی ایک
دو مہینا باقی سمجھو اتفاقی سمجھو کوئی دن کی مہمان ہین لبون پر دم ہے ان مین یہ گفتگو ہو نہ چکی تھی انوری

رونا ہو نہ چکی تھی کہار نے دی دہائی ایک ڈولی اور آئی ڈولیون کا تار بندہا کہارون کا تانتا لگا
سب کے قمر النساء بیگم آئین جھپ جھپ رتھ جھم آئین اون کے پیچھے ناہیدہ بیگم پھر بڑی خالا زہرا بیگم
اون کے پیچھے خورشید پہنے ہوئے کپڑے سفید بڑی آب تاب سے آئین رعب وداب سے آئین
بہری بہرامی بڑی نامی گرامی شام ہوتے ہوتے آئین دن تمام ہوتے ہوتے آئین پھر کلوا کہار بولا آیا بی
سویدا کا ڈولا کوئی ہان آؤ ڈولی اترواؤ شاموں شام بیویان تمام آگے پیچھے آتی رہین ذکیہ کو
گلے لگاتی رہین ذکیہ بیگم نے کہا کیون بی خالا سویدا پہلے یہ کہو تم اچھی تو ہو مجھے تمھارے یہان
یہان تشریف لانے کی آس ٹوٹ گئی تھی امید چھوٹ گئی تھی مین تمھاری خصلت کو خالا تمھاری
مروت کو جانتی ہون پہچانتی ہون تم جیسی ہو مجھے کیسی ہو مجکو یقین تھا دلنشین تھا تم نہین
آؤ گی بیوفائی بتاؤ گی اور اگر آئین بھی کچھ شرمائین بھی شام کے لگ بھگ سب سے الگ تھلگ
دم بھر کو آؤ گی وفاداری دکھاؤ گی پھر بھی جی نہ چاہا میرا پاس نہ آیا سنکر ٹال دو گی عذر نکال دو گی
بارے خیال آیا موقع بھی پایا آنا کا دہیان کیا مجھپر احسان کیا خفگی کو سوچین بدمزگی کو سوچین خیر سے
آئین تشریف لائین تھین ذکیہ سلطان واری تو سچ جان مین آنے کو تیار بیٹھی تھی سواری کی امید وار
بیٹھی تھی یہ مجھسے کب ہوتا عذر بےسبب ہوتا مین نہ آتی تیرا گلا اٹھاتی تیرا الاہنا مجھپر رہتا یہ الزام عمر بھر
رہتا میری جان سمجھ ذکیہ سلطان سمجھ تو بلائے مین نہ آؤن پیغام سنکر ٹال جاؤن مین تو سویرے
آ جاتی کھانا بھی یہین کھاتی اجڑے کہار نہ مجڑے آدمی گئے وہ بھی نہ مڑے مین راہ تکا کی برا بھلا
بکا کی میرے دروازہ سے ٹھیک اندازہ سے بازار اتنی دور ہے جتنا دلی سے جیپور ہے میرے
گھر سے تمھارا گھر نیا ہولہے کوس بھر ڈولی مین بیٹھی بیٹھی منجھولی مین بیٹھی بیٹھی مین تھک جاتی ہون
آنے سے جی چراتی ہون اجڑے کہار بھی وہ نابکار بھی چلتے چلتے تھکتے ہین یہان کے نام سے بدکتے
ہین پکارو نہین آتے مارو نہین ہلتے منت کرو نہین ہلتے لعنت کرو نہین ہلتے بوا رستے کی دوری

کہارون کی مجبوری نے مجھے لاچار کیا آنا دشوار کیا قمرن نے کہا خالا اب گانا رہا تم جو عذر کرو بجا ہے زبان کے آگے کیا ہے تم کو اچھا عذر ملا اب شکوہ نہ گلا

شعر دہندہ ہین بیویون کو نہ کچھ کار و بار ہین ملنے کو جی نہ چاہے تو باتین ہزار ہین ٭ خالا یہ کہنے کی باتین ہین ساری نہ ملنے کی گھاتین ہین خالا تمھارا دل دنیا سے نرالا دل کسی سے ملا نھین کسی کو تم سے گلا نھین سنو خالا سویدا خانم اپنے ایمان کی قسم یہ تو ضرور ہے دنیا کا دستور ہے جب کسی یگانہ کا اپنے خواہ بیگانے کا کوئی دیکھنا چاہتا ہے بے بلائے چلا آتا ہے ہان اس زمانہ مین اپنے اور بیگانے مین مروت نھین رہی محبت نھین رہی ہمارا تو اب تک یہی حال ہے بغیر ملے چین ہو کیا مجال ہے ایک ایک کے لئے بد اور نیک کیلئے جی پھڑکتا رہتا ہے دل تڑپتا رہتا ہے سنو سویدا خالا جھوٹے کا منہ کالا میرا قصور معاف تم ہی کرو انصاف یہ کسی سے ہو سکتا ہے دل سے محبت وہ ہو سکتا ہے کوئی ہم کو بلائے اپنی محبت جتائے ہم ملنے نہ جائین بیجا بہانے بتائین بیوفا نہین مردوا نہین ہم کچھ فہیمن نھین وفا کے دشمن نھین جو بے مروتی کرین آنکھون پھیری دہرین ایسے تو فہیمن والے موئے بیوفا نرالے مردوے ہین وہی موئے ہین بوا ذکیہ بیگم اللہ کی قسم جسوقت ماماچمن تمھاری بادرچن میرے پاس آئی مین نے ڈولی منگائی میرا جی اچٹ گیا سارا خیال ہٹ گیا چلنے کی لو لگی یہی تک و دو لگی جلدی کہار آئین اٹھا کر لیجائین میرا دل ہوا ہو گیا پوچھو کیا ہو گیا موئے کہار نہ آئے ڈھونڈا ڈھونڈا نہ پائے آدمیون نے دیر لگائی کہار پائے نہ ڈولی آئی پھر گاڑی منگائی وہ بھی ہات نہ آئی آخر پالکی منگا کام چھوڑ چھاڑ مین نے کنگھی کی نہ چوٹی پکی پکائی چھوڑی روٹی منھ دہویا نہ مین نہائی سر جھاڑ منہ پھاڑ چلی آئی ذکیہ نے پوچھا آپا جان تمھارے سر پر ہے قرآن تم سے ایک بات پوچھتی ہون قسم کے سات پوچھتی ہون آپا سچ بتانا ذرا نہ چھپانا ہان ہان بوا پوچھو وہ کیا ہے ٭ نا پوچھو مین بتاؤن گی ضرور سناؤن گی آپا جان وفا کا جھگڑا فہیمن بدبلا کا جھگڑا جو تمھاری زبان پر آگیا خالا کے بیان آگیا

تمہارے کان تک تمہارے مکان تک کہو کیونکر پہونچا کیا ہوا پر پہونچا تو وہ گھر ہی گھر مین رہا
تم سے کس نے جا کر کہا کل رات کو آپس مین ہم آٹھ دس مین وفا کا بکھیڑا تھا ہنسے دا کو چھیڑا تھا
وہ ذکر چلتے چلتے منہہ سے نکلتے نکلتے اسقدر ہوا پھیلا گھر سے باہر جا پھیلا سب پر کھل گیا گھر
گھر کہلگیا بوا ذکیہ مجھ تک قضیہ اسطرح آیا رحیمن نے سنایا وہ میرے پاس آتی نہ مجھ تک
خبر جاتی مجھ سے اتنا رحیمن نے کہا کچھ بیگم کو فہیمن نے کہا رات بھر بڑی گفتگو رہی باندیون سے
دو بدو رہی خوب تکرار ہوئی فہیمن بیزار ہوئی رحیمن نے قصہ دوہرایا تھا اول سے آخر تک سنایا تھا
ابتو بد مزاج ذکیہ سنتے ہی قمرن سے قضیہ بھوت ہوگئی باروت ہوگئی تنابے مین آگ لگ گئی
تن بدن مین سلگ گئی چہرہ لال ہوگیا رنگ گلال ہوگیا ذکیہ کا عجب حال تھا بدن پر کھڑا
بال بال تھا بیتاب ہوکر زبان کھولی غصے سے جہنجلا کر بولی او رحیمن او رحیمن ادہر تو آ شہدن
اے بیگم حیران نہ کرو ذرا ٹھرو بے اوسان نہ کرو گھڑی گھڑی بلاتی ہو کام کرتی کو اوٹھاتی ہو کام
کیونکر دھلکے گا کھانا کیونکر پکے گا نہین نہین عورت چھوڑ دے ضرورت یہان چلی آ بات
سن جا اچھا ذکیہ بیگم ٹھہرو ایکدم چانول پسالون دم پر لگالون مین آئی گھبراؤ نہین دم لو
بولاؤ نہین نہین بی چھوڑ چانول باورچیخانہ سے نکل اے ہے بیوی جلوا دو گہی واہ ری
عورت درگور تیری صورت بڑی بے پرواہے تجھے بڑا غرور ہوا ہے بلاتی ہون آتی نہین بات
سن جاتی نہین ووئی بی کھالیا جی لو کہو مین آئی نڈالو دہائی پوچھو کیا پوچھتی ہو کس کا گلا پوچھتی ہو
واہ عورت تو تو خوب ہے بیچاری ہر دل مرغوب ہے عورت ہے بلا ہے ہر ایک کی آشنا ہے
ہے واقف سے انجان سے بھولے سے نادان سے گھل مل جاتی ہے کہنے کو پل جاتی
آگ لگے تیرے لتراپے کو جرو سنبھال اپنے آپے کو مجھے یہ خبر ہوتی کچھ بھی اگر ہوتی تیرے پیٹ مین
تو ندکے لپیٹ مین کوئی بات نہین رہتی مین تجھ سے ہرگز نہ کہتی ووئی رحیمن تیرا یہ پن مین نہ پایا

نجانتی تھی تجھے اتنا اُلٹا نجانتی تھی تو لگانے بجھانے مین سکھانے بہکانے مین عورت طاق ہے
ایسی مشاق ہے اِدہر سنی اُدہر کہدی ہر کسیکے منہ پر کہدی ہرگز کیسی عادت ہے اسی لئے
مجھے نفرت ہے اے عورت مینے تجھے بضرورت مینے تجھے آپا کے بلانے کو بھیجا تھا یا اسواسطے
کو بھیجا تھا وہ تو خاص کام تھا فقط پیغام سلام تھا تو نے جاکر سب اُگل دیا چھپانے کا یہ بدلا کیا
عورت صبر نہ کرسکی دو گھڑی جبر نہ کرسکی لوگ گھر مین آجائین پھر سب کو قصہ سنائین تو سب جانتی تھی
بے نسب جانتی تھی آج رت جگا ہوگا یہی چرچا ہوگا عورت برا مان یا بھلا تیری بات سے میرا جی جلا
ماما تجھسے ہر بات چھپانی تیرے آگے زبان ہلانی ہمین دشوار ہے تجھے بڑا آزار ہے آگے کو نصیحت
ہوئی تیری خطا ظاہر لیاقت ہوئی مین کہکر ہوئی پشیمان آگے کو ہوئے کان ہمین بولی ہوا سو ہوا میری
معاف کرو خطا بیوی نوکر کو پیغام بر کو حکم ماننا ضرور ہے نہ ماننے اوسکا قصور ہے مینے جیا نہین کیا
کام بر اُنھین کیا تمھاری آپا نے بی قمر النسا نے کھود کھود کر پوچھا قسم دیکر بار بار پوچھا میری زبان سے
میرے دھیان سے اتنا نکل گیا یہ ذکر چلگیا مینے اتنا ضرور کہا کل دوا سے جھگڑا رہا دوا نھین بات
ذکیہ بیگم کی بات سے اُداسی اُدہی ہے کچھ خفا خفا سی ہے کھٹو لا بچھائے منہ اوندھائے پڑی سوتی ہے
چپکے سے روتی ہے نھین بولی پرے ہٹ بجرو اجھسے نہ لپٹ موئی بے آبرو نٹو بے بہا تو بڑی بچاری
گنواری بازاری باتین سنانے والی ہنستون کو رلانے والی بس بی ذکیہ ہو چکا قصیہ ہوتی تھی وہ تو
ہولی لتری کی چوری کیون کھولی رحیمن کا پیچھا نہ کرو اوسپر الزام نہ دھرو اوسنے کہدیا کیا ہوا اوس سے
نہ کھو سوا جا رحیمن جا انگلیان نہ نچا اپنا کام کر کام کو تمام کر تو نے کہدیا اچھا کیا چوری چھنالے کی بات
نہ تھی کچھ چھیڑ چھاڑ دلانے کی بات نہ تھی جو کلیا مین گڑ پھوٹتا کسی کی آبرو کا رشتہ ٹوٹتا بیگم اتنا تو بھو تم
ذرا تو سمجھو بیوفائی کا ذکر تھا پھر کہنے مین کیا فکر تھا تم نے رحیمن کو عقل کی دشمن کو پہلے سمجھا دیا ہوتا ذرا
دھمکا دیا ہوتا رحیمن خبردار زنہار زنہار کسی کے آگے کہی چلی میری بات گل گلی زبان سے نہ نکالیو کچھ

نہ اچھا لیو دشمنون کی بدنامی ہو پھر وفا کی خامی ہو بیوی شکر کرو اوسپر الزام نہ دھرو خیر ہوئی جیسن نے احمق
باورچین لے مردون سے نہ کہا پردہ ڈھکا رہا نہین مشکل ہتی کون برائی ہین سنتی گلی گلی چرچا ہوتا پھر
کون رسوا ہوتا اب تم شام ہونے دو دن کو تمام ہونے دو جو ہونا ہے وہ ہووےگا ایک ایک اپنی
کہیگا مین جو کہہ چکی ہون جدہر کو رہ چکی ہون اب بھی وہی کہون گی کبھی باز نہین رہون گی قول سے
نہین پھرون گی نظر سے نہین گرونگی منجھلی بیگم خواہ تم یا کوئی عورت کی دم زبان بدلے وہ جانے
ایمان بدلے وہ جانے سنو بیوی ذکیہ یہ وفا کا ہے قضیہ تم بات کا پاس ہی کرنا عورتون کا نام ہی
کرنا دنیا تہ و بالا ہو دشمنون کا منھ کالا ہو بات کی ترچ ہی کرنا جھوٹ کو سچ ہی کرنا زہرہ بیگم نے کہا
ہان فہیم دوا کچھ ہم بھی سنین خرشید بیگم بھی بولین کیا اسرار ہے کیا تکرار ہے کیا قصہ کیا قضیہ ہے
یہ سب ارہی ذکیہ ہے ہمکو کیون بلایا ہے کیا فساد پھیلایا ہے تو وہ قصہ سنا ہم کو بھی جتا فہیم بولی
زہرہ بیگم مجھپر قہر ہے اور ستم میرا ناک مین دم ہے باندیون کا اودہم ہے چھوکریان جدا بیگم اون
سے سوا مجھ سے جھگڑتی ہین ناحق ناحق لڑتی ہین کوئی قصہ ہے نہ قضیہ سر ہوتی ہین بی ذکیہ رات کو
میری زبان سے بڑھاپے کے اوسان سے چھوکریون کے آگے ان چھوکریون کے آگے نادانی سے
نکل گیا انجانی سے ذکر چلگیا اری تم کیون لڑتی ہو آپسین جھگڑتی ہو بات جانو نہ پہچانو تم وفا کو
کیا جانو وفا کیا چیز ہے تم کو اتنی تمیز ہے بس زہرہ بیگم اللہ کی قسم میرا بولنا تھا منھ کھولنا تھا
ایک قیامت آگئی میری شامت آگئی مجھسے لڑائی ٹھن گئی ایک ایک رستم بن گئی مجھپر طعنون کا
تیر کے نشانون کا مینھ برسا دیا غضب ڈھا دیا آپس مین مل گئین مجھ اجڑی پر پل گئین آخر
بیگم کو مجھسے بھڑا دیا بیگم نے بھی بانو اڑا دیا مجھسے دہینگامشتی کی باندیون کی پشتی لی وہ مثل ہوئی
کہ کتی کو ٹہلنی کا بہانہ لگانے والی جمیلہ اور فرزانہ رات بھر مجھے جگایا رات بھر مجھے ستایا دم بھر
سونے نہ دیا دراز ہونے نہ دیا اپنی ضد کرتی رہین مجھپر الزام دھرتی رہین چھوکریون سے چھڑوانا منظور تھا

بیگم کو ستانا منظور تھا قصہ کا بہانا تھا اپنا غصہ آزنا تھا کسی بات پر بڑہیا بولے ذرا اپنا منھ کھولے پھر
اسکی خبر لون ناک مین دم کر دون رات کو موقع پایا خوب مجھے بھونکایا پنجے جھاڑ کر پیچھے پڑگئین کہ
بیگم بگڑ گئین بس بی رات بھر بات بات پر میرے کان کھائے وفا کے دریا بہائے مین بات
سناکر زبان ہلاکر گناہگار ہوگئی تقصیروار ہوگئی مجھے اکیلا پالیا میرا بھیجا کھالیا آخر مین مجبور ہوئی
جان بچانی ضرور ہوئی مجھے بھی پیچ آگئی دل پر ضد چھاگئی پھر تو مینے مردون کو بیگم نے عورتون کو
باوفا بنایا کیا کیا بنایا ساری رات یہی داستان رہی بیگم پشیمان مین پریشان رہی آپ سوئین نہ سونے
دیا بیگم نے میرا لہو پیا اے زہرہ بیگم تمھاری جان کی قسم پیچھا چھڑانا مشکل ہوا جان کا بچانا مشکل ہوا
بیگم جان کو آگئین باندیان منہ کھاگئین تم دیکھو یہ غضب باندیان سب کی سب جھوٹ کو سچ کرتی ہین
بات کی پیچ کرتی ہین ہماری بیگم کے نزدیک پیاری بیگم کے نزدیک میل کا تیل بنانا عورت کو
چڑیل بنانا ادنے بات ہے یہ کرامات ہے باندیون کے سات رہتی ہین بگڑی کو اونٹ کہتی ہین
تم کو پنچ بنایا ہے فیصلہ کو بلایا ہے تم قضیہ طے کرو وفا کی قسم طے کرو تکرار کی یہ بات ہے انصاف
پنچون کے ہات ہے پورا انصاف کردین جھگڑا صاف کردین بیوی جو بات کہو ایمان کے سات کہو
خوشامد ہو نہ طرفداری وہ کہو دل کو لگے پیاری فہیمن کی بات سنکر بڑہیا کی خرافات سنکر پنچ دق
ہو گئے سب متفق ہو گئے ہمزبان ہوکر ایک بیان ہوکر صاف صاف جواب دیا بڑہیا کو آگے دھر لیا
پنچون نے زبان کھولی ایک ایک بگڑ کر بولی عورت اپنا علاج کر کل کی کرتی آج کر جنون نہ
بڑہجائے خون نہ بگڑجائے فصد کھلوا جونکین لگوا لو بی اور ہوئی جواب دو کوئی سو برس کی
بڑہیا نے روئی کی گڑیا نے ہم کو چھچورا بنایا ہے خوشامد خورا بنایا ہے کس کو یہ مرض ہے کس کو
یہ غرض ہے جو کسی کی خوشامد کرے تیری میری برآمد کرے جھوٹ بولے عیب کھولے گودمین
کانٹے بوئے بیوفا بنے بدنام ہو دنیا کا ہم پر الزام ہو ہم تو سیدہی سنا دینگے کھرا کھوٹا دکھا دینگے

بڑھیا تیرا خیال خام ہے یہ تم لوگون کا کام ہے سر سہلاؤ بھیجا کھاؤ بیویون کو پھسلاؤ دم دیکر قسم دیکر چراچرا کر چھپا چھپا کر مال تال اُڑاؤ کھاؤ اور غراؤ ہم تو صاف ہین ذات کی اشراف ہین جو کہینگے کھری کہینگے کھرے ہین کھرے رہین گے کون اپنا ایمان بگاڑے جہنم مین جھنڈا گاڑے ایمان ہے تو جہان ہے جان کے سات ایمان ہے تو مانے نہ مانے پاپوش سے جانے بجانے پاپوش سے ذکیہ سلطان بگڑین انکی بلا جان بگڑین جو بگڑے ہماری تقریر سے وہ ٹھینگا کھائے پنیر سے مثل ہے راجہ روٹھے گا اپنی نگری لیگا جو کچھ دیتا تھا وُہ نہ دیگا سن دو فہیمن سمجھے دیتے ہین بچن ہم بے حمایت بے رورعایت سچا فیصلہ کر دینگے قصہ الگ دہر دینگے جو عقل مین آئیگا جو ذہن مین سمائے گا صاف صاف سنائینگے نے خلاف سنائینگے کسی کو دبائینگے کسی کو دہمکائینگے روٹھے کو منائینگے جھگڑا چکائینگے آخر بک بک مین اسی جھک جھک مین دن تمام ہوا اور یہی سرانجام ہوا شام ہوگئی آئی آسمان پر سیاہی چھائی ذکیہ سلطان نے دل پریشان نے بارہ دری کو جھڑوایا فرش فروش بچھوایا گاؤ تکیہ لگائے جھاڑ فانوس جلائے سب مہمان جاکر بیٹھے قرینے قرینے آکر بیٹھے سب کے آگے دو فہیمن بغل مین جمیلہ دشمن برابر آکر بیٹھی کولا ملاکر بیٹھی موچھون کو تاؤ دیتی تھی بڑھیا کے چٹکیان لیتی تھی مردار کو چین ذرا نہ تھا چوتڑ کہین ٹکتا نہ تھا بیقرار تھی بیتاب تھی آگ پر سیماب تھی فہیمن دیکھکر گھبرائی بغلین جھانکی بولائی کہنے لگی خدا کی دہائی میری شامت کھین آئی جو اس چھالکو چڑیل کلو کو بغل مین بٹھالون آستین مین سانپ پالون بندر کو دوست بناؤن بچھو سے بیر بساؤن کھین کھین بیگم گزرے تقریر سے ہم مجکو آبرو عزیز ہے یہ چھوکری بے تمیز ہے بیوی اپنی عزت سبھی اپنی حرمت اپنے اپنے ہات ہے میرا اسکا کیا سات ہے دشمن کے سایہ سے بڑے ہمسایہ سے دور رہنا بہتر ہے ضرور رہنا بہتر ہے بیگم تم بندوبست کرو اسکا حوصلہ پست کردو یہان سے اوٹھالو اپنے پاس بٹھالو ذکیہ بیگم نے کہا بڑھیا ہوش مین آ تو اپنا علاج کروا

گدال سے فصد کھلوا ابھی اوس غریب نے چھوکری بدنصیب نے زبان ہلائی نھین ہنسی ہنسائی نھین
تونے واویلا مچائی دینے لگی دہائی وہ مثل ہوئی ابھی تم توجھے چھیڑو گی آگا آگر گھیرو گی بڑھیا
تیرا وہ حال ہے کانڑے گنجے کی مثال ہے ایک گنجا کہین جاتا تھا کانڑا سامنے سے آتا تھا حرامخور
گنجا دل مین سوچا کانڑا مجھے برا کہیگا چپکا نھین رہیگا توپہلے ہی دھکا دے گالی اسکو سنا دے اودہر
کانڑے نے سوچ کر ذرا سر کھجا کر غوج کر گنجے کو گالی سنائی گنجے نے دہول ٹکائی گالی گفتار ہونے لگی
جوتی پیزار ہونے لگی وہی عقلمندی وہی پیش بندی فہمین تو کرتی ہے بیہودہ گفتگو کرتی ہے درگور
عورت ہے بلا ہے موئی آندہی ہے ہوا ہے ایک ایک کے سر ہوتی ہے اپنے نصیبون کو روتی ہے
آتے جاتون سے چپ چپاتون سے لڑتی ہے جھگڑتی ہے وہ مثل ہے آبیل توجھے مار نھین
مارتا تب بھی مار نھین بولی بیگم تم جیو جم جم ذرا میری بات سمجھو باندی کی اوقات سمجھو سنو دیکھو
سلطان میری داستان مین کیا کہتی ہون کیون الگ رہتی ہون مین نادان نھین تم جیسی
انجان نھین دوست کو دشمن کو اشراف کو کولن کو دور سے پاس سے شعور سے قیاس سے
نہ جانون نہ پہچانون مجکو عقل ہے شعور ہے منہین مقدر سے مجبور ہے بیوی بڑہاپا آگیا ہے غم مجھے
کھا گیا ہے مگر پھر جوانون سے تم نئی پرانون سے ہر طرح اچھی ہون وفادار کی بچی ہون تنک
ہوش بجا ہین حواس بھی سوا ہین عقل مین تیزی ہے بات مین دلآویزی ہے بشرہ دیکھ لیتی ہون
چہرہ دیکھ لیتی ہون صورت سے بھلائی تیور سے برائی جان جاتی ہون پہچان جاتی ہون
بظاہر تو بیوقوف ہون مگر بڑی فیلسوف ہون لو تم کو نقل آدمی کی عقل مین سناؤن تماشا
دکھاؤن گزری ہوئی نقل ہے اصل کی اصل ہے نقل ایک بار مجھپر ایسی گزری دریا کے اندر
ایسی گزری مین کلکتہ سے آتی تھی اور لکھنؤ کو جاتی تھی برسات کا موسم میرا اکیلا دم دریا کا چڑہاؤ
تھا پانی ہاتی ڈباؤ بہتا سوہن بھدرا پر آئی تھار دریا پر آئی دیکھا کنارہ پر اودمسافر اکثر کچھ پڑے

ہین کچھہ کھڑے ہین بیل ٹٹو بھی تھے جانور نکھٹو تھے ناؤ کا انتظار تھا ایک ایک امیدوار تھا ناؤ جلدی آئے ہم سب کو لیجائے اتنے مین ناؤ آئی دھرے بھی بہائی کنارہ پر لگائی ملاح نے دی دہائی مسافرو جلدی آؤ تیار سوار ہو جاؤ لوگ تیار ہوئے ناؤ مین سوار ہوئے ملاح نے جو ما لگادیا اجڑنے یہ غضب کیا بیل ٹٹو بھی بھر دئے جانور نکھٹو بھی بھر دئے ابتو بیٹھنے کی جگہ نرہی چوتڑ ٹیکنے کی جگہ نرہی ابھی وہ ملاح سوا بے صلاح ناؤ چھوڑنے کو تھا لنگر توڑنے کو تھا ایک موا غارت ہوا بندر والا گنوار رزالا صورت دیوانی اچانک ناگہانی کہین سے پیدا ہو گیا زمین سے پیدا ہو گیا ملاح کو کچھہ دیکر اپنے بندر کو لیکر ناؤ پر جا بیٹھا سب کے برابر آبیٹھا جمیلہ بولی جیسی تو بے تمیز بے آبرو محفل مین بیٹھی میرے برابر بیٹھی بیوی ذکیہ سلطان رد کو باندی کی زبان دیکھو مین نہ کہتی تھی اس سے الگ ہٹی تھی یہ فتنہ انگیز بولیگی بات مین زہر گھولے گی چھوکری نہین ہے بلا ہے شیطان سے سوا ہے ذکیہ نے کہا دوا تو خیال نکر ذرا اپنا کام کر بات تمام کر جمیلہ کو نہ گھور معاف کر قصور وہ ابند کر زبان شروع کر داستان تو چپ ہو رہ بندر کی نقل کہہ بس بیگم جب ناؤ پر بیٹھے سب وہ بندر والا موا رزالا ناؤ کے اندر آگیا بندر کو لیکر آگیا اتنے مین ایک آدمی کوئی ٹڑا نیک آدمی مسافر صورت شاید بھر دور کا چلا دریا پر آیا ملاح نے اوسکو بھی بلایا کہا تم بھی آؤ جگہ ہے بیٹھ جاؤ وہ شخص عقلمند تھا لقمان کا فرزند تھا بندر کو دیکھکر مچھندر کو دیکھکر بہت گھبرایا ناؤ پر نہ آیا کھڑا رہا ملاح سے کہا نہین نہین بھائی میری قضا نہین آئی ناؤ پر سوار ہون اجل سے دوچار ہون مجھے ایسے جانے سے اپنی جان گنوانے سے کیا حاصل ارے جاہل تو نے بندر کو بٹھایا ہے شریر جانور کو بٹھایا ہے تو پریشان ہوگا دیکھہ پشیمان ہوگا ملاح جھنجلا کر بولا پھر ناؤ کا لنگر کھولا دوبارہ پکارا مسافر کو للکارا آنا ہے تو آؤ باتین نہ بناؤ دیکھو پچتاؤ گے دیکھتے رہ جاؤ گے جب رات ہو جائیگی ناؤ پھر کر نہ آئیگی افسوس کروگے سردی مین مروگے مسافر نے کہا خبر لے قافلہ بہا ہم سب جانتے ہین تیری کب مانتے ہین ارے ملاح ہوش مین آ اپنے اوسان بجا

تو گنوار ہے جان سے بیزار ہے مجھے جان عزیز ہے تو جاہل بے تمیز ہے مین دیوانہ نہین نادان مستانہ نہین تیرے دم فریب مین آؤن اجل کے دام مین پھنس جاؤن ارے نادان ملاح ہماری مان صلاح تو اللہ سے دعا مانگ راہ مین بندر نہ لائے سانگ ناؤ مین گھماگھم ہے مجھے بندر سے وہم ہے اگر یہ بندر ناچا پھر دیکھو یہ کہا نچا ڈوب جائیگا تو پچتائیگا ملاح نے قہقہا مارا پھر مسافر کو للکارا او میان جوان بنے ہوئے لقمان یہ تم نے کیونکر جانا کیا علم غیب سے پہچانا وہ مسافر بولا عقل کا بول بالا ہمین اللہ سے علم کی راہ سے عقل عنایت ہوئی ہے عقل سے ہدایت ہوئی ہے مین وہ انسان نہین کچھ سمجھتا نادان نہین دیکھ بھال کر انجام کو خیال کر بے قضا بے رضا دریا مین گرون حرام موت مرون تو نے سنا نہین تو نے پڑھا نہین حکیمون نے کہا ہے عالمون نے لکھا ہے جس ناؤ مین جس گانو مین جس بیڑے مین جس کھیڑے مین پاپی روسیاہ ہوگا وہ کھیڑا تباہ ہوگا تیری ناؤ مین بندر ہے شیطان شریر جانور ہے میری کیا شامت آئی ہے مجھ پر کیا مصیبت آئی ہے ناؤ کے اندر آؤن اپنی جان گنواؤن تو نے بندر کو بدجانور کو ناؤ مین بٹھالیا بے گناہ کا خون کیا اب ناؤ کا بہاؤ پر پانی کے چڑھاؤ پر دو قدم بہنا مشکل ہے سلامت رہنا مشکل ہے تو زندگی سے ہات دھو اپنی ناؤ سے مایوس ہو سُن رے ملاح اب یہی ہے صلاح تو اپنا جینا چاہے دانہ پانی پینا چاہے بندر کو اُتار دے دریا کا کنارہ لے منزل آسان ہوجائیگی مشکل آسان ہوجائیگی اگر مرنا منظور ہے موت کتنی دور ہے بسم اللہ اپنی راہ لے مسافرون کو ڈبو دے تو نے شاید سنا نہین تو کچھ پڑھا گنا نہین مثل ہے گرہ سے مال جائے آدمی عقل نہ گنوائے جو ہمیشہ افسوس آئے آدمی عمر بھر پچتائے ہمکو ہوش ہے حواس ہے آج سے کل پاس ہے ہم اسوقت ٹل جائین گے آج نہین کل جائینگے بس بی وہ عقلمند خدا کی سوگند یہ کہکر خاموش ہوگیا پھر روپوش ہوگیا ملاح نے لنگر اُٹھایا ناؤ کو دھار پر بہایا ناؤ کنارے سے ٹلی تھی پانی کے زور سے چلی تھی بندر کو

ہوا لگی مچھندر کو ہوا لگی موجون کا تماشا نظر آیا موئے وحشی کا دل لہرایا اپنی والیون پر اُترا بد افعالیون
پر اُترا خوش فعلیان کرنے لگا ذقندین بھرنے لگا پھر اوس پانی مین موج کی طغیانی مین اپنی
مورت دیکھکر مسخری صورت دیکھکر نگوڑا اچھلتا تھا کیا کیا مچلتا تھا غلطکین لگانے لگا بھپکیان
بتانے لگا ناؤ مین غوغا ہوگیا بندر کا تماشا ہوگیا موا بندر کدکتا تھا گھوڑا ٹٹو بدکتا تھا اجڑا بندر والا
اوسکا منہ کالا بندر پر جھنجھلاتا تھا ڈنڈے سے سمجھاتا تھا بیگم وہ بندر شریر جانور اوسوقت کسکا یار تھا
اوسپر شیطان سوار تھا اپنے مالک سے نڈرا کسی غیر ذالک سے نڈرا دھمکیان دینے لگا بھبکیان
دینے لگا پھر تو وہ جانور بذات بندر اور بھی زیادہ ہوگیا کودنے پر آمادہ ہوگیا چھلانگے لگانے لگا
چھلانگے لگانے لگا اب اوس موئے نے شیر بغارت ہوئے نے کود کود کر یہ حال کر دیا ناؤ مین
بھونچال کر دیا کبھی ٹٹو کو نوچا کبھی بیل کو دبوچا کسی کا منہ چاٹا کسی کا گال کاٹا کسی کا دامن پھاڑا
کسی کا مال اُجاڑا بڑا اودھم کر دیا ناک مین دم کر دیا سر کی ٹوپیان لے گیا بدن کی بوٹیان لے گیا
ٹٹو کودنے لگے بیل بدکنے لگے کیا حیوان کیا انسان مسافر بیچارے ڈر کے مارے کونے کونے بچھونے
بچھونے چھپتے پھرنے لگتے پھرے آخر بندر نے بد بلا مچھندر نے اچھل کود سے یہ نوبت کی بھری ناو کی
یہ صورت کی ٹیڑھی سیدھی ہونے لگی لوگون کو ڈبونے لگی ایک بار ایسی جھکی ملاح سے بھی نہ رکی
قابو سے نکل گئی ٹکرا کر ٹوٹ گئی بندر بچا ند پھندا وحشی تیر ترا موا گمنام ہوگیا سب کا کام تمام ہوگیا
کوئی داد کو پہونچا نہ فریاد کو پہونچا لوگ عدم کو گئے سیدھے ارم کو گئے غریبون کی جان بیبیون
کی جان بندر پر قربان ہوئی کہنے کو داستان ہوئی مین ہی کمبخت جینے سے کلفت دریا مین جا
گری اللہ کے گھر سے پھری آخر ایمان تھی بڑی سخت جان تھی ڈبکیان کھاتی غوطے لگاتی خضر کی
سنگی کنارے جا لگی عمر ابھی باقی تھی زندگی اتفاقی تھی جیتی رہی بچ گئی اجل کے حملے ہونے لگی سیرون
پانی ڈھیرون پانی حلق مین اتر گیا پیٹ مین بھر گیا غٹ غٹ پی گئی تقدیر سے جی گئی جیتی جاگتی

لکھنو آئی کہو بیگم کیسی سنائی یان وہی بات ہے باندی بھلو کا سات ہے یہ بندر سے کم نہین بنو مجھہ مین
دم نہین تم اپنی باندی کو موسل سانڈہی کو یہان سے اوٹھالو اپنے پہلو مین بٹھالو یہ آخور حرام خور
کچھہ نہ کچھہ سنائیگی ناحق مجھے ستائیگی ذکیہ بیگم نے کہا جمیلہ یہان چلی آ میرے پاس بیٹھہ جا باؤلی ہوگئی
ہے ودا اسپر بایہ نہ ڈال بڑہیا ہے دجّال تونہ بھڑاکہل کہڑی سے جمیلہ بیچ بیوفا رہی سے یہ طوطا
چشم ہے اسکے سفید پشم ہے جمیلہ جل کر بولی آپے سے نکل کر بولی بیگم کچھہ نکہو چپکی ہو رہو مین
جواب سنا دون گی اسکو فرا چکھا دون گی اسکے پاس بیٹھے شیطان مین بیٹھکر ہوئی پشیمان اپنے
سر کی قسم میرا گھبراگیا دم اسکا برابر بیٹھنا خلا ملا ہوکر بیٹھنا کسکو پسند ہے اسکو نہ بلکند یہ گوڑی پاگل ہے اسکی
وہ مثل ہے تن پر کپڑا نہ بدن پر لتہ پھر بات کرون البتہ بیوی رضیہ سلطان نے تمھاری اناجان نے
اسکو منھہ لگایا ہے ذرا سر چڑہایا ہے موئی نہین بن گئی ہماری دشمن ہوگئی ایک ایک کو دہمکاتی ہے
بندریا کاٹے کھاتی ہے قمر النسا نے کہا یہ وبال بندر پر رہا اب جمیلہ جانے دے ہکو دل
بہلانے دے رات جاتی ہے بات جاتی ہے لو دوا آؤ بہادری دکھاؤ میدان صاف ہے وفا کا
انصاف ہے کچھہ کہو کچھہ سنو دل کھول کر ہم کو سنو اچھا بیوی قمر النسا اب تو رات آئی سوا آج قصہ کو
کو رہنے دو جمیلہ کو اور کہنے دو یہ باندی بخار نکال لے دل کا غبار نکال لے یہ بیاہی کی جورو ہے
اسکو لڑائی کی آرزو ہے تم آج نہ بولو بدمزاج نہ بولو کل بات سو بات لولاؤ ہات سے ہات مجھے
نیند آنے لگی طبیعت مرجھانے لگی کل ساری رات بچون کے سات جھگڑا چھیڑنا قصہ کو بیٹرا یہ
بات سبکو پسند آئی نہین نے رخصت پائی کھٹولے پر جا لیٹی پانون پھیلا کر جا لیٹی مہمان بھی سوگئے
چپ چاپ ہوگئے جب صبح نمودار ہوئی پچھلے انوہی بیدار ہوئی سوتی سوتی چلی انا کے پاس بھاگی
دیکھا یا دل گرجتا ہے لگاتار مینھہ برستا ہے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا ہے آج جہولنے کا مزا ہے جا کر انا
کو اوٹھایا بیخبر سوتی کو جگایا کہنے لگی اناجان بیوی رضیہ سلطان تمہین کچھہ نہین دہیان تم پڑی ہو

بے اوسان مجھے رات سے فاقہ ہے اّنا بھوک کا تراقہ ہے لاؤ کچھ کھلاؤ کوئی چیز ہو بتاؤ دھری ہو رکھی ہو مجھے کچھ کھلادو نہو بازار سے منگا دو بھوک نے بیتاب کردیا سوتی کو بدخواب کردیا کلیجا کھرچا جاتا ہے اّنا جی نپچا جاتا ہے اٹھو حال غیر ہے اٹھو مینھ کی سیر ہے رضیہ بیگم برہم برہم اٹھیں جواب دیا اے ہے انوری کیا کیا سوتی کو جگا دیا میرا بھیجا کھالیا کوٹھری میں جا کچھ دھرا ہو نکال لا جو چیز ملے کھا جا طبیعت کو بہلا کچھ نہ ملے مجھے نگل کہیں یہاں سے ٹل لڑکی آدہی رات میں طوفانی برسات میں آنکھیں ملتی پیٹ مسلتی دوڑی آئی یہ مژدہ لائی اّنا کچھ لاؤ بھوکی کو کھلاؤ لڑکی کچھ خیر ہے تجھے مجھ سے بیر ہے نیند میں ستاتی ہے سوتی کو جگاتی ہے میں تجھے کیا کھلاؤں کھانا وانا کہاں سے لاؤں مینھ کا طوفان ہے عالم سنسان ہے دیکھتی ہے کیا سامان ہے سویا پڑا جہان ہے اسوقت سردست کوئی چیز نیست ہے لڑکی صبح ہونے دے مجھے بھی سونے دے خاموش ہو رہ جا تو بھی سو رہ ذرا بھوک کو مار اتنی نہ ہو بیقرار یہ جھوٹی بھوک ہے یہ کھوٹی بھوک ہے یہ بھوک کا وقت نہیں بازار میں آمد رفت نہیں دیکھ مینھ لگاتار برستا ہے تل دھار اوپر دہار برستا ہے مینھ کی وہ طغیانی ہے جہان میں پانی پانی ہے مینھ ہے خدا کا قہر ہے گھر میں گنگا جمنا کی نہر ہے آدمی بازار کیونکر جائے سودا سلف کیونکر لائے تو ذرا صبر کر جی پر جبر کر اسوقت کچھ پک سکتا ہے باورچیخانہ تک ٹپکتا ہے بیٹی ضد کی بات بیجا ہے ابھی دو گھڑی رات ہو رہی ہے صبح ہو مینھ کھلے پکا لیجو گلگلے اے ہے اّنا جان بھوک نے کھو دیئے اوسان جی نکلا جاتا ہے دل پگلا جاتا ہے اّنا جو کچھ ہو دو میری بھوک کھو دو بھیسہ دو کباب دو نہیں صاف جواب دو بھوک کا علاج کرو درست مزاج کرو انوری بیگم خیر ہاں درست کرادوں ساں مینھ کا طوفان کھلنے دے کوئی دوکان کھلنے دے کوئی قصائی نان بائی آئے کوئی بنیا کوئی حلوائی آئے باقرخانیاں پکوالینا گرم کچوریاں منگوالینا تازی تازی ملائی کھانا گھر کی چیزیں بالائی کھانا پاپڑ بنوالیجو بھوک کو بہلائیو نہیں اّنا جان یہ پھیکا سامان بیمزہ کیسے بھاتا ہے برسات میں کون کھاتا ہے میں تو اّنا جی آج دو ور دیسہ کی

پھینیان منگاؤن گی جلیبیان منگاؤن گی یہ نہو کچھہ اور منگاؤ مجھے باتون مین نہ بہلاؤ بیٹی مجھے لٹوا دے
ہر طرح روپیہ اٹھوا دے اچھا جا منگا لے کچھہ نہ ملے مجھے کھا لے بی آما تم کو کیا ہوا ہے مجھہ سے دل
بھرا ہوا ہے تم تو ہر بات مین بات کے سات مین جواب سنا دیتی ہو ہا ہا اُمنگ مٹا دیتی ہو بس آما بس
تم جیو سو برس اب تم سے نہین کہون گی تمھارے گھر نہین رہون گی لو بی رضیہ سلطان اللہ حافظ اللہ نگہبان
مین جاتی ہون ڈولی منگاتی ہون اچھا انوری یہان آ میرے پاس ٹک جا مین تجھے تدبیر بتاؤن تیری
دل کیسی سناؤن جا چھوکریون کو جگا کچھہ سامان گھر سے نکلوا کھانڈ لے میدہ لے بیسن لے میرا آنبے کا
بڑا الگن لے ابھی تینون کو سب چیزون کو اچھی طرح مل دل خوب گوندمسل گلگلے پھلکیان تل۔
جتنے نکلے جائین نگل پورا پکوان ہو جائیگا بھوک کا سامان ہو جائیگا آج پکوان کی بہار ہے آگے تجھے
اختیار ہے آہا آما جان تمھارے قربان خوب ڈھب بتا دیا اچھا سامان بنا دیا آما بی جوڑہ بھی دینا
ہان ہان وہ بھی لینا جا آپا کو اٹھا سامان تیار کرا اچھا ابھی جاتی ہون آپا کو جگاتی ہون آپا بی آپا بی
اچھی میری باجی ذرا آنکھہ کھولو ہشیار ہو بولو آپا کروٹ لو جھٹ پٹ لو ذرا دیکھو آپا میرا سگھڑاپا مینے
آما کو جاکر خوب بہلا پھسلا کر اُٹھایا راضی کیا ہے قابو مین لیا ہے اٹھو نیند کو بہلاؤ زیادہ پانو نہ پھیلاؤ
ہوشیار ہو جاؤ خرّاٹے نہ لو پکوان تلو میٹھہ کا تار دیکھو ابر کی بہار دیکھو آہا کیسی بہار ہے کم کم ہوا رہے
ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا ہے کم ہے نہ سوا ہے ستھرا آسمان ہے جھولے کا سامان ہے دُودی آپا بی گھبرا گیا
جی تم ایسی بےخبر سوئی ہو گویا گھوڑے بیچکر سوئی ہو آج اُٹھتی ہو نہ کل دن یون ہی جائیگا نکل اب آپا
اٹھو پلنگ سے چھٹو ہاتھہ منھہ دھو ڈالو ذرا نیند کا خمار ٹالو اے ہے آپا اٹھتی نہین تم سے پلنگڑی چھٹتی
نہین مُوئی انوری بیگم گھونٹ دے میرا دم تو نے خدا کی قسم بھبیرہ کیا ستم ناک مین دم کر دیا صبح
صبح اودھم کر دیا نیند بھر نے نہین دیتی مجھے مرنے نہین دیتی چلا چلا کر جگا دیا چیخ چیخ کر اٹھا دیا غضب
جان آگئی لڑکی میرے کان کھا گئی ابھی آنکھہ جھپکی تھی مین لحاف مین دبکی تھی دم بھر سونے نہ دیا غافل

ہوئے نہ دیا رات کو پھر محفل ہوگی مجھے کیسی مشکل ہوگی دن کو ہین کام ہین مہمانون کے اہتمام ہین اِدھر
اُدھر بھاگون گی ساری رات جاگون گی میرا کیا حال ہوگا جاگنا وبال ہوگا بس آپا کھڑی ہو جاؤ ذرا
ٹہلو نیند کو بہلاؤ تم باتین نہ بناؤ مجھ جلی کو نہ جلاؤ تم بہت سو چکین آرام سے ہو چکین لو
اوسان ہین آؤ باہر نکلو دالان ہین آؤ مینھ برستا ہے میرا جی ترستا ہے جلدی اُٹھو جی ہین
نہ گھٹو وقت نکلتا ہے میرا جی جلتا ہے اچھا انوری بیگم کہان چلتی ہے چل ہین اُٹھی بات کہہ
تر بھر نہ ہو راضی رہ آخر ذکیہ بیگم کچھ برہم برہم انگڑائیان لیتی جمائیان لیتی اوسان ہین آئی دالان
ہین آئی سب سامان تیار کیا مہمانون کو بیدار کیا پکوان تلنے لگی فہیمن بھی نکلنے لگی جمیلہ دیکھکر
بڑبڑائی مرغی کی طرح کڑکڑائی کہنے لگی مسخری دیکھو بی انوری یہ کتیا کی سگی چوٹی پاس آ لگی بیگم
خبردار رہنا ذرا ہشیار رہنا چھچھوندر آئی ہے گھی کی بو پائی ہے آنکھ بچا کر لیجائیگی میانے ہین بھر لیجائیگی
ایک دو گلگلے بیسن کے ہات آئے تھے فہیمن کے بڑہیا وٹھلنے پائی تھی ابھی کھانے نہ پائی تھی طعنہ
سنکر چلی آئی جل بھن کر چلی آئی بدنصیب بکتی رہ گئی کڑہائی کو تکتی رہ گئی ذکیہ پکانے ہین مشغول ہوئی
انوری نہانے ہین مشغول ہوئی لال لال جوڑا پہنا اوسپر پہنا گہنا بن بنا کر باہر آئی مہمانون کو سات
لائی جھولے پر بٹھایا ایک ایک کو جھلایا ایک طرف مہمان ایک طرف انوری جان پکوان کھاتے
گئے گیت گاتے گئے جمیلہ گلگلے لاکر فہیمن کو دکھا دکھا کر مردار کھاتی تھی ددا کو جلاتی تھی کہتی تھی نانی
یہ گلگلا تو بھی نہین پلپلا آخروہ دن سارا ہنسی ٹھٹھون ہین گزارا مہمان کھاتے رہے گاتے بجاتے
رہے جب شام ہوگئی روشنی تمام ہوگئی بارہ دری تیار تھی روشنی کی بہار تھی مہمان فرصت پا کر
بیٹھے موقع موقع سے آکر بیٹھے ددا فہیمن کو بلایا سوتے فتنہ کو جگایا فہیمن جلی بھنی کڑوی کسیلی
سنی جمیلہ کی بات سے اوس بدذات سے تنگ ہوئی پڑی تھی پتنگ ہوئی پڑی تھی بڑبڑاتی
مسکراتی کچھ گردن کو ہلاتی آئی آکر بیٹھی جم جما کر بیٹھی قمرن بولی کہو فہیمن ذکیہ سے کیا ہوئی ان بن

بیوی قمرن کچھہ آن نہ بن ذکیہ بیگم ستاتی ہین باندیون سے چھڑواتی ہین آپ جھوٹی بات کہتی ہین۔
باندیان سات کہتی ہین مجھے بیہودہ جانا ہے ہڑی کا گودا جانا ہے بیگم کھائے جاتی ہین اگو بائے
جاتی ہین گالیون کی بھرمار ہے مجھپر جوتی پیزار ہے مجھہ موئی کو غارت ہوئی کو ذرا بولنے نہین
دیتین منہ کھولنے نہین دیتین مین کچھہ کہہ نہین سکتی چپکی بھی رہ نہین سکتی غضب مین جان ہے یون تو مین
امان ہے اچھا ددا یہ تو بتا وہ جھگڑا کیا ہے وہ رگڑا کیا ہے ہمکو بھی سنا ہمکو بھی سمجھا بی قمرن کیا کہے
نہیمن بیوی جھگڑا ہے نہ تکرار نہ مجکو جھگڑے سے سروکار بیگم مجھہ سے بیزار ہین میرے درپے آزار ہین
مجھے بولنا دشوار کردیا منہ کھولنا دشوار کردیا بیگم کا غضب دیکھو تم سب کے سب دیکھو ذرا خیال کرو
نہین سوال کرو میرے دماغ مین فتور ہے یا اون کی عقل کا قصور ہے بیگم کو ضد آگئی ہے خبر نہین
کیا سما گئی ہے بار بار یہی فرماتی ہین مجھے یہی سناتی ہین عورتین پارسا ہین مرد بے بیوفا ہین مین
کیا جواب دون کسکا صبر لون کہتی ہین عورت جسکے ذکر سے نفرت بڑی عاقل ہے ہنرمند فاضل ہے
تم بیانہ سیر دیکھو سمجھہ کا پھیر دیکھو سچ کو جھوٹ کرنا بھیڑ کو اونٹ کرنا یہ اون کی عقل ہے تکرار کی یہ اصل ہے
مرد کو بیوفا بناتی ہین عورت کو مردوا بناتی ہین بیگم اولٹی عقل کی ہین پیدا ہوئی آج کل کی ہین میری
بُری بات ہہی کیسی خرافات ہہی وہ غور سے سنین ذرا طور سے سنین پھر قائل ہون ادہر مائل ہون
میری جو بات ہے حکمت کے سات ہے صاف ہے سیدہی ہے جو نہ سمجھے وہ گیدی ہے سچی بات
اور اچھی ذات چھپائے سے کب چھپتی ہے وہ آنکھون مین کھپتی ہے بیوی مشک کو ترکو خشک کو سو
ڈبیون مین دباؤ تو قفلون مین چھپاؤ نہین چھپے گا اپنی بو دیگا بس میری بات اچھی یا واہیات
جان لوایسی ہے مان لوایسی ہے بیگم کچھہ جانتی نہین سمجھاؤ تو مانتی نہین زبان چلادیتی ہین۔
تنک ملادیتی ہین پھر کہتی ہین عقلمند ہون اشراف کی فرزند ہون سنو قمر النسا بیگم کیا کہہ رہی ہے
عالم دنیا کی بھلائی زمانہ کی پارسائی مردون مین موجود ہے عورت عالم کی مردود ہے قمرن بیگم

تم ہی کہو حق کے سات رہو مرد کی خوبیون کو مرد کی نیکیون کو کوئی مٹا سکتا ہے مرتبہ گھٹا سکتا ہے
تم کو باور نہو یقین اگر نہ ہو کسی فاضل سے پوچھ لو کسی کامل سے پوچھ لو سنو وہ کیا کہتا ہے کس طرف
رہتا ہے تم سب مردونکو میرے ہمدردونکو ایک زبان پاوگی ایک بیان پاوگی جو کہیگا یہی کہیگا فہمین کی طرف ہیگا
مرد مین مروت ہے مرد مین محبت ہے سب سے سوا عقل ہے جو وفا کی اصل ہے اب اور کیا تعریف
کرون کیون کسی کو خفیف کرون بھین دو اور کہہ طوبے طور کہہ بس بی تم آپ دیکھو ہر چیز کو ناپ دیکھو
مجھسے نہ پوچھو میرا منھ نہ نوچو مرد کی سخاوت مرد کی شجاعت مرد کی جرأت مرد کی ہمت آنکھ سے
دیکھو پھر اوسپر تھپڑ پھینکو سب سے بڑھکر مرد کا جوہر اوسکی لیاقت ہے جو وفا کی علامت ہے
بیوی قمرن مرد کا اچھاپن کہانتک سناؤن کہانتک بتاؤن مرد کا دل کڑا دل سے حوصلہ بڑا
طبیعت کا گرم آنکھ مین شرم تقریر اچھی تقدیر اچھی پھر آگے تمیز کہون کیا کیا چیز کہون بس واہ
واہ کہون ماشاءاللہ کہون اچھا ودا عورت کو ہماری ہم صورت کو تو کیا کہے گی کیا برا کہے گی اے
بی پرے پھینکو اوسکو تم ہی دیکھو خدائی کی برائیان جہان کی بیوفائیان تم اوسمین پاوگی پھر میرا یقین
لاؤگی کس مین جہالت ہے کس مین لیاقت ہے ہماری ذکیہ بیگم کرتی ہین ہم ہم مجھسے ناحق
سانگ لاتی ہین مرغی کی ایک ٹانگ بتاتی ہین عورتون کی طرفدار ہین مجھہ نگوڑی سے بیزار ہین
بات کی پچ کرتی ہین جھوٹ کو سچ کرتی ہین اون کی جوبات ہے نادانی کے سات ہے بات کا
سر نہ پانو اُجڑا ہوا گانو دھری جائے نہ اوٹھائی پھپوندلگی مٹھائی اوسپر یہ غضب باندیان سب
اونکا سات کرتی ہین ظلم بدذات کرتی ہین مجھہ سے اقرار کرواتی ہین بدنامی مین سنواتی ہین مین
تکرار کرون ذرا انکار کرون میری شامت آئے اون کی بات بن جائے خدا کی شان
بی ذکیہ سلطان ایسی بیوفا کو عورت سی حیا کو وفادار بتائین مرد وا بنائین اس ضد کا کیا
ٹھکانا جھوٹ پر الجھہ جانا ذرے کو ستارہ بنانا جھوٹا بہتان اوٹھانا بیگم کو یہ آتا ہے میرا جی جلتا ہے

مین کیونکر نہ بولون کیونکر منھہ نہ کھولون مرد کو برا کہتی ہین مجکو سنا سنا کہتی ہین میرا ناک مین دم ہے
بیگم کا یہ ستم ہے دن کو رات کہین باندیان سات کہین بیوی قمرن سچی ہے نہین بیگم کچھہ بات
بنائین جو چاہین فرمائین اونکی بن آئی ہے نہین بات آئی ہے بنّو خدا کی دہائی ہے کل سے
مجھپر چڑہائی ہے قمرن تم سمجھدار ہو سب طرح ہشیار ہو نیلی بدی جانتی ہو برائی بھلائی پہچانتی ہو
تم نے سارا جہان کل فرنگستان کھوند ڈالا ہے دیکھا بھالا ہے تم سمجھہ لوگی آپ کہدوگی مرد
اچھا یا عورت کسکو کسپر فضیلت ہے انصاف سے کہو کسی کی طرف نہ رہو میرا قول جھوٹ ہوسکتا
بکرا اونٹ ہوسکتا ہے قمر النسا بیگم تمکو خدا کی قسم کسی کی حمایتی نہ ہونا دیکھو اپنا ایمان نہ کھونا میرا
جھوٹا قول نہین بات بیڈول نہین مین جو بات کہتی ہون عقل کے سات کہتی ہون عام عورتین
تمام عورتین بدخو ہین بری ہین اکہل کھری ہین مرد وے اچھے قول کے سچے جو کہین کر دکھائین
قول نہ بدلین مرجائین غیرت کا پاس کرین مروت کا پاس کرین ہان یہ ضرور کہون گی بے کہے نہین
رہون گی مرد ہزار باوفا عورتین چار باوفا وہ بھی مشکل سے شاید چاہ بابل سے کوئی قابل نکلے
مرد کے مقابل نکلے جسکو پارسا کہین بی عزت نسا کہین سو مین ایک ہوگی اتنی کوئی خدائی خوار فتنی
جیسے آٹے مین نمک پھر بھی مجھے ہے شک کوئی کچھہ کہو کہین ہو یا نہ ہو مین تو نہ مانون گی بیوفا ہی
جانون گی سنو قمرن میرا سچا سخن بات کو خیال کرو پھر مجھہ سے سوال کرو تم نے اس ہندوستان کی
جہالت کی کان کی کیسی کیسی خود پسند بے غیرت نادہند عورتین دیکھی ہین خوبصورتین دیکھی ہین
بیوی بتاؤ کیسی ہین کہدو ایسی تیسی ہین تم کو خوب معلوم ہے دنیا مین دہوم ہے کسی کا عقیدہ
اچھا نہ کسی کا سلیقہ اچھا کسی کا دین نہ ایمان ہوش درست نہ اوسان عقل کی کم اصل کی کم کھانے
مین چست کمانے مین سست جسکو دیکھو جاہل موئی نکھٹی کاہل ذات کا بھروسا نہ بات کا پھر ویسا
بیکار بے اعتبار زمانہ عادت سے بیزار خراب چلن خراب رسم سب کی سب بے شرم بانکپن تو کچھہ

چلین وہ کچھہ جسپر عالم ہنسے جہان آوازہ کسے اپنا بیگانہ برا کہے پڑوسی بیوفا کہے اسپر کرین آن تان
مرد بڑا خدا کی شان مقابلہ پر آمادہ لڑائی کا ارادہ مردون سے زور آزمائی شیر سے لومڑی کی لڑائی
وہ مثل ہوئی دریا مین رہنا مگر سے بیر دوستدار کو سمجھے غیر تم یہ غضب دیکھو ایک نہین سب
دیکھو بی ذکیہ بیگم کرتی ہین ستم مرد کو حریف بناتی ہین اپنی تعریف کراتی ہین قمرن بولین ددا
ہم جانین ہمارا خدا ذکیہ کی غلط بات نہین تیری سی خرافات نہین ذکیہ کا قول سچ ہے رعایت
ہے نہ پیچ ہے ہم تو کھری کھری کہینگے پری کو پری کہینگے اچھی کو نیکنام غلام کو غلام بیوفا کو بیوفا
بیحیا کو بیحیا صاف کہدینگے باانصاف کہدینگے سن ہین عقل کی دشمن جو کوئی کسیکی بدی کریگا
گور مین انگارے بھرےگا مثل ہے آسمان کا تھو کا منھہ پر آتا ہے بدگو بدی کی سزا پاتا ہے تیری
عقل کا قصور ہے یہ بات تو مشہور ہے خاک سے چاند نہین چھپتا ابر سے نور نہین رکتا تو بھی ماہر ہے
تجھپر ظاہر ہے پیاری عورت کیسی ہے خدا کی قدرت کیسی ہے اری بڑہیا دیوانی ددا نہین نانی
ذرا سوچ کر کہہ بیگم کے سات رہ اری وفادار کی بچّی کہدے عورت اچھّی واہ بی قمرن تم بھی
بنین دشمن ذیل سے نکل گئین اودہری کو پھسل گئین قمرن باغی ہوگئین واری داغی ہوگئین
نہین کچھہ ہی کہہ بوا مرد برا اور برا اچھا ددا ہم جب جانین وفامرد کا لقب مانین تو مردون مین
ان بیدردون مین ہماری سی وفا دکھا ہماری سی حیا دکھا دوئی بی قمرن چھپی ہوئی دشمن ابھی سے
پھر گئین میری نظر سے گر گئین قمرالنسا آفرین مرحبا آخر بہن کا پاس کیا اونکا ورناس کیا مین
تم کو کیا سمجھاؤن کہان تک مغز پھراؤن بتو مین نے کیا نہین کہی کونسی خوبی باقی رہی وفا سنا دی
حیا جتا دی اب بھی نہ مانو اب بھی نہ جانو دوبارہ سنو تم بھی مجکو بنو لو بیوی قمرن مرد کا دیکھو
جوبن مرد کی نیکیان مرد کی خوبیان عالم مین آشکار ہین سورج جیسے نمودار ہین آنکھہ ہو
آپ دیکھو ہر چیز کو ناپ دیکھو عورت مرد کی محتاج ہے زمانہ مین یہی رواج ہے ساری عمر

مہربان ۱۲۹

عورت ضرورت بے ضرورت مرد کا ہات تکتی ہے مرد کا سات تکتی ہے اپنی جان سمجھتی ہے اپنا ایمان
سمجھتی ہے مرد کما کر لائے عورت فاقے مر جائے عورت تو نام کی ہے فقط اس کام کی ہے گھر مین
گھسی بیٹھی رہے بچون کے دکھہ درد سہے چکی پیسے چولا جلائے مرد کو پکا پکا کر کھلائے مرد کا حکم
اوٹھائے مرد کو دیکھے شرمائے اہاہا ہا دداخوب کہا بس ہو گیا معلوم مردونکا مقسوم تو نے
مردون کو اپنے ہمدردون کو آخور بنایا حلال خور بنایا اچھی کہی سچی کہی کیون ددا تو یہ تو بتا
کیا مرد وسے کماتے ہین جھاڑو ٹوکرا اوٹھاتے ہین بی قمرن کھسیانی نہ ہو زیادہ بدزبانی نہ ہو ذرا شرم
چلو جھک جاؤ دیکھو مرد کیسے ہین میرے ہمدرد کیسے ہین عورت کے ناز اوسکے انداز کیا کیا
اوٹھاتے ہین اوسپر شرماتے ہین کیسی محنت کیسی مشقت وفادار کرتے ہین عورت کو بھرتے
ہین بیگم تم مردون کا وفا پروردون کا کما کر لانا دیکھو عورت کو کھلانا دیکھو پھر بیوفا عورت وہ بیحیا
عورت مرد کی رفیق بنین اوسکو اتنی توفیق بخشین ہنر مین کامل نہی علم مین عامل بنی وہی جاہل
کی جاہل کام کاج کی کاہل ہان کوئی پڑھ پڑھا کر تھوڑا بہت سیکھ سکھا کر عاقل ہوئی تو اتنی قابل
ہوئی تو اتنی کوئی کتاب دیکھ لی بطور ثواب دیکھ لی تحصیل حاصل کی مسئلہ مسائل کی کسی نے
زیادہ پڑھا کمال کیا بہت بڑا اردو گلستان پڑھ پڑھا لی کہین کہین دیکھ دکھا لی وہ بھی انتخاب
ہوئی مدرسے مین خراب ہوئی عورت نے تیر مارا علم کا جھنڈا گاڑا اتنا کام کیا بڑا نام کیا کچا پکا قرآن
پڑھا ظاہری ایمان پڑھا فضیلت کی پگڑی باندھی لیاقت کی خندق پھاندی کوئی بھی ایسی ہوئی
ایک ایسی تیسی نہ ہوئی جسنے پیشہ یاد کیا ہو کوئی نہ کوئی ایجاد کیا ہو سب کی سب موئی بے نسب
خصم کی کمائی پر روٹی ہات اوٹھائی پر ایسی بھولی ہین انجام کو بھولی ہین کوئی اپنے مقدر کی
کوئی مادر پدر کی فقط بھروسہ پر ہے غلط بھروسہ پر ہے بتاؤ بیگم کھا کر قسم کیسا کا اچھا ٹینگ
ہے کوئی مرد کی پاسنگ ہے طریقون کا یہ حال سلیقون کا یہ حال اپنی پرائی کمائی جو مفت ہات آئی

دل کھول کر اوٹھانی بے دردی سے لٹانی یہ چلن یہ تو اہی پھر دفا کی کامیابی کسی کو اتنی خبر نہین برے انجام کا خطر نہین اس آمدنی کا بیہودہ پنی کا کیا یقین کیا اعتبار زبان کی نوک پر مدار آج لگی کل گئی نوابی نکل گئی کل روزگار کی بنیاد ایسے ناپائدار کی بنیاد ایک خواب ہے پانی کا حباب ہے کہو نی ثمرن سچی ہے نہین عورتون کا بے غیرتون کا یہ وقوف ہے اون پر ذوف ہے تم اسی بات اسی اوقات پر وفا کا نام حیا کا نام بدکرتی ہو پھر کد کرتی ہو کسی کا درست حال نہین کسی کو یاد کمال نہین جسکو دیکھو دریا دل افلاس کی سی شکل اوسپر چلن ایسا چٹورپن ایسا جو ہات آیا اپنا پرایا کھایا اور کھلایا حاتم کا نام مٹایا اسپر طرہ روز مرہ بدخوئی کی ضد ستاری کی بد نصیحت کچھ نہ مانین پیسہ رکھنہ جانین عیب کو ہنر سمجھین ہنر کو بدتر سمجھین ان نادہندون کو خود پسندون کو کچھ آیا تو یہ آیا بری رسمون کو اڑایا آرام مین پڑگئین الزام سے اڑگئین کسی نے کوئی کام نہ کیا دنیا مین نام نہ کیا بیگم ذرا شرماؤ لو آؤ ہات ملاؤ کہو بات سچی ہے کوئی عورت اچھی ہے جو ہے بدنام گھوڑی بدلگام باتین بے مزا زبان دم گزا گلا دبانے کو مستعد منھ چڑانے کو مستعد اچھا بیوی ثمرن یہ بتاؤ دشمن پیشہ کو ہنر کو مزدور کو سوداگر کو کسی نے رزیل سمجھا تو مغل نے ذلیل سمجھا ردیون نے ہنر جانا ایرانیون نے ہنر جانا ہنر ہندوستان مین اچھا انگلستان مین اچھا تبت اور چین مین ہر سرزمین مین ہنر کی آرزو ہے پیشہ سے آبرو ہے عربون نے پیشہ کیا ترکون نے پیشہ کیا انگریزون کو دیکھو پرتگیزون کو دیکھو پیشہ کرتے ہین اپنا گھر بھرتے ہین جس ولایت مین جاؤ ہنر والون کو پاؤ جو دستکار ہوگا وہی مال دار ہوگا ایک ایک کو بد اور نیک کو خورسند پاؤ دولتمند پاؤ جو سوداگر دیکھو گے بادشاہ سے بہتر دیکھو گے ایک تم ہو گم صم ہو ہنر سے بیزار محتاج قرضدار دھیلے دمڑی کو کوڑی کوڑی کو بیٹھی ترستی ہو ذلت سے بستی ہو بس لوگو شرماؤ مجھے منھ نہ دکھاؤ مین اسلئے مردونکو اپنے ہمدردون کو اچھا کہتی ہون سچا کہتی ہون تمکو بیوفا غرض آشنا صاف سناتی ہون عیب لگاتی ہون

ہماری ذکیہ بیگم۔ بیوی قضیہ بیگم کھسیانی ہوتی ہین ناداں سیانی ہوتی ہین اون کے سات باندیان۔
موئی سڑیل بساندیان ہان مین ہان ملاتی ہین مجھے احمق بناتی ہین آپ ہی آپ کھلتی ہین بگوڑیان
مجھپر ملتی ہین مین کچھہ کہون تو مشکل چپکی رہون تو مشکل مثل ہے اندہے کے آگے روئے اپنی
آنکھین کھوئے بیوی قمرن تمہارا چلن دیکھکر روتی ہون رنجیدہ ہوتی ہون دل بیتاب ہوتا ہے
جگر کباب ہوتا ہے کیون بی قمرن بنچون کو میرا سخن نشتر سا لگا ہوگا دل جگر مین چبا ہوگا دہرم
سے کہنا قسم سے کہنا مین نے کیسی کھری سنائی سچی سچی زرگری سنائی یہ تو مین جانتی ہون
تیور سے پہچانتی ہون تم آپس مین ایک ہو بدون مین نیک ہو میری طرف کون بولیگا اپنا
پردہ ستر کھولیگا تم سب میرے ہو غیر سوا نہ ٹہا ڈبیر تم جانو تمہارا کام اب کلمہ ہے نہ کلام بیوی
قمرن تمہاری فہمین بات قاعدہ کی کہتی ہے تمہارے فائدہ کی کہتی ہے اوسکی نصیحت مان لو
اپنی عادت پہچان لو پہر زبان ہلانا لمبی لگو چلانا فہمین بنچون کے سات ہے فیصلہ اون کے
ہات ہے انصاف بنچون پر چھوڑا ہے اون کا گھوڑا میرا کوڑا ہے اب غصہ کو غلاف کرو
میری خطا معاف کرو لو اب زبان کا تم سب زبان کا اس مکان مین تکرار کے میدان مین
گھوڑا کداؤ مجھے چال دکھاؤ دیکھون بشکی ہے یا سمند میری پسند ہے یا ناپسند لو گھوڑے کو
چھیڑو وفا کے پھوڑے کو چھیڑو قمرن بولین دوا بس زبان نہ چلا مسخرہ پن نہ کر سوا آن بن کی
سنو بہن ذکیہ بیگم ٹرہیا کا اودہم یہ وفادار کی جنی نقال چابکسوار بنی کہتی ہے لو گھوڑا کداؤ
ذرا مجکو چال دکھاؤ ذکیہ نے کہا اب کیا رہا اسنے توم کو بنایا ہم سب نے سنا آیا تم کچھہ نکہو
بس چپ ہو رہو بڑہیا کو بکنے دو اسکا حلق تھکنے دو اچھا اچھا بوا ذکیہ مین ٹرہاتی ہفین قضیہ
لے بڑہیا دو انگل ہ آگے سرک بس بہت ہو چکی بک بک کیون بہن انو رہی میری سلطان پری
کچھہ وفا مین سناؤن دوا کو ذرا جلاؤن تمھین آپا جان روک لو زبان آج تمھین رکھو بیان

کل سنانا داستان اپنی وفا دکھاؤ جلی کو اور جلاؤ تم اپنی کہانی کہو گزری ہوئی پرانی کہو مین سن چکی ہون وہ
حال تم پر جو گزرا ہے ملال آپا قمر النسا بیگم مجھے اپنی جان کی قسم وفا تو تم پر ختم ہے وفا کی تم سے سم ہے
وفا تمھارا حصہ ہے باقی تو قصہ ہے آپا تمھاری سرگردانی خالا زہرہ کی کہانی برابر برابر ہے قیاس سے
باہر ہے اچھی آپا جان تم اپنا بیان سرے سے دہرانا پورا پورا سنانا جو ددا بھی سنے بیوفا بھی سنے ذرا
پشیمان ہو کافر مسلمان ہو اچھا انوری بیگم مین زیادہ نہ کم اول سے آخر تک کہون گی بڑھیا کی زیر
مشق رہون گی مگر انوری بیگم مجھے لینے دو دم رات ابھی سوا ہے مینھہ برس کر کھلا ہے مجھے اور کچھ
کہنے دو کہانی ابھی رہنے دو مین ددا سے کرلون بات بڑھیا کو دیدون مات مین ددا کو وفا جتاؤن گی
وفا کا منھہ اسکو دکھاؤن گی لے ددا آگے آ بیٹھہ بھاگی نہ جا سن سچی داستان وفا کا سچا بیان پھر
اپنی حقیقت سناؤن گی گزری ہوئی مصیبت سناؤن گی لے کان کھول کچھہ منھہ سے بول سن یہ نیا
حال ہے میرا نیا سوال ہے دیکھہ ایک مردوا تجھسے خلاف ہوا کیا بولتا ہے وفا پوری تولتا ہے
شعر دہر مین نقش وفا وجہ تسلی نہ ہوا + ہے یہ وہ لفظ کہ شرمندۂ معنی نہ ہوا + دیکھہ کس غضب کا شعر ہے
بول تمھارے مطلب کا شعر ہے ذرا سمجھہ اسکا مطلب خوب سوچ بے لنس مردوے نے کیا
کہا ہے تعریف کر برا کہا ہے اے ہے قمرن کیا کیا بڑھیا کے منہ پر کہدیا یہ شاعر او وفا نہین ہے
بڑھیا کا سگا نہین ہے یہ تو کوئی غیر ہے بڑھیا سے اسکو بیر ہے یہ کھری کھری سناتا ہے دو شالہ مین
لپیٹ کر لگاتا ہے انوری بیگم اپنے سر کی قسم کیا صاف کہی ہے بے غلاف کہی ہے دشمن کا منہ
پھر گیا مردوا نظر سے گر گیا کیون ددا سنی مردوے کی اس غلاف ہوئے کی کیا بولی بولا کیسا پردہ
کھولا کچھہ ہوش ہوئی ددا تو نے تعریف سنی بوا یہ مردوا کہتا ہے واقف ہوا کہتا ہے نہین دیوانی ہے
وفا تو بے معنی ہے کیون ددا شرمائی تو نے کچھہ زک پائی تیری عقل پر ذوف ہے بڑھیا بڑی بیوقوف ہے
پتھر پڑین عقل پہ تف ہے تیری اصل پہ ارے گنواری ارے بازاری تو مرد خدائی خوار کو ایسے خود

غرض گنوار کو سردار بناتی ہے دوشالہ اڑاتی ہے کس کو باوفا کہتی ہے اولٹا ماجرا کہتی ہے مرد کی تعریف کرتی ہے مرد کو خفیف کرتی ہے اری فیلسوف اری بیوقوف جو وفا تونے نکالی ہے وہ مردون کو گالی ہے سچ یہ ہے عورت خدا نہ دکھائے تیری صورت بیوفا ہو تو تجھسی ہو بیحیا ہو تو تجھسی ہو جھوٹ بات سچ کرتی ہے پھر مردون کی پچ کرتی ہے موئی بے غیرت شیطان خصلت جھوٹ بولنا عیب کھولنا تیرا ہی کام ہے بس تجھے سلام ہے ہشیاری تجھپر ختم ہے مکاری تجھپر ختم ہے ٹرہیا تیرا قول اوسپر لاحول کیون عورت تونے بے غیرت تونے شاعر کا قول سنا وفا کا ڈول سنا سبھی مرد سے تیرے کچھ ہوئے کیا کہتے ہین برملا کہتے ہین وفا ایک کہانی ہے کہانی بے معنی ہے تو انہی مردون کو انہی نردونکو وفادار بناتی ہے اُلٹا احمق بناتی ہے آگ لگے تیری عقل کو جو سمجھے وفا کی اصل کو لے آگے آ ذرا کھولا ہلا مین بتاؤن سبق پڑھاؤن غور کر خیال کر غلط ہو تو سوال کر دنیا مین عورت آئی انسان کی پود پھیلائی وفا عورت سے ایجاد ہوئی مردون کو بھی یاد ہوئی جسطرح سکندر نے عقلمند با ہنر نے آئینہ بنایا سب کے کام آیا اوسکا نام نکلا قوم کا کام نکلا ددا اگر عورت یہ خوب صورت جہان مین آباد نہ ہوتی پھر وفا کی بنیاد نہ ہوتی وفا عورت نے پھیلائی مرد نے عورت سے پائی اب تو بتا ہم کو صاف جتا وفا کو حیا کو کس نے فروغ دیا نام روشن کیا وہ عورت ہے کون ہے یا مرد کوئی فرعون ہے مگر تو کب کہے گی اپنی ہٹ پر رہیگی مجھے خوب معلوم ہے تو جنگلی بوم ہے جان کر نہین کہتی مان کر نہین کہتی تو وہ کم ظرف ہے تجھپر وہی حرف ہے تو عورتون کی طرف خوبصورتون کی طرف کبھی مائل نہین ہوگی وفا کی قائل نہین ہوگی رذالی عورت ہے پاجی بے حرمت ہے تجکو کب اچھا کہیگی خواہ مخواہ بیوفا کہیگی تو اگر دل صاف کرے پھر کچھ انصاف کرے عورت کیا چیز ہے وہ کس لئے عزیز ہے سمجھ نہین ٹرہیا بدظن عورت وفادار ہے جسپر جان نثار ہے جو کہتی ہے کرتی ہے اپنی بات پر مرتی ہے تیرے مردون جیسا بے دعدہ جیسا عورت کا قول دیوانہ نہین ست بجرا

کارخانہ نہین عہد کرے مکرجائے اقرار کرے پسر جائے عورت کی اصل مین عورت کی عقل مین نام کو
فتور نہین بدعہدی دستور نہین جو کہدیا کہدیا پورا کیا جو عہد کیا عہد سے بدلتی نہین قول سے نکلتی نہین
تو مان نمان مگر یقین جان ثابت قدمی ہمارا شیوہ ہے ہٹ دہرمی مرد کا شیوہ ہے بس بی قمرن بس عورت
کی تس تس مجھے معلوم ہے پھوٹا ہوا مقسوم ہے لو اب چپ رہو میری سنو کچھہ نہ کہو کیون بی ہٹ
دہرم بیوی قمرالنسا بیگم تم نے جتنی عورتون کا زمانہ کی بے غیرتون کا نام سنایا کام سنایا بتاؤ ایسی رنگین
باوفا با غیرت مین ہندستان مین کتنی ہین دو ایک نہین جتنی ہین سب آپس مین ایک ہین وفادار ہی
مین نیک ہین ایک رنگ کی کل ایک ڈہنگ کی بالکل ایک سے میل ملاپ کی ایک ما ایک باپ کی
جب سے خدائی معمور ہوئی عورت وفا پر مجبور ہوئی حیا جتلائے گئی وفا بڑہائے گئی رتی بھر فرق
نہ آیا بال برابر فرق نہ آیا وفا قانون ہوگئی عورت کا خون ہوگئی تو آپ خیال کرلے مان لے
اقبال کرلے کل عورتان مین ہم صدقون مین آج وہ اتفاق ہے مردون کو شاق ہے اگر تو دیدن
سے دیکھیگی ان ندیدون سے دیکھیگی عام عورتون مین تمام عورتون مین وفا پائیگی حیا پائیگی وفا
عورت کا سنگھار ہے اوسکے گلے کا ہار ہے اری نادان دیکھہ بے ایمان دیکھہ عورت مین وفا عورت
مین حیا کوٹ کوٹ کر بھری ہے مردون سے لوٹ کر بھری ہے ہماری مروت کی ہماری محبت کی
کچھہ حد ہے نہ انتہا مرد مین کہان یہ وفا جب کوئی عورت وفا کی صورت ہم صورت کو دیکھیگی
اپنی طرف کو کھینچیگی بے اختیار لپٹ جائیگی گلے سے چمٹ جائیگی کیون نہین کچھہ تازہ ہوا مین
دب تو بتا کوئی مرد وا جہان مین ایسا ہوا جسکی ایسی ذات ہو ہماری سی بات ہو روئے زمین تک
دکھا آسمان پر بتا ایسا مردوا کون ہے یون تو ہر ایک فرعون ہے کس مرد کو قول کا پاس ہے
کس مین وفا کی بو باس ہے یہ عورت کا دم ہے جسکو بیوفائی قسم ہے نام کو نہین نفاق
دیکھہ میر اتفاق یہ میری حمایت یہ میری رعایت ایسی بے نظیر ہے پتھر کی لکیر ہے قوم کے ساتھ

ہوکر تجھسے ہات دہوکر بیٹھی جھگڑتی ہون کلّہ بکلّہ لڑتی ہون فہیمن خدا شاہد ہے میر اللہ واحد ہے
مرد اس کام سے وفا کے نام سے بالکل ناواقف ہین ہم سوا واقف ہین افسوس تیری پیٹ سے
بری بھلی جھپیٹ سے کوئی نہ کوئی فرزند ہوتا پھر میرا قول پسند ہوتا مین تجھسے پوچھتی تو دل مین
سونچتی مین کہتی دوا مجھے یہ تو بتا تیرے فرزند کا موئے نادہند کا کیا ڈول کیا حال ہے اوسکو
کو تھا سال ہے پھر مجھسے تو کہتی قمرن کسکا بیٹا کون فہیمن وہ تو موا دجّال ہے میری جان پر وبال
ہے جتنا کماتا ہے کما کرلاتا ہے قمار بازی مین یار بازی مین اُڑاتا ہے لٹاتا ہے مجھے
کوڑی پیسا نہین دیتا کچھہ ایسا تیسا نہین دیتا اُلٹا مُوس کر میرا لہو چوس کر نگوڑا لیجاتا ہے رنڈی
کو کہلاتا ہے وہ تو سوا واہی ہے بندی کی روسیاہی ہے کیون فہیمن بول دشمن میرا قول سچا ہوا
برا تو نہین رہا غلط تو نہین کہا تیرا خصم تیرا بیٹا جو قبر مین جا لیٹا کوئی ایسا تیسا اگر ہوتا ایسا پھر تو
خوش ہوتی اپنے نصیبون کو روتی تجھپر مردون کی ان بیدردون کی بیوفائی کا کج ادائی کا
حال کہلتا جال کہلتا پھر تو پشیمان ہوتی بیدین مسلمان ہوتی اتنی زبان نہ چلاتی جھوٹی باتین
نہ بناتی عورت کی شکایت نہ کرتی مرد کی حمایت نہ کرتی لے اور بھی سُن اپنے سگون کو پُن دیا اپنے
کان کھول شرم کر خدا لگتی بول دیکھہ مرد کیا کیا بے ڈر بے محابا بُرے کام کرتے ہین ہمپر نام دھرتے
ہین کام بھی وہ کام زمانہ مین بدنام مردون کو بدنام ہونیکو کچھہ اپنی خبر نہین فعلون پر نظر نہین
ہم کیا کرتے ہین برملا کرتے ہین سُننے والے بھی موئے رزلے بھی عبرت کرتے ہین نفرت کرتے
ہین خدا کی شان مردوے تیرے مرید ہوئے دس دس نکاح کرلین بے سرشتہ مباح کرلین حرام کو
حلال کرین فہیمن کو نہال کرین اتنی خبر نہین دین مین ہماری شرع متین مین عورتین چار جائز ہین
مگر اون کو بیشمار جائز ہین اسکے سوا بے انتہا سیکڑون حرمین ہین لونڈیان گھرمین ہین پھر بھی
آگ نہ بجھے بازار مین ادسے بیچے جا سنبھالا کام نکالا رنڈیون کو جا گھیرا اونپر ہات پھیرا جورو کو

یون جلانا جہنم مین گھر بنانا ان مردون کے بیدردون کے یہ کام ہین پھر نیک نام ہین کیون ددا
کچھ سنا مین نے کیا وفا کو جنا بہرے کان کھلے گلہرے کان کھلے دیکھ تیرے مرد کیسے ہین اب
سمجھ لے جیسے ہین لے اور دون تپا تو دور بجا اسی ہندوستان مین پورب راجستان مین نواب
زادون کو راجہ آزادون کو تو خیال کر دیکھ ڈھونڈ بھال کر دیکھ جنکے ایوانون مین دولت خانون مین
بیشمار حرمین ہین پلٹنین گھر مین ہین اون کے سوا بھی ایری غیری اور ایسی ویسی بہتیری بساندیان
بھری ہون گی ناخواندیان بھری ہون گی اون غریبون سے پوچھ اون بدنصیبون سے پوچھ اونسے
سن اون کی شکل وہ دکھائین اپنا دل زندگی کیونکر کٹتی ہے سنکر چھاتی پھٹتی ہے وہ غریب
کیا کیا بدنصیب کیا کیا صدمے اوٹھاتی ہین داغ کھاتی ہین لیل ونہار اون کا سنگھار آزار ہوتا
ہوگا خار ہوتا ہوگا وہ کسی کنائی سیج وہ سجی سجائی سیج مکان کا سامان تو کر لے وہیان جیلخانے
سے بدتر ہے ویرانہ سے بدتر ہے خصم کے بغیر سنگھار کی سیر زہر ہوتی ہوگی قہر ہوتی ہوگی اسیر
بیچاریان سہاگن کنواریان وفا کو نباہتی ہین خصم کو چاہتی ہین اون نامرادونکا اون ناشادونکا
کیا حال ہوتا ہوگا کسپر وبال ہوتا ہوگا آفرین وفادارون کو مرحبا گناہگارون کو عذاب سہین
عتاب سہین اُف نکرین تُف نکرین اری بے آبرو کچھ سنتی ہے تو وفادار کون ہے گناہگار
کون ہے اب کسپر الزام ہے بیوفا کسکا نام ہے بی دداجان بے اوسان نام کی فہین فہم کی دشمن
آنکھ کھولو تم دیکھو گدہے کی دُم دیکھو ذلیل سے ذلیل رزیل سے رزیل بدتر عورت دلبدر عورت
اپنے مردوے کی کٹ کھنے چوہے کی کیسی اطاعت کرتی ہے کسقدر رفاقت کرتی ہے بیچاری
دکھیاری خصم کی تابعداری اپنی حیات جانتی ہے عقبیٰ کی نجات جانتی ہے نیچی نظر رکھتی ہے شرم
اسقدر رکھتی ہے خصم کے سوا باحیا باوفا غیر مرد کی صورت ضرورت بے ضرورت کبھی نہین دیکھتی
نگاہ نہین پھینکتی اپنی کسی امید سے دروازہ کے چھید سے بھولکر بھی جھانکے غیر مرد کو تا کے کیا مجال

کیا مقدور ہے یہ وفا کس کی مشہور ہے بتا اور کیا وفا ہوگی مردمین کیا سوا ہوگی یہ بھی جانے دے دوسری
نظر لے مردمین جو وفا ہے تھوڑی بہت حیا ہے وہ عورت کی ہے اوسیکی صحبت کی ہے مثل ہے
تخم تاثیر صحبت کا اثر انسان حیوان مین برابر مرد کی وفا مرد کی حیا عورت کی صحبت کا اثر ہے عورت
کے دودھ کا ثمر ہے بتا مردون کو تیرے ہمدردون کو دودھ کس نے پلایا کس کا اثر کس مین آیا یہ
جھوٹ بات نہین وفا کسی کی ذات نہین زمانہ مین شہرت ہے وفادار عورت ہے جو سمجھے بے شعور
ہے اوسکی سمجھ کا قصور ہے دودا ہیان سے سن تو اوسان سے سن کیا نکتہ سناتی ہون وفا کا
گر بتاتی ہون تو شیرخوار بچے کو ہوشیار بچے کو گدہے کا دودھ پلا بری صحبت مین بٹھا پھر دودھ کا
اثر دیکھ صحبت کا ثمر دیکھ کیسا کیسا اثر ہوتا ہے کون اچھا برا ہوتا ہے ووا تو نے نہین سنا کیا تو نے
نہین سنا نوح پیغمبر کا بیٹا بری صحبت مین بیٹھا خراب خستہ ہوگیا ناشائستہ ہوگیا آنا خواہ مخواہ
باپ بیزار ہوا آخر بدکار بیٹے کو اوس خوار بیٹے کو لاچار گھر سے نکالا سر سے وبال ٹالا دوسری
روایت سُن اثر کی حکایت سُن وفا کی جڑ کو دیکھ میری بڑ کو دیکھ پھر تو مان لیگی وفا کو جان لیگی
لے یہ نقل سُن اپنے سر کو دھن **نقل** ٹہرے اکبر کا ذکر ہے غریب پرور کا ذکر ہے اکبر بادشاہ نے
اوس عالم پناہ نے کسی سبب سے بڑے غضب سے کابل پر چڑہائی کی کابلیون سے لڑائی کی
راجہ مان کو دلیر نوجوان کو لشکر دیا حکم کیا ابھی کابل کو جا وہ ملک فتح کر آ بغیر فتح کئے نہ آئیو
ذلیل منھ نہ دکھائیو راجہ مان نے شکر عرض کیا حضور بہتر پھر راجہ مان مع سامان اپنی ماکے پاس
آیا بادشاہ کا حکم سنایا راجہ کی ماں نے رانی باوفا نے خوش ہوکر کہا بیٹا جا کمر باندھ وفا دکھا حکم
کی تعمیل کر ترقی کی سبیل کر تو راجپوت ہے بڑا سپوت ہے بیٹا تلوار لگا بہادری دکھا باغیون
کے سر کاٹ افغانیون کے سر کاٹ. زنہار لڑنے سے خبردار مرنے سے جی نہ چرائیو بھاگ کر
نہ آئیو اے راجہ مان سُن میری جان مجھے اپنا سر نہ مُنہ دکھانا یا زہر کھا کر مر جانا بیٹا تجھسے نہ ہوسکے

تو اپنی جان نہ کہو سکے مین جاؤن حکم بجا لاؤن راجہ مان نوجوان ماکی تقریر سنکر باندہ کر تلوار سپر
کابل پر چڑھ گیا فوج لیکر بڑھ گیا فوج اودہر گئی اکبر کو یہ خبر گئی حضور لڑائی ہری ساری فوج مری
شکست ہوگئی فوج پست ہوگئی مانسنگہ ایسا بھاگا پیچھا دیکھا نہ آگا خبر نہین کدہر گیا جیتا ہے یا گیا
پھر تو بڑا اکبر سنتے ہی یہ خبر بڑا پریشان ہوا بے اوسان ہوا اوسیوقت وفادار رانی خاندانی راجپوتانی
مان سنگہ کی ماکو رانی باوفا کو اپنے پاس بلایا یہ قصہ سنایا کہا تیرے پوت نے اوس کپوت نے بڑی جفا کی
کی جگ ہنسائی کی جا کر شکست کھائی رسوائی اوٹھائی اپنا ناس کھویا قوم کا نام ڈبویا جسوقت
رانی نے آمیر کی راجپوتانی نے بیٹے کا حال سنا اکبر کا ملال سنا اپنی بدنامی سے نمک حرامی سے
غیرت دار شرمسار کھسیانی ہوگئی پانی پانی ہوگئی رانی کا عجب حال ہوا اکبر سے سوا ملال ہوا آنکھون
سے آنسو بھر آ جبین و سوسے کلیجے پر چوٹ لگی کہا کیسی کھوٹ لگی اب کیا ہوگا جینا بلا ہوگا مین مر جاؤن۔
الٰہی کدہر جاؤن زمین پھٹ جائے میری عمر کٹ جائے زمین مین سما جاؤن کس منھ سے
جواب سناؤن یا اللہ آبرو رکھ لے میری شرم تو رکھ لے بلا مین گرفتار ہون جان سے بیزار ہون
آخر پشیمان نے دل پریشان نے اکبر کو جواب دیا ہات جوڑ عرض کیا بادشاہ سلامت قایم رہے
سلطنت مان سنگہ گناہگار ہے حضور کا قصوروار ہے پادشاہ جو چاہین فرمائین سزا دین نا سزا
سنائین جی مین شک نہ لائین پہلے تحقیق فرمائین مجھے یقین نہین ہوتا دل نشین نہین ہوتا میرا
بیٹا بھاگ آیا ہو مرنے سے جی چرایا ہو بھاگ کر نہین آئیگا زہر کھا کر مر جائیگا کسی بدظن نے کسی
دشمن نے اوسکی چغلی کھائی ہے جھوٹی خبر اڑائی ہے یہ دشمن کا کام ہے اوسپر جھوٹا الزام ہے میرے
دل کو لگتی نہین بے لگائے آگ سلگتی نہین آپ بادشاہ ہین ہم بیگناہ ہین آپ کچھہ ہی حال ہین
مگر یہ بھی خیال کرین مان سنگہ مدت کا اس سلطنت کا نمک خوار ہے کفش بردار ہے وہ بھاگ
جائیگا نمک حرام کہلائیگا کیا وہ جیتا آئیگا بیوفا منھ دکھائیگا حضور یاد رکھین دل شاد رکھین

مانسنگہ ساولیر راجپوتون مین شیر لڑائی سے بھاگ آئے قوم مین بدنامی اوٹھائے وہ اصل راجپوت ہے
میرا بیٹا سپوت ہے میری بات سنین کرامات مان سنگہ میرا بیٹا ہے اور اکلوتا بیٹا ہے نسلی
سردار ہے باندہتا تلوار ہے وہ کبھی نہ بھاگا ہوگا فتح کرکے اب آتا ہوگا آج یا کل سوار پیدل
فتح کی خبر ضرور لیکر شہر مین آتا ہے حضور کو سناتا ہے کوئی گھڑی جاتی ہے خوشخبری آتی ہے
بادشاہ کی عمر دراز ہو جھوٹ سچ مین امتیاز ہو دشمنون کی بن آئی ہے یہ جھوٹی خبر اڑائی ہے حضور آج
مان نے اوس نوجوان نے جب سے جنم لیا ہے میرا ہی دودھ پیا ہے کسی دائی کا نہین پیا کسی بدلی لگائی
کا نہین پیا میرے دل کو تشفی ہے ہر طرح مجکو تسلی ہے زمین ٹلے آسمان ٹلے ممکن نہیں راجہ مان ٹلے
حضور ہان لین سچ جان لین مانسنگہ مرجائیگا نمک حلال کرجائیگا جان نثار ہے وفادار ہے ضرور
وفا کریگا حضور وفا کریگا وہ ایسا بد مین نہین ہے مجھے یقین نہین ہے ہان ایک شک ہوتا ہے وہ اوسکا
کھوتا ہے مین ایکبار بیمار تھی بخار مین گرفتار تھی کچھہ تو موا بخار تھا کچھہ اوپری آزار تھا نحیف ہو گئی تھی
ضعیف ہو گئی تھی میرا دودھ سوکھا تھا مانسنگہ بھوکا تھا اوسکی کھلائی نے بیوقوف لگائی نے اوسپر
ترس کھاکر میری آنکھہ بچاکر بکری کے تھن سے اپنے احمق پن سے دودھ پلادیا بچے کو بہلادیا جب
مین نے سنا اپنے سر کو دھنا اوسی بخار مین اوسی آزار مین اٹھی یہ کام کیا دودھ پیتے کو تھام لیا
حلق مین انگوٹھا ڈالا سارا دودھ پیٹ سے نکالا شاید قطرہ اندر رہا ہو اوسکا کچھہ اثر رہا ہو راجہ
مان نے جی چرایا ہو لڑائی سے بھاگ آیا ہو یون تو وہ دلیر ہے شیرون کا شیر ہے مجھے یقین ہے
دل نشین ہے باغیون کو افغانیون کو ضرور بھگایا ہوگا بھاگ کر نہ آیا ہوگا یہ گفتگو ہو رہی تھی رانی
ابھی رو رہی تھی سانڈنی سوار آیا فتح کی خوشخبر لایا کہا راجہ مان نے عالی خاندان نے کابل کو فتح
کیا باغیون کو پکڑ لیا دشمن چھانٹ دئے سر کاٹ لئے اب بادشاہ کا جہان پناہ کا کابل مین
حکم جاری ہے راجہ مان کے آنے کی تیاری ہے اب تو اکبر نے یہ خبر سنکر پھولا نہ سمایا دربار مین آیا

شاد ہو گیا راجہ آزاد ہو گیا نقارے بجنے لگے دھونسے گرجنے لگے بڑی خوشی منائی کابل پر فتح پائی
رانی کو انعام دیا خلعت مرحمت کیا کیون نہین جانی سنی وفا کی کہانی وفا کی یہ اصل ہے ہماری یہ
نسل ہے چل اب سر نہ کھا مجھسے اور سن وفا وہ عورتین موئی بدصورتین منہ چھلسی نگوڑی تھی ہی۔
گنواری ہین جو بازاری ہین بدسلیقہ بدطریقہ اوباش ہین بے معاش ہین جنکا گھر نہ گانو ہے
دیوارون کی چھانو اری نادان بے اوسان عالم کی بستی ہین اس پر انی ہستی ہین عورتین دو فریق
ہین الگ الگ طریق ہین ایک اشراف ایک رزالی صورت گوری ہو یا کالی جیسی ہین اور تو
ملا دیکھ آبرو آپ ہی تمیز کر پھر دریا مین ڈوب مر اری بیوقوف بڑہیا فیلسوف اشراف
ساری فاضل رزالی تمام جاہل جنکو مرنے جینے کا اپنے کھانے پینے کا سلیقہ یاد نہین طریقہ یاد نہین
جیسی تو بے آبرو تجھ جیسی عورتین ایسی تیسی عورتین موئی بدچلن بدرویہ جیسا بد آواز کو یہ۔
نگوڑیان بے تمیز بری بست بری چیز وہ برا نمانیو مجکو دشمن بجانیو تجھے نہین کہا وہ وہ
موئی اور ہین جدا تو رزالون مین بازار والون مین تشکل نہین ملاتی اصل نہین ملاتی تو خاصی
اشراف ہے بڑی پکی حراف ہے وہ موئے گنوار وہی دو چار تیری قوم والے ہین جو سب
رزالے ہین نگوڑے جنگلی بیل جنپر سیرون پڑا میل مہینون نہ نہائین مٹی تک نہ چھڑائین اشراف
ہم ہین نام کی بیگم ہین صورت کی اچھی سیرت کی اچھی نیت کی صاف طبیعت کی صاف
جو کہین وہی کرین جیتی رہین یا مرین عہد کو نہ توڑین کہکر منہ نہ موڑین کیون وہ کیسی کہی بتا
کیسی کہی ہان بی ٹھیک ہے زبان نہ ہو تو بھیک ہے بی قمرن پہلے یہ بتاؤ تم اپنی بات بڑہاؤ اگر خدا
سب کو ایک سا سب کو عالم مین بناتا گندگی کون اوٹھاتا حلال خور نہ ہوتے چمار آخور نہ تے ہو کیا کوڑا
تم اوٹھاتین جھاڑو دینے گھر گھر جاتین جوتیان اشراف بناتے بکریان اشراف چراتے دونی دو چار
اشراف کی کرے بیزار نوج خدا کرے ہماری بلا نہ کرے جوتیان نہین بناتی توہی موچن بناتی

بری پوری آبرو ہوتی تو چمار کی جورو ہوتی اہا بیگم جلگئین آپے سے نکل گیئن گالیان دینے لگین اتو بسے لینے لگین دیکھا بیوی قمرن تمھارا اشراف پن چلو غصہ نہ کھاؤ اپنا منھ نہ تھتاؤ کام کی بات سناؤ اوندھا راگ نہ گاؤ سنو بی اپنی قوم کی تو یہ کہنے کی بات ہے شریف رزیل ایک ذات ہے دونون کا ایک خدا ہے ہان مقدر جدا جدا ہے یہی بے بسی ہے یہی بےکسی ہے بیوی سمجھدار قمرن تم کو اشرافون کا چلن مین سناتی ہون مین دکھاتی ہون تم لوگ ایسے اشراف ہو میلا کچیلا اجلا غلاف ہو جیسی تمھاری ذات ہے ویسی تمھاری بات ہے دیکھلو اپنا چلن جبرا نام دہرے فہین ذلیل رذالون سے بدتر بازار والون سے بدتر حقیقت مین ہم ظاہر ہے یہ تو بیگم گنوار رزلے ہین مگر پیسے والے ہین ابھی نیفہ ٹٹولتی ہون سنگھاروان کھولتی ہون دو چار پیسے پڑے ہون گے روپیہ بھی دبے گڑے ہون گے تمھارے پاس کیا خاک ہے فقط ناک ہی ناک ہے وہ بھی نام ہی نام کی بھری ہوئی نہ کام کی غیرت کھاؤ ذرا شرماؤ تم سے اچھے رزلے پانچوین قوم والے بی ذکیہ جانتی ہین یہ قضیہ جانتی ہین سب رزلے بے ناک والے بات پیر ڈالتے ہین چار پیسے کمالاتے ہین اپنی محنت سے اپنی مشقت سے پیسہ پیدا کرتے ہین وقت کے لیے دھرتے ہین آخر پیسا کام آتا ہے دیکھو کیسا کام آتا ہے ایک تم اشراف بے روئی کا لحاف اوڑھنے کا نہ بچھانے کا موا ریشمی چارخانہ کا تم لوگ ایسے ہو مفلس بے پیسے ہو کوڑی کوڑی کو محتاج گھن لگا ہوا اناج مثل ہے منھ چکنا پیٹ خالی گھر پہنچوں گی لوٹ جالی واہ وزے ہین اللہ رے مین کیا اشراف بیویان ہین دیدہ صاف بیویان ہین اوپر سے اشراف بیگم لوگو شرماؤ زبان نہ چلاؤ اپنی عادت سنبھالو گریبان مین منھ ڈالو بات کہو سمجھکر کہو اچھی ہوا چھی بنکر رہو شرافت نہ جتاؤ میرا منھ نہ کھلاؤ ناحق برا مانوگی مجکو دشمن جانوگی سنو بیوی قمرن کیا کہتی ہے فہین تم اتنا لکھ پڑھ گیئن مولویون سے بڑھ گیئن سب پڑھا پڑھایا تم نے سیکھا سکھایا خاک مین ملایا ہنر کا خاکا اڑایا آخر

آخر اپنی پیشانی پہ تقدیر کی نشانی پر بیوفائی کا بیحیائی کا ٹیکا لگایا یہ پھل پایا نہین تم پر ہنس ہنس کر
نام دہرتی ہے الزام دہرتی ہے پھر کس فضیلت پہ کونسی شرافت پر بھولی ہوئی پھولی پھولی ہوئی ہو تمھاری
کل بیکل ہے بالکل وہ مثل ہے سب گنون پوری کوئی نہ کہوا دہوری علم پڑہا تو یہ پڑہا کتابون سے
لڑا گدہا خواندہ گنوار تم ہو بیوقوف ہشیار تم ہو تمھارا کیا کہنا بیکار عالم مین رہنا تمھارا ہونا نہ ہونا برابر تمھارا
ہنسنا رونا برابر اچھا تم یہ بتاؤ ایسی عورت دکھاؤ جس نے کوئی کام بنایا قوم کو نفع پہونچایا نہین تم میرے
مردون کی عالم کے ہمدردون کی کارستانیان دیکھو جانفشانیان دیکھو مردون نے ہستی مین جہان
کی بستی مین کیا کیا کام نکالے دریا پہاڑ کھوند ڈالے پھر پھرا کر جان کھپا کر نئی نئی چیزین لائے کیسے
فائدے پہونچائے پہاڑون کو کھودا دریا کی ریت کو سُودا پہاڑ سے جوہر نکالا دریا سے گوہر نکالا ریت سے
سونا کھیت سے بونا یاد کیا ایجاد کیا دیس دیس مین پھرے بھیس بھیس مین پھرے علم کا چرچا
پھیلایا حیوانون کو آدم بنایا ہنر کا دریا بہا دیا دین کا رستہ بتا دیا اب بھی نہ شرماؤ تم اپنا سر کھاؤ
طوطے کو کب تک پڑہاؤن کہان تک اپنا مغز پھراؤن جتنا خیال کرو کچھ حال کرو کتے کی دم ٹہری جہالت
کی ڈہیری تم سب کی سمجھ لو نسب بے نسب سمجھ لو فہمین تمھاری اتفاقی ہنے بڑہیا لقمان کی نانی ہے
جو کہتی ہے سچی یہ دفادار کی بچی بیوی قمرن چھوڑو بچپن دیکھو عورت مین کیا نہین کیا ہوش حواس بجا نہین
ذات نہین صفات نہین خوبصورتی نہین آپے کو گورتی نہین پانو نہین ہات نہین کونسی بات
نہین آنکھ نہین ناک نہین پھر دیکھو تو خاک نہین سب کچھ ہے مگر نہین جیسے بنجر زمین علم نہین ہنر
نہین لیاقت اسقدر نہین کسی بات کو سمجھین تکی لات کو سمجھین اصل سچی سہی نسل اچھی سہی عقل
نہین پھر کیا شکل نہین پھر کیا مرد کا سا مقسوم نہین مقدر کا حال معلوم نہین یہ مرد کے حصے مین
آیا عورت نے ہات بڑہایا سدقی بھر نہ آیا مقدر نہ پایا عورت مجبور ہے کم عقل بے شعور ہے اسی بات کا
رونا ہے تمھارا کیا حال ہونا ہے بیوی سخن پرور تم ذکر مین اوپر کچھ نادانی سے بے اوسانی سے

یاد ہے ایک بات کہہ گئی ہو کسی کی کرامات کہہ گئی ہو آئینہ کس نے بنایا عالم کو دکھایا بی قمرن سمجھو
احمق پن سمجھو کس کی تعریف ہوئی مین خفیف ہوئی کیون بی وہ آئینہ دنیا کا معائنہ کسی عورت کا
تمھاری صورت کا نکالا ہوا ایجاد ہے کس کی ڈالی ہوئی بنیاد ہے وہ کون عقلمند تھا کس کا فرزند تھا
بتو کہنا نہ آیا تم نے دھوکا کھایا زبان سے نکل گیا دھیان سے نکل گیا بیگم یہ کہنا تھا قول پر رہنا تھا
قدیم پرانا آئینہ منہ دکھانا آئینہ بوا گوہر نے بنایا تھا آپا سکندر نے بنایا تھا غریب سکندر کا مردے
ہنر کا نام کیون لیا الزام کیون دیا شرماؤ کیا کہہ گئین برون کو اچھا کہہ گئین کیون بی وہ سکندر نے
کاریگر آئینہ نہ بناتا ایجاد نہ پھیلاتا پھر موئی کھونڈھی تمھاری جمیلہ بھونڈی گہن کھائی صورت [illegible]
صورت کیونکر سنوارتی جوبن نکھارتی مجھے تجھے دکھاتی ایک ایک کو بلاتی آؤ بوا [illegible] دیکھو میرا
دیدہ او نانی فہمین دیکھو میرا جوبن مگر کوئی تھوکتا نہین کوئی بات پوچھتا نہین قمر النسا بیگم [illegible]
دھرم سکندر کا نام نہ لو تم یہ الزام نہ لو کسی عورت کا بے بصیرت کا نام سناؤ کام سناؤ کسی سناری نے
موئی اللہ ماری نے کانون کے چھڑے بنائے یا پانو کے کڑے بنائے ہات کی چوڑیان گھڑین بازو بند
نوگریان گھڑین کوئی ایسی سگھڑ بتاؤ پھر اپنی بات ٹھہراؤ تو قائل ہوئی ہوگی مجھ پر مائل ہوئی ہوگی کہو
سکندر نے اوس آئینہ گر نے کیسا ایجاد کیا صورتون کو بنا دیا جو آج بیویان بد مزاج بیویان مانگ
نکالے سانگ نکالے سرمہ لگائے پٹیان جمائے زلفین ڈالے جوبن اچھالے نکھری نکھری پھرتی
ہین مکھری بکھری پھرتی ہین تم ہی کہو چپکی نہ رہو آئینہ کس کا نشان ہے تم پر کسکا احسان ہے
بیگم برا نہ ماننا کچھ اور نہ جاننا تم نے مجھے وہ جواب سنایا آسمان کا تھوکا منہ پر آیا اب جو آگے کہو
جو کچھ گاگے کہو غور سے کہنا طور سے کہنا مین بھی جان جاؤن وفا کو مان جاؤن اودھر زادی جمیلہ
ڈھونڈتی تھی حیلہ سنکر بھوت ہوگئی انگریزی باروت ہوگئی جلی بھنی بیٹھی تھی گالی سنتی بیٹھی تھی شیطان
کی نگی جلکر کہنے لگی منجھلی بیگم یہ عورت خدا کی قسم یہ عورت ہاریگی نہ ہاری ہے یہ قوم کی کہاری ہے

تم سرکیون پھراؤ کتیا کو کیون بھونکاؤ جھگڑا بکھیڑا رہنے دو کیڑے پڑی کو کہنے دو اسکی طرف منھ نہ موڑو۔
باتون کا مزا نہ چھوڑو مین اس مردار کی مردون کی یار کی ابھی گت کردون گی اسکو بھگت کردونگی
پشواز پہناؤن گی تال سے اسکو نچاؤن گی جب یہ ماننے گی پھر وفا جانیگی بیگم جانتی نہین تم
یہی تو ہے کتے کی دم ٹیڑہی کی ٹیڑہی موئی دم گلی بہیڑی یون ہی رہیگی سیدہی نہین رہیگی بیگم یہ
بندی کی نانی ہے مگر بندی اسکی استانی ہے کوئی دم جاتا ہے وہ وقت آتا ہے مین ہون اور
فہیم نانی اوسکی دہجیان مجھے اڑانی ذکیہ بیگم نے کہا آیا قصہ تمہارا بک بک ہوتی رہیگی ایک ایک
اپنی کہیگی تم اپنا حال سناؤ دریا کا تماشا دکھاؤ بوا مین کیا کرون کسکا کہنا کرون اپنا عذاب کہون
دوا کا جواب کہون بڑہیا بولے جاتی ہے زہر گھولے جاتی ہے تم دوا کو دہمکاؤ جمیلہ کے منہ لگاؤ۔
جب ذرا فہیمن کی اس بکھیڑ بھرے سخن کی کچھ کھانسی تھمیگی نانی نواسی تھمیگی کیون بی فہیمن جان کی دشمن
اجازت دو رخصت دو مین آگے چلون روغن قاز ملون ہان ہان کہو خاموش نہ ہو کچھ اور فکر کرو
کوئی جھوٹا ذکر کرو یہ بحث بے سبب ہے تمھارا یہ مطلب ہے فہیمن بولے نہ کچھ کہے جھوٹی تقریر سنتی رہے
تم خوب یاد رکھو قمرن تمسے نہین ہاریگی فہیمن خدا کی قسم قمرن بیگم وہ وہ سناؤن گی تم سب کو ہراؤ نگی
اچھا فہیمن دوا غصہ جی پر نہ لا فضول باتین نامعقول باتین بہت نہ بنا رنج نہ بڑہا اپنی توقیر کو رہنے دے
مجھے کچھ اور کہنے دے اچھا بی تم کو اختیار ہے فہیمن لاچار ہے جو چاہو بولی بولو جھوٹا دفتر کھولو کچھ ذکر
چھیڑو قضیہ کو نبیڑو لو بی ذکیہ طے ہوا قضیہ دوا رضامند ہوئی عورت اب بند ہوئی لے دوا عجب حسن
بڑہیا مار ناخن لندن کا حال سن اون عورتون کو بھی پن مین لندن مین گئی غیر وطن مین گئی عام عورتون
سے ملی تمام عورتون سے ملی میراون کا مقابلہ رہا خوب خوب معاملہ رہا جو عورت دیکھی اپنی صورت دیکھی
وفادار پائی ملنسار پائی وضع داری مین غمگساری مین سب کو ایک پایا سب کو نیک پایا محبت مین
ایسی مروت مین ویسی خصم پر ایمان دیتی ہین اولاد پر جان دیتی ہین جو چھوٹی بڑی ملی اچھی لکھی پڑہی ملی

ہنر مین کامل علم مین فاضل حسن کی یہ صورت شمع کی سی رنگت حور کا چہرہ کافور کا چہرہ دیکھکر کبھو بھاگے
شمع ماند ہو جسکے آگے گفتگو وہ جو سنے غش کرے دوا تو بھی عش عش کرے عادتین پیاری پیاری خصلتین
ویسی ساری بات بات شیرین جیسی نبات شیرین آدمی سنا کرے سرکو دہنا کرے کیا تعریف کرون گیا تو صیف
کرون میری زبان بند ہے جسکو دیکھو عقلمند ہے ہان پردہ کار دل نخین عورتین محتاج تھین رات دن
کام کاج بن حیران بیٹھی رہین پریشان بیٹھی رہین کام کاج کو ترسین سیر بھر اناج کو ترسین اس بات سے
آزاد ہین کل عورتین شاد ہین اب بولی فہیمن واہ بیوی قمرن کیا رنگین بیان ہے کیا شیرین زبان ہے
میری بیگم تم نے خدا کی قسم تم نے وہ بات بیان کی ہے میرے دل نشان کی ہے فسانہ کو گرد کردیا جر علی کا
دل سرد کردیا مین قربان بی قمرن جان تم نے عورتون کی حقیقت کہی مین بھی چپ ہو رہی انصاف
کی یہ بات ہے بندی تمھارے سات ہے خدا کی دُہائی اچھی تعریف سنائی بیوی اتنا اور بھی کہدو کہ طور بھی
کہدو یہان کی عورتین بدصورتین اتنی ہی ہوتین اپنی برائی کھوتین مین اون کے سات رہتی برائی کچھ
نہ کہتی اب بھی کچھ نہین بگڑا صاف ہوتا ہے جھگڑا علم تحصیل کرین مجکو ذلیل کرین علم سے لیاقت
بڑہے لیاقت سے دولت بڑہے نخین تو بیگم اللہ کی قسم میرا وہی قول ہے عورتون پر لاحول ہے
سب جاہل ہین تخمی کاہل ہین اون کو کیونکر اچھا کہون ریشم کا لچھا کہون اچھا قمرن بی مین نے سنی ان کی
کی اب مجہہ سے سنو جواب دوسرا سنو تم ذکر کی سات مین عورت کی ذات مین پہلے بیان کرگئی ہو مجکو پریشان
کرگئی ہو مجھے اسکا خیال آگیا ہے تمھارا یہ سوال ہے تخم تاثیر صحبت کا اثر انسان حیوان مین برابر تم دودکا اثر صحبت کا
ثمر لمبا چوڑا بتا گئین جتا جتا کر سنا گئین مگر تخم کا اثر نہ کہا وہ گوگو ہی رہا میٹھا جان کر چبالیا مزیدار تھا
کھالیا ہان دوا تخم کا مزا بکری کا دم گزا اوسکو تو کہا ذائقہ اوٹھا کوئی ڈھکوسلا گھڑ تخم کو بتا وفا کی
جڑ اچھا بیوی قمرن یہ پوچھتی ہے فہیمن دودکا اثر کیا صحبت کا ثمر کیا یہ فضول چیزین ہین بے اصول
چیزین ہین اصل تخم کا اثر ہے جو وفا کا ثمر ہے ذرا غور سے دیکھو سمجھ بوجھ طور سے دیکھو تخم جیسا ہوتا ہے

ثمر ویسا ہوتا ہے گوری کا بچہ گورا ہوگا حبشی کا کالا بھونرا ہوگا جسکے ماباپ آدم ہو یا سانپ بہرے گونگے ہون گے لنگڑے لولے ہون گے بچہ مین ضرور اثر ہوگا وہ بچہ ماباپ پر ہوگا جہان کا دستور ہے یہ قاعدہ مشہور ہے بہرے کے ہان بہرا گیرے کے ہان گیرا ہوگا جب ہوگا نہ ہوا تو غضب ہوگا خدائی مین نہین ہوا بلی نے جنا چوا چیل نے کبوتر نکالا نہین بکری نے بندر نکالا نہین قمرن بیگم ہٹ دہرم خدائی کا رشتہ توڑتی ہو دنیا کا سررشتہ توڑتی ہو یہ قاعدہ ضرور ہے آجتک یہی دستور ہے بیٹا باپ پر جاتا ہے بیٹی مین ماکا اثر آتا ہے میری تقریر تخم کی تاثیر تم سچ جانو قاعدہ کو مانو مثل ہے ماپر نا پتا پر گھوڑا بہت نہین تو تھوڑا تھوڑا مین آگے اور کہون گی کچھ بے طور کہون گی ذکیہ بیگم تفضیہ بیگم اور کھسیانی ہون گی دشمن جانی ہون گی بڑی مشکل ہے بیچین دل ہے چپ رہے بھی نہین بنتی بے کہے بھی نہین بنتی طبیعت سے لاچار ہون جھوٹ سے بیزار ہون جھوٹی بات ضد کے سات مجھے پسند نہین ہوتی زبان بند نہین ہوتی مین تو تقدیر کو تخم کی تاثیر کو ضرور مانون گی برحق جانون گی یہی کہون گی یہین رہون گی عورت کا تخم بیوفا ہے اوس کی ذات مین دغا ہے نام کو مروت نہین رتی بھر محبت نہین جاہل سے وفا کی کاہل سے دغا کی کیا توقع کیا امید ہو جسکا لہو سفید ہو کیون بی قمرن وہ کیا تھا سخن ذرا اشراف بیوی نا انصاف بیوی پھر مجھے سنا دو تم دوبارہ سمجھا دو تمھاری زبان پر آیا تھا تم نے جانکر سنایا تھا اشراف اچھی جیرلی کی بچی رزالی بری اکھل کھری یہ عقل مین نہین سما مشکل معما نہین کھلا ذات کا اشراف کون ہے دنیا کے خلاف کون ہے دوسرا رزالا جو تم نے فرق نکالا دونون کی ایک بنیاد وہی آدم کی اولاد بتوان دونون کا اشراف رزالو فرق مجھے بتاؤ دلیل سے سمجھاؤ تم کو کہنا نہ آئے پھر نہین بتائے اماہین دوا سمجھی تیرا مدعا رہ جاتا فی ہون فرق بھی سمجھاتی ہون دوا اشراف ہم خاندانی بیگم رزالی تو بے آبرو دواجان سمجھین تم بی فہمین الّو کی دُم چلو آگے بیان کرو لو بیگم دہیان کرو مین بولتی ہون حال کھولتی ہون

شریف کون کثیف کون اصیل کون رذیل کون سنو بیگم کا نوری مرہم شرافت ہوئی اصالت ہوئی وہ کسی کی ذات نہین یہ پوشیدہ بات نہین میرا خدا علیم ہے جو کچھ ہے تعلیم ہے یہ آدمیت کی بنیاد ہے انسان کی استاد ہے عقل سکھاتی ہے فہم کو بڑہاتی ہے دل صاف بناتی ہے یہی اشراف بناتی ہے یہ نہین تو ناک نہین جیسے منھ پر ناک نہین شرافت نکی یہ صورت ہے اشراف کی یہ حقیقت ہے بیگم کوئی کیسی اصیل گورا چٹا دل ہو بے تربیت بے لیاقت گنوار رذالا ہے مکڑی کا جالا ہے جسکا نام شرافت ہے تو وہ تربیت ہے تربیت وہ چیز ہے جس سے جانور عزیز ہے تعلیم پایا جانور کتا ہو خواہ بندر کیسا باتمیز ہے ہوتا ہے ہر دلعزیز ہوتا ہے اب تم جان لو شرافت پہچان لو نخین دونون مین اشراف رذالون مین بیگم کیا فرق ہے وہی بجلی وہی برق ہے انسان کی پہچان تعلیم تعلیم سے اوسکی تعظیم عورتون مین یہی کال ہے عورتون کا برا احوال ہے موئی عورت بے تربیت کوئی چیز نہین جسکو تمیز نہین کسی کام کی نہین مجرے سلام کی نہین ایسی کو لیکر کیا کرے جو فریب دغا کرے مثل ہے توکونہ موکو چوڑے مین جھونکو صورت دیکھو گوری سیرت گندی موری دل کی میلی کالی منھ چکنا پیٹ خالی اسپر دماغ آسمان پر مزاج لامکانی شرافت کا وہ حال حماقت کا وہ حال باتین بساندی بری گھر کی باندی اسپر اسقدر نخرہ مرد سے حصہ نخرہ ایک کیا ساری عورتین نئی پرانی کنواری عورتین بے دودہ کی بکریان موئی کڑک مرغیان کس کام کی ہین اس روک تھام کی ہین بچون کو کھلائین پالین دودہ پلائین زمانہ کی کثیف اون کی کیا تعریف موئی پتھر کا میر فرش بیٹھنے کو نگین عرش ظاہر چکنا چپڑا دہویا دہلا یا مکھڑا باطن دیکھو کڑوا کیلا نیم چڑہا کریلا کھٹا آم صورت حرام چکھنے کا نہ رکھنے کا صدقے کا سنتا چوراہے مین دہرا پھر وفا کا معاملہ مردون سے مقابلہ خدا کی قدرت بیوفا بے غیرت مرد کی تقلید کرین وفا کی لید کرین چلو پرے جاؤ بدبو نہ پھیلاؤ مثل ہے کوا چلا ہنس کی چال اپنی بھی بھولا تیر نے چلا لولا اٹکتا ہوا گولا بیگم عورتون سے ان بے دُم عورتون سے ہندو عورتین اچھی دہرم کرم کی سچی گھر دن سے نکل کر ذرا پھر چلکر روٹی

کما لیتی ہین بیفکر کھا لیتی ہین سب پیشہ کرتی ہین یہی اندیشہ کرتی ہین کچھہ ہنر سیکھین فن اسقدر سیکھین حشمت پیدا کرین دولت پیدا کرین مال گھر بھرین بے وقت کو دہرین کوئی آج مفلس نہین کوئی مفلس نہین تم نے کند ہا ڈال دیا پیشہ مین عیب نکال دیا آرام مین پڑگئین خرچ سے اوکھڑ گئین عیشی ہنین عہدی بنین عورتین وفا کی جنین بتو شرافت گندی ہوگئی سچی فہمین بندی ہوگئی کیون بی احوال سنا شرافت کا مآل سنا بتو شرافت بتو امالت کچھہ آسانی نہین تقدیر ربانی نہین اقبال ذلیل کرتا ہے ادبار ذلیل کرتا ہے چل پرے ہٹ ہم سے نہ لپٹ غارت ہو تجھسی عورت خدا نہ دکھائے تیری صورت بڑہیا نے تار باندہ دیا جھوٹ کا طومار باندہ دیا بس بس فہمین بس سنا چکی آٹھہ دس گزرے عمر کے پچاس برس ہمکو نہین پیشہ کی ہوس ہم اشرافون مین سینہ صافون مین پیشہ کا رواج نہین بغیر پیشہ ہم محتاج نہین ہم اقبال رکھتے ہین پاس مال رکھتے ہین اللہ نے سردار بنایا ہے ہمیشہ کھایا کھلایا ہے ہمارے پاس بے قیاس مال دہرا ہے گھر بھرا ہے نوج پیشہ سردار کرے دور پار اوسکی پیزار کرے ہمکو بچپن سے علم سے فن سے ذوق رہا ہے شوق رہا ہے علم کی تحصیل کرین فہمین سے دلیل کرین آہا میری دشمن شاید بیوی قمرن اسی پر مغرور ہو عقل سے معذور ہو بس بی رہو تم جھوٹ نہ کہو کیا تحصیل کروگی کیا دلیل کروگی تم کیا ہو بیوفا ہو اصلی بیوقوف ہو نسلی بیوقوف ہو ذکیہ کی بہن ہو چاند کا گہن ہو اچھا بی قمرن کچھہ بوجھے فہمین تم بتاؤگی چال دکھاؤگی علم کا امتحان دوگی ظاہر شے کا نشان دوگی مین تم کو دیکھتی ہون ذرا دور سے پھینکتی ہون دیکھون کتنی ہو یون تو فتنی ہو کیون بیوی قمرن استعارہ کی سمرن عالم کے سامان کو زمین اور آسمان کو جانتی ہو کیا ہے کیسا ڈہکوسلا ہے ٹھیک بتا سکتی ہو مجھے سمجھا سکتی ہو ہان ہان پوچھہ وہ سامان پوچھہ مین ٹھیک بتا دونگی آنکھہ سے دکھا دونگی ایسی مشکل چیز نہین جو مجھے تمیز نہین مین اسقدر جانتی ہون اللہ کا گھر پہچانتی ہون

ہان بی مغرور تم ضرور ضرور اللہ کا وہ گھر جسکے دیوار نہ در وہم وگمان سے باہر کیسکو نہ آئے
نظر تم دیکھ آئی ہو آخر ماما حوا کی جائی ہو اچھا صبر کرو دم لو فہمین کے قدم لو ذرا پان وان کھا لون
گلوری نوش فرمالون جان کو صبر آئے میرا جی ٹھہر جائے جمائی پر جمائی انگڑائی پر انگڑائی
آنے لگی ستانے لگی سستی جائے چستی آئے پھر کچھ بولون گی حقیقت کھولون گی جمیلہ
بولی پان کھا موئی اپنی جان کھا پان نہ ملے انگارے نگل تھتکاری گھر سے نکل گھر مین اجالا ہو
تیرا منھ کالا ہو فہمین جلکر بولی پاجامہ سے نکلکر بولی منجھلی بیگم اللہ کی قسم تم سنتی نہین سکھو
دہنتی نہین چھوکری کوستی ہے یہ کیسی دوستی ہے باندی کو دھمکاؤ شغفل کو سمجھاؤ کوئی دم جاتا ہے
مجھے غصہ آتا ہے ذکیہ بیگم جمیلہ پر جھنجلائی کچھ منع کیا کچھ مسکرائی ہنسکر کہنے لگی او مینڈک کی سگی
بس کر چپ رہ ہٹ جا چپ رہ دداکو بیزار نہ کر نانی سے تکرار نہ کر بات کا سلسلہ توڑ چلے پھیوے
نہ چھوڑ لو ددا پان نگلو پیٹ سے باتین اگلو رات پوری نہ کرو تقریر ادھوری نہ کرو اچھا سنو بیوی
قمرن شمس الدین خان کی دلہن بتاؤ یہ سامان بے پتہ بے نشان لاجوردی رنگ کا زمردی ڈھنگ کا
میلا کچیلا زمین پر پھیلا کہین نیلا کہین بھورا پورا کہین ادھورا دہندلا آسمان زمین کا سائبان۔
کیا شے ہے کیا چیز ہے بتاؤ کچھ تم کو تمیز ہے اوسپر جگمگاتے رات کو ٹمٹماتے انگارے سے کیا ہین
پیارے پیارے سے کیا ہین جو برسات مین اندھیری رات مین چمکتے رہتے ہین انکو کیا کہتے
ہین انکی حقیقت سناؤ میری تشفی کرو سمجھاؤ دیکھون تم کو کیا شعور ہے تمھاری عقل کتنی دور سے
پھر اور پوچھون گی طور بے طور پوچھون گی اب قمر النسا گھبرائیں حیران ہوئین بولائین بغلین
جھانکنے لگین ڑلین ہانکنے لگین بولائی بولائی بولین شرمائی شرمائی بولین لو بی انوری خدا کی
شان بڑھیا لے ہمارا امتحان اپنی ددا کا جواب دو اسکے مدعا کا جواب دو اسنے کیا پوچھا ہے
نیا ماجرا پوچھا ہے اسکی بات سنو ژٹل خرافات سنو بڑھیا پاگل ہوگئی اسکی وہ مثل ہو گئی۔

بھفیس نہ کودی کودی کو یہ تماشا دیکھے کون اس عورت کو بے غیرت کو کچھ بن نہ آیا ہنر یاد نہ آیا۔
موئی ناآزمودہ بکنے لگی بیہودہ زمین سے فرصت پائی آسمان پر کی چڑھائی دیکھنا بڑھیا کی بیتابی۔
جان بچاتی ہے مرغابی وہ موئی بڑھیا وہ موئی جردا یہ بات بھی ایسی ہے میری عقل کیا تجھ جیسی ہے
جو مین بتا نہ سکوں آسمان دکھا نہ سکوں نادان سے نادان انجان سے انجان گھٹنوں چلتا
بچہ کودتا اچھلتا بچہ ستاروں کو جانتا ہے آسمان کو پہچانتا ہے یہ فیروزی آسمان یہ زرد وزری
آسمان جو زمین کے اوپر ہے اللہ کے رہنے کا گھر ہے مجھے سنا ہوا یاد ہے اسکی جڑ ہے نہ بنیاد ہے
بے ستون ادھر کھڑا ہے معلوم نہین کیونکر کھڑا ہے اسی رنگ کے اسی ڈھنگ کے نو آسمان
ہین سات بے سامان ہین آٹھوین آسمان پر گنجان برابر برابر الغاروں تاروں کا فرش ہے
نوین پر لوح کرسی عرش ہے عام لوگ تمام لوگ دو ستاروں سے واقف ہین انہی روشن
تاروں سے واقف ہین ایک سورج دوسرا چاند ہے جو سورج سے ذرا ماند ہے ابتو سنکر
فہمین بولی بیتاب ہو کر پُرفن بولی شاباش شاباش بس بی قمرن بس قلعی کھل گئی جہالت ڈھلکئی
ہین قائل ہوئی تکرار باطل ہوئی تم نے وہ حقیقت سنائی میری سمجھ مین نہ آئی بیوی قمرن تمہارا
لکھنا پڑھنا سارا آج معلوم ہو گیا ظاہر مقسوم ہو گیا بس دیکھا شعور چلو اور چھیڑو مذکور انوری
بیگم نے کہا آپا کی جانے بلا جو مردوں نے لکھا ہے وہی آپا نے پڑھا ہے میری آپا سیدھی مسلمان
ہین کیا جانین کتنے آسمان ہین یہ اور ہی سامان ہے اسکا مشکل بیان ہے دو اکل رات کو
تو اسی بات کو مجھسے بیان کیجو شروع داستان کیجو مین جواب دونگی آپا کا ثواب لونگی
تیری تسلی ہو جائیگی خوب تشفی ہو جائیگی اچھی طرح بتا دونگی ہجوں سے سمجھا دونگی تجھے یقین
آئیگا میرا علم بھی کھل جائیگا آج یہین تک رہنے دے آپا کو کچھ اور کہنے دے لو آپا جان
تم کہو داستان اتنی کہو اتنی کہو تھک کر چپ ہو رہو اب شروع کردو آفتاب طلوع کرو

قمرن نے کہا بوا ذرا چپ رہے دوا پھر مین بولون زبان کھولون اپنی کہانی سنی سنائی پرانی پوری ڈھرا لون
تم کو مین سناؤن بوا میرا غم کا قصہ ہے بڑا الم کا قصہ ہے کسیکو کیا یقین آیگا فہیم کو بھی نھین آیگا مین سنکر
شاد ہون گی داد دون گی یہ کہون گی تم بے مثل لاجواب ہو خاصی تاریخ کی کتاب ہو جہان مین پھری
پھرائی ہو زمانہ کو بھگتی بھگتائی ہو جو کہوگی سچ کہوگی وہی عورتون کی پچ ہوگی چلو باتین کم کرو اپنی
کہانی ختم کرو رات جانیکو ہے صبح آنیکو ہے زبان ہلاؤ بانگی دکھاؤ اچھا عورت سن میری مصیبت
سن سنکر قائل ہو ہماری طرف مائل ہو

قمر النسا کی تباہی کا بیان

اے بڑ ہیا بدگمان سن میری داستان میری رسوائی کا قصہ تقدیر آزمائی کا قصہ تو نے پہلے سنا ہوگا
کسی نے تجھسے کہا ہوگا مجھپر کیا گزری کیا کیا بلا گزری گھر گھر مین دہوم ہے بچہ بچہ کو معلوم ہے ثریا بیگم
کے باپ ایک دن آپ ہی آپ گھبرائے دنیا سے بیزار ہوئے بستر باندہ سفر کو تیار ہوئے حج کرنیکو چلے
گناہ دہرنے کو چلے وہیان ٹھکانے نتھا ایمان ٹھکانے تھا چل کھڑے ہوئے نکل کہڑے ہوئے سات
مین قافلہ ہوا وان یہ معاملہ ہوا جہاز پر سوار ہوئے آفت سے دوچار ہوئے دریا مین طوفان آیا تباہی
کا سامان آیا جہاز اختیار سے چھوٹا ٹکراکر پہاڑ سے ٹوٹا جب یہ خبر وحشت اثر ہندوستان مین آئی
ہمارے کان مین آئی جہاز ڈوبا حاجی ڈوبے کل اشراف پاجی ڈوبے کسی نے مجھے بھی سنائی
بس بی خدا کی دہائی سنتے ہی دنگ ہوگئی رنگت پتنگ ہوگئی کھانا پینا حرام ہوگیا حشر کا کہرام ہوگیا
گھر مین رہنا دشوار ہوا جینے سے جی بیزار ہوا جب جان پر نبا دہ بنی پھر جی مین یہی ٹھنی آخر ایک دن
مرنا ہے اکیلا رہکر کیا کرنا ہے اس ہونے سے نہ ہونا بہتر قمرن اب جان کا کھونا بہتر پھر تو وحشت نے
میری ہمت نے راہ بتائی کمر بند ہوائی قمرن نکل دم نسے چل میان مرے تو بھی مرجا گھر کو چھوڑ دہا

ثریا قمرن کی بیٹی کا نام ہے ۱۲

طبیعت کسی طرح نہ تھمی میرے دل پر یہی جمی گھر سے چلون سفر کردن دیس دیس مین بھیس بھیس مین پھرون سیر کردن بلا سے جیون یا مرون ملک ملک کو کھوندون گم ہوئے کو ڈھونڈون شاید بات آئے کہین پتہ ملجائے ابھی مین دل کا منصوبہ اسی شکل کا منصوبہ پکا رہی تھی جما رہی تھی سامان جمع کرنے لگی اوسان جمع کرنے لگی اتنے مین سنا گھر گھر یہی شور یہی چرچا یہی خبر گلی گلی کہرام ہے رونے والون کا اژدہام ہے جو آتا ہے یہی سناتا ہے زہرہ بیگم کے میان موئے بچی کے خصم بھی غرق ہوئے اسی غم مین اسی الم مین ناہید بیگم ہین بہرامی خانم ہین اودہر لی سویدا ہوگئین بیوا سب بے سر ہوگئے سب بے گھر ہوگئے جہاز لٹ گیا قافلہ لٹ گیا اتنے گھر تباہ ہوگئے غرق بیگناہ ہوگئے کچھ نہ کھلا کیا ہوا کون جیا کون موا جیتے بچے یا مرگئے خبر نہین کدہر گئے بس یہ خبر کان سے سنکر اور بھی ملال ہوا میرا تباہ حال ہوا خفقان نے زور کیا زندہ درگور کیا جان پر بن گئی دل ٹھہر گئی قمرن چل جلدی نکل اتنے مین پیغام آیا بیویون نے پچھوایا کیون بی قمرن تم چلوگی بہن ہمارا سفر کا ارادہ ہے تمھارا کیا ارادہ ہے اگر پکا ارادہ ہو تم بھی آمادہ ہو بوا کوڑی لو نہ پیا وقت نہین ملیگا ایسا ہم سب کے پاس مال ہے ہمارا تمھارا ایک حال ہے ڈولی مین سوار ہو چلنے کو تیار ہو ہم دل اوٹھائے بیٹھے ہین سفر کی لو لگائے بیٹھے ہین ہم ابھی یہان سے جائینگے جیتے ونکا مو پتہ لگائینگے کوئی جیتا ملا لے آئینگے وفا کا تماشا دکھائینگے نہین تو بوا خدا نہ کرے جہان وہ سب مرے ہم بھی وہین مرجائینگے پھر کر گھر مین نہ آئینگے یہ سنکر مین موئی اجڑی بیدل ہوئی پہلے ہی تیار تھی جان سے بیزار تھی مین نے یہ جواب دیا جو تم نے قصد کیا اچھا کیا کچھ نہ کہو بسم اللہ کرو پتھر چھاتی پر دہرو چلا پیسے ہات مین لو مجھے بھی سات مین لو کل کی جلتی آج چلو سوختہ دل سوختہ مزاج چلو بوا آخر وہ رات بیتابی کے سات جون تون گذاری صبح کو منگا سواری ہم سب روانہ ہوگئے کہنے کو افسانہ ہوگئے بوا ہم عورتین گوری صورتین نحیف نحیف دل کی ضعیف

کبھی کسی نے سفر کی گھر کے سوا باہر کی تکلیف پائی نہ تھی مصیبت اوٹھائی نہ تھی ارادہ ٹوٹ ٹوٹ گیا
دل چھوٹ چھوٹ گیا آخر اوسی پریشانی مین ادسی سرگردانی مین ارادہ کرلیا پتھر چھاتی پر دھرلیا خراب
خستہ بمبئی پہونچے دلشکستہ بمبئی پہونچے پھر جہاز مین سوار ہوئے ہم بلا مین گرفتار ہوئے قیامت شر
پر آئی آفت ہم پر آئی ہمکو چارون گھڑیان گن گن ابھی طرح گزر گئے یہ بھی نہ جانا کدہر گئے دن بھر
تو ہم سوتے تھے ساری رات روتے تھے ہمارا برا حال تھا دل کو یہ خیال تھا اللہ وہ مقام دکھاوے
طوفانی جگہ کا پتہ لگاوے جہان ہمارے مردوے سب کے سب غرق ہوئے ہوا سمندر بھی تھما تھا
جہاز راہ پر لگا تھا ہمارا جہاز پانی پر بے آواز لہراتا تھا ہوا پر جاتا تھا ہر طرح چین چان تھا بالکل
امن امان تھا سب مسافر مسلمان کافر کام کاج مین تھے دستی مزاج مین تھے ہم دریا کے
دیکھنے مین اپنی قضا کے دیکھنے مین کچھ ایسے محو تھے دین دنیا سہو تھے سمندر ہی سمندر تھا۔ جہان
تپا سا پانی پر تھا کیا کہون سمندر کی لہرین وہ تلے اوپر کی لہرین عجب سیر تھی غضب سیر تھی
مین کیا بتاؤن تم کو کیا سناؤن وہ سمندر کا پاٹ لہرون کا ٹھاٹ چاندنی کی بہار نورانی رات گلنار
وہ صاف صاف پانی وہ شفاف نیلا آسمانی کہین زمین نہ پہاڑ نام کو درخت نہ جھاڑ پانی ہے یا آسمان
برابر سطح چٹیل میدان ہم دو جہان کے زمین آسمان کے بیچون بیچ مین تھے اونچ نیچ مین تھے
خدائی نظر آتی تھی کبریائی نظر آتی تھی بس دیکھا ہوا آخر یہ ہوا وہ چار دن کی مدت وہ تکلیف کی راحت
ہمین یون تمام ہوئی صبح ہوئی شام ہوئی صبح یاس مین کٹی شام ہراس مین کٹی پانچوین شام قضا کا
پیغام نگوڑی کیا آئی جہاز پر بلا آئی لے ہے نہ پوچھو حال وہ آسمانی وبال قیامت کی رات تھی
آفت کی رات تھی جو سوتے تھے سوتے رہے جاگتے بدحواس ہوتے رہے ہوا ہمارا برا حال تھا پانی
مین بھونچال تھا کہین طوفان تھا سان گمان تھا اچھی ہوا پانی تھما دریا سن سان صاف ستھرا
آسمان دیکھتے دیکھتے ہوا ایک بار بادل ہوا ہوا چلی ابر آیا آسمان پر چھایا کچھ کالا کچھ میلا اب

آسمان پر پھیلا سامان اور ہوگیا تیز تیز سی ہوا ہوا چلی جہاز مین پڑی کھلبلی ہوا نے زور پکڑا موجون نے
شور پکڑا پھر تو ہوا ابلا ہوگئی ہماری قضا ہوگئی نوح کا طوفان ہوگیا اجل کا سامان ہوگیا لوگ
ڈرنے لگے دعائین کرنے لگے ناخدا بیقرار ہوا کام پر تیار ہوا پھریرے لپیٹے بادبان سمیٹے مستول
ڈال دئے لنگر نکال لئے عجب ہنگامہ تھا غضب ہنگامہ تھا دل ٹوٹ گئے چھکے چھوٹ گئے
ادہر وہ طوفان ناخدا بے اوسان ادہر لوگ بے قرار لب پر پروردگار اوپر ہوا کا زور نیچے پانی کا
شور الحفیظ الامان ملگئے زمین آسمان جہاز طوفان سے بدبلا سامان سے پتّے کے مانند بہنے لگا
ناخدا رو رو کر کہنے لگا آفت کا طوفان ہے مسافرو اللہ نگہبان ہے یاد رکھو میری بات یہ آج
کی رات خیر سے کٹتی نہین جان بھی بچتی نہین جہاز چکرانے لگا ہے غوطے کھانے لگا ہے طوفان
کام کر گیا جہاز مین پانی بھر گیا نمازین پڑہو اذانین کہو اللہ سے التجا کرو نجات کی دعا کرو اے
مشکل کشا اے بندون کے کبریا آئی بلا کو ٹال ہم کو بلا سے نکال مشکلکشائی کر بیکسون کی
رہائی کر تیرے ہات نجات ہے تیرے ہات حیات ہے ناخدا کی تقریر غریب اور امیر سنکر ڈر گئے
جیتے جی مر گئے اللہ کی بارگاہ مین نبی کی درگاہ مین دعا التجا کرنے لگے خدا خدا کرنے لگے دم
ہوا ہوگیا کیا سے کیا ہوگیا پھر تو مینھہ کا برسنا اور بادل کا گرجنا شروع ہوا نہ پوچھو ہوا وہ ہوا کا
زور وہ گھٹا گھنگھور حشر سا برپا تھا ابر برسنے پر تلا تھا لگاتار برسنے لگا موسلا دھار برسنے لگا
زمانہ مین اندہیر ہوگیا تقدیرون مین پھیر ہوگیا اوسان اُڑنے لگے فرشتے کڑہنے لگے مُنہ پر
مردنی چھائی ہم سمجھے اجل آئی جہاز مین غل تھا حشر بالکل تھا ایک ایک کہتا تھا بد اور نیک
کہتا تھا بے بلائے اجل آئی دریا سے نکل آئی پھر تو ہر انسان بوڑہا اور جوان اوسوقت
تتّر بتّر تھا مین تہ پر تو جہ پر تھا ہلچل ہوگئی کھلبل ہوگئی جان کے لالے ہوئے ہم اجل کے
حوالے ہوئے بیٹے کو باپ کی خبر نہ اپنے کو آپ کی خبر عجب تلاطم تھا جو تھا بیدم تھا ہوا اسقدر

اضطراب تھا آنکھ سے دور خواب تھا شور تھا غل تھا جینے کا چراغ گل تھا لوگ پکار رہے تھے چیخ
پکار چیخ مار رہے تھے ہائے مرے ہائے مرے خضر نہین دستگیری کرے یہ بلا ناگہانی ہے لوگون پر پریشانی
ہے خضر کہان ہو آؤ ڈوبتون کو بچاؤ کسی کی زبان پر اللہ کا نام تھا کسی کے لب پر رام رام تھا
کوئی اضطرابی مین کہتا تھا دل کی بیتابی مین کہتا تھا ہائے ہائے آئی مرے کوئی پہونچے مدد کرے ہائے
برا مقسوم تھا کسے یہ معلوم تھا بلا نازل ہو گی قضا نازل ہو گی ہوا اسی طرح لوگ بنا کے موت کا جوگ
بیتاب بیقرار تھے مرنے کو تیار تھے تم وہ حال نہ پوچھو ہمارا ملال نہ پوچھو مین تو سہم کر اوس گھما گھم
ڈر رہی جاتی تھی مری جاتی تھی کہتی تھی اے اللہ معاف کر گناہ طوفان رفع کر یہ بلا دفع کر ہوا کیا
بتاؤن کیا حال سناؤن اوسوقت پانی کا شور دریائی موجون کا زور ہوا کا سناٹا دریا کا جوار
بھاٹا خدا پھر نہ دکھائے وہ آواز نہ سنائے کیسا کھانا کسکا پینا مشکل ہو گیا جینا سر پر آفت آئی
بے خبر قیامت آئی عالم تہ و بالا ہو گیا زمین آسمان کالا ہو گیا ہر ایک دل گداختہ ہوش لحوش باختہ
دکھ سہتا تھا یہی کہتا تھا دیکھئے کیا ہونا ہے اب تو جان کا رونا ہے جان بچے تو لاکھون پائین
بلا سے چھٹین تو گنگا نہائین اے اللہ کیا ہو گیا سب کا نصیب سو گیا تقدیر کام نہین آتی تدبیر کام
نہین آتی ہوا ہم لوگون کو بے دم لوگون کو بگڑے حواس دیکھکر آس پاس دیکھکر بیقرار رہتے تھے
زار زار روتے تھے ہوا اوسی طوفان مین اوسی سامان مین اکثر وحشت سے مر گئے بعضے دہشت سے
مر گئے کتنے نیم جان تھے کتنے مردہ انسان تھے کچھ عجب حال تھا جانون پر زوال تھا حشر کا
عالم تھا جہاز مین ماتم تھا ایک طرف ہم سب مردہ بیدم سب عورتین گمنام وفا مین بدنام
ناشاد نامراد زبان پر آہ و فریاد منھ کو ڈھانپے خوف سے کانپے خاموش بیٹھی تھین بے ہوش
بیٹھی تھین ڈوبنے کا غم تھا نہ مرنے کا الم تھا آپس کی جدائی کا اور اپنی تنہائی کا خیال ہوتا تھا
ملال ہوتا تھا دیکھئے ہم ناشاد بدنصیب نامراد جیتے ہین یا مرتے ہین وفا کا نام کیا کرتے ہین

ہم کو بھی رنج تھا کشش و پنج تھا اس غم مین تحلیل تھے تندرستی مین علیل تھے تن مین جان نتھی منہہ مین زبان نتھی دعا کرین التجا کرین خدا سے فریاد کرین کچھہ داد بیداد کرین اے ہے قسمت مقدر کی شامت ہماری آرزو ساری جستجو دل کی دل مین رہ گئی وفا پانی مین بہ گئی آخر رو کر افسردہ ہوکر چپ ہو رہتے تھے دل مین کہتے تھے اے خدا ہم کو مشکل کشا ہم کو منزل پر پہنچا ٹھکانے سے لگا۔ ڈوبے ہوؤن کی کبھی جیتے یا موؤن کی صورت دکھادے اون سے ملادے اللہ تیری قسم مرنے سے ہم ہرگز ڈرتے نہین فریب کرتے نہین راضی ہین رضا پر قایم ہین بنا بر ہوا کرینہ بیگم مراد کا دم بدم اللہ سے سوال تھا ہر لحظہ یہی خیال تھا لوگ اپنے ایمان سے ہم اپنی جان سے ہاتھہ دھوئے بیٹھے تھے مقصود کھوئے بیٹھے تھے اتنے مین طوفان کا زمین اور آسمان کا طور بے طور ہوگیا اور کا کچھہ اور ہوگیا ہوا کا زور بڑہا موجون کا شور بڑہا موج پر موج آنے لگی آ جہاز سے ٹکرانے لگی وونی ایک ایک موج اور موجون کا اوج آسمان سے باتین کرنے لگا نوح کے طوفان کو مات کرنے لگا دریا کا پانی تہ و بالا ہوگیا جہاز موت کا نوالا ہوگیا جہاز کی یہ روش تھی دریا سے زیادہ جنبش تھی کبھی ادہر کبھی اودہر موجون کے نیچے اوپر ہوا جہاز برق ہوگیا اب ڈوبا اب غرق ہوگیا کبھی موج اوسکے اندر کبھی یہ موج کے اوپر جہاز کو قرار نتھا بچاؤ نہار نتھا ہوا رات بھر یہی برابر سامان رہا طوفان رہا جہاز چکرایا کیا گھمیریان کھایا کیا ہنڈولا بنگیا جھولا بنگیا ہم بے دل اجل کے مقابل سنبھلین تو سنبھل نہین سکتے نکلین تو نکل نہین سکتے بلا مین گرفتار تھے بالکل بے اختیار تھے آخر سحر ہوتے ہوتے بوا فجر ہوتے ہوتے وہ جہاز بے انداز بے راہ بڑہ گیا پہاڑ پر چڑہ گیا ٹکرا کر بیٹھہ گیا چکرا کر بیٹھہ گیا اختیار سے چھوٹا پرزہ پرزہ ہوکر ٹوٹا مین تختہ پر رہ گئی کسی طرف کو بہ گئی اتنی بات کہنے تک جہاز مین رہنے تک مجھے اپنی خبر بھی پھر بیخبر ہوگئی یہی دوسرے دن ہوش آیا اوسی تختہ پر بیٹھا پایا آخر یہ ہوا مین نے دیکھا ہوا

جہاز کا تختہ راہ نما تختہ کنارے سے لگا ہے سہارے سے لگا ہے کنارہ پر خلقت کا مرد اور عورت کا
بڑا انبوہ کھڑا ہے ہزارہا چھوٹا بڑا ہے بس ہوا پھریہ ہوا مین نے ذرا لیا سنبھالا خبر نہین کس نے
مجھے نکالا مین تو پھر غافل ہو گئی مردون کے شامل ہو گئی کسی نے پانی چوایا جب مجھے ہوش آیا
مین نے شکرانہ ادا کیا اللہ کا دوگانہ ادا کیا لوگ سمجھے ہندوستانی ہے اسکی وضع مسلمانی ہے طوفان
اوٹھائی ہے بہہ بہا کر آئی ہے پھر مینے غور سے دیکھا سمجھ کے طور سے دیکھا ہزار در ہزار عورت ہے
بیشمار عورت ہے نئی نئی وضع کی کچھ عجب قطع کی گوری صورت کافوری رنگت قطع دار با وضع
ہین میرے اردگرد جمع ہین کچھ بیٹھی کچھ کھڑی ہین مجھے دیکھتی کھڑی کھڑی ہین مین بدحواس تھی
پریشان اداس تھی رفیقون کے لئے شفیقون کے لئے بے اختیار روتی تھی مین تحلیل ہوتی تھی
اون کے فراق مین اون کے اشتیاق مین آنسو برابر جاری تھے نپوچھو کسقدر جاری تھے میری
آستین تر ہو گئی ساری زمین تر ہو گئی سوچتی تھی کیا کرون کس سے التجا کرون جاؤن تو کدھر جاؤن
زہر نہین کھا کر مر جاؤن بدن پر لتہ نرہا سر پر دوپٹہ نرہا سردی سے اکڑتی ہون شرم سے سکڑتی
ہون گھٹنون مین سر دئے مین گردن نیچی کئے کب تک رہون کس سے کہون ننگا نہین رہا جاتا
دکھ نہین سہا جاتا الہی عذاب سے چھڑا زندگی خراب سے چھڑا تیرا ہی سہارا ہے تو مالک ہمارا
ہے۔ مین یہ کہتی تھی سردی سہتی تھی بوا گردن جھکائے تن بدن چھپائے آنکھ بند کئے کچھ لئے
دئے خون جگر پئے ہات بغلین دئے چپ بیٹھی ہوئی تھی ٹھنڈ سے اینٹھی ہوئی تھی اتنے مین کسی
عورت نے کسی باوفا بامروت نے ترس کھایا میرا دکھ مٹایا مجھے چادرہ اوڑھا دیا ہات پکڑ
الگ بٹھا دیا پھر تو اور عورتین انگریزی صورتین جوق جوق ولایتی معشوق پاس آنے لگین
باتین بنانے لگین کوئی تشفی کرنے لگی کوئی تسلی کرنے لگی اون مین ایک عورت گوری گوری رنگت
اسقدر بکتی تھی زبان نہ تھکتی تھی خواہ مخواہ بکتی تھی اور مجھے تکتی تھی اوس نے جو بات کی مروت کے

سات کی مگر میری سمجھ مین نہ آیا اوس نے کیا راگ گایا پھر ایک اور عورت ملنسار بامروت
میری ایسی غمخوار بنگئی وہ تو گلے کا ہار بنگئی اوسکے بعد اور جوان عورت پیاری شکل پیاری صورت
میرے پاس آئی مجھسے ملی مجھے دیکھکر ایسی کھلی گویا کبھی کی یار تھی جیسے کوئی رشتہ دار تھی اوسنے
جو بات کی مروت کے سات کی باتون کا دریا بہایا مجھے اردو مین سمجھایا ذرا میری تشفی ہوئی
کچھہ دل کو تسلی ہوئی میرے آنسو پونچھے مین نے نشیب فراز سوچے مین سنبھل کر بیٹھہ گئی زانو
بدل کر بیٹھہ گئی پھر اوسنے میرا حال پوچھا زوال ملال پوچھا مین نے چار ناچار خوب پکار پکار جو
مجھپر گزرا تھا کہا جہاز ٹوٹا زمانہ بہا مین بھی بہ گئی تختہ پر پڑی رہ گئی اور بہنین مجھسے جدا ہوگئین نہین خبر
وہ کیا ہوگئین تم کیا حال پوچھتی ہو ہمارا زوال پوچھتی ہو آفت کے مارے ہین اب قیدی تمہارے
ہین گھر ہے نہ در ہے جان ہتیلی پر ہے دیکھئے کیا حال ہونا ہے کیا مقدر کا رونا ہے مجکو اپنا
الم نہین جان کا غم نہین رفیقون کا بڑا غم ہے جب تک دم مین دم ہے وہ عورت سنکر رونے لگی
بہت غمگین ہونے لگی ذکیہ بیگم نے کہا آپا تم کو ذرا ڈر نہا وہ عورتین غیر صورتین کون ہین کون نہین
اجنبی ملک اجنبی زمین آپا تم ڈری نہین ڈر سے مری نہین تم نے یہ نجانا آشنا نہ پہچانا کوئی بھتنیان
نہ ہون کوئی جنیان نہ ہون تم تو گھل ملگئین اون کو دیکھکر کھلگئین جان کا ڈر نہ ہوا ذرا خطر
نہ ہوا آپا بڑی نڈر ہو رستم کے برابر ہو بوا ذکیہ بیگم مین تھی پُر غم اون سے بات نکرتی اگر ملاقات
نکرتی بتاؤ کیا کرتی اون کو بد فر اکرتی مجھپر برا وقت تھا میرا سویا ہوا بخت تھا برا زمانہ تھا اپنا بیگانہ
تھا کوئی یار نہ مددگار مین جان سے بیزار نیا ملک نیا شہر مجھپر آسمانی قہر بیکس بے بس دستگیر نہ فریادرس اب
ننگی جیسے چھلنی نا رنگی ہر طرح مجبور تھی عقل کا فور تھی بوا ذکیہ بیگم اللہ کی قسم مین اون عورتون
اجنبی نئی صورتون کو پہلے کچھہ اور سمجھی طور بے طور سمجھی مینے یہ جانا صاف پہچانا بیابانی مخلوق
کوہستانی مخلوق ہے انکی قسم اور ہے پریون کا سا طور ہے شاید یہ پرستان ہے لباس کی دہی

شان ہے پھر تو بوا یہ حال ہوا حواس جاتے رہے اندیشے آتے رہے پانوسے زمین نکل گئی مین
موم کی طرح پگل گئی سمجھی اب خیر نہین چلنے کو پیر نہین قمرن یہ تو پریان ہین جتنی عورتین یہان ہین۔
مجھے اوڑا کر لیجائینگی بوٹیان نوچکر کھائینگی مین ڈر کی ماری موئی تھکی ہاری اونکو تکتی تھی آنکھہ نہ
جھپکتی تھی بارے اسی حال مین رنج اور ملال مین وہ عورت آئی اوسنے بہت بڑہائی پیاری
پیاری باتین کین بات بات پر عنایتین کین مین اوسکی محبت پر عنایت پر شفقت پر فریفتہ ہوگئی
شیفتہ ہوگئی اوسنے مجھے گلے لگایا چھاتی سے چمٹایا پوچھا تمھارا عزم کیا ہے مین بولی شرع مین
شرم کیا ہے میرا ارادہ ہے جسپر اللہ آمادہ ہے تم کیون پوچھو زیادہ کیا مین کیا میرا ارادہ ہان
کہین اترنے کا کہین پانو دہرنے کا ٹھکانہ ہوگا آب و دانہ ہوگا رہ جاؤن گی جی بہلاؤنگی
کچھہ زور ہے نہ بل ہے ہماری تو وہ مثل ہے درزی کا کیا کوچ کیا مقام منزل کی فکر اپنے
کام سے کام جدہر کو خدا لیجائیگا جہان سینگ سمائیگا بس ہم ادہر جائینگے اجل آئیگی تو مرجائینگے
یہ کہکر مین خوب روئی وہ کرنے لگی دلجوئی بس مین رو رلاکر وہ آنسو بہاکر خوب بکی وہ کہنے
لگی دل اداس نکرو تم وسواس نکرو تمھارا لگدہر خیال ہے تم کو ناحق ملال ہے گم ہوئے کا
ملنا مشکل پھٹے دل کا سلنا مشکل صبر کرو بوا جو ہوا سو ہوا میرا گھر اپنا گھر سمجھو بیخوف و بیخطر سمجھو
جب تک جی لگے رہنا جی گھبرائے مجھسے کہنا جب تم اداس ہو طبیعت پر ہراس ہو وطن کو چلی
جانا میرے ذمہ ہے پہونچانا جو تم کو درکار ہوگا دم بھر مین تیار ہوگا جو تم کہو گی لادون گی جہان
کہو گی پہونچادون گی آرام سے بیٹھی رہو اللہ سے مدعا کہو فریاد پوری ہوگی مراد پوری ہوگی۔ مقصد
برآئیگا مدعا نظر آئیگا تم وفادار ہو کیون بیقرار ہو بوا اوس عورت نے اوس بامروت نے ایسا
پھسلایا ایسا بہلایا غم دل سے بھلا دیا گھر کا مزا یاد دلادیا وہ وفا جتاتی تھی مین شرمائے
جاتی تھی پھر اوس محبت والی نے نیک بخت مروت والی نے میرا ہات پکڑ کر اٹھایا گبھی مین

سات بٹھالیا اپنے گھر مین جاو تمارا میرا اوسکا ایسا ملا ستارا جمیلہ بولی اونانی مردون کی ہیانن
دیدے پھوٹی بڑہیل جھوٹی تونے سنی کہانی اتہو وفا جانی بہری کان سے سُن عورتون کی ئن
اندہی آنکھین کھول حلق تھکی اب بول وفا کے موتی رول وفا کانٹے مین تول آنکھ سے دیکھ
کان سے سُن وفا کی بستی ہوئی حُسن دیکھہ غیر عورت نے وفا کی مورت نے کیا کام کیا کیسا
سات دیا مردوے کیا کرینگے اِس سے سوا کرینگے ایسی وفا ہوسکتی ہے تو بتا ہوسکتی ہے جو
عورت کرگئی با مروت کرگئی نہین بولی جا شغل موئی چمار سڑیل سُن لیا ہو کرگئی وہ بھی مرد
پر مرگئی چل چپ کر ماروان گی پتھر ہان بی قمرن پھر چلو لسندن پوری کرو بات تھوڑی سے
رات ہان کہو پھر کیا ہوا وہ تم کو لیکر ہوگئی ہوا بس نہین. وہ غیر وطن مجھے لیکر ایسی گئی گویا
ہوا پر گئی مین اوسکے گھر جاکر دم بھر آرام پاکر نہائی دہوئی تھوڑی دیر سوئی پھر اوٹھی مکان
دیکھا سارا سامان دیکھا دو منزلہ مکان تھا بڑا عالیشان تھا اوپر کمرے نیچے دالان اچھے
سجے سجائے مکان انگریزی قطع کے ساختہ تھے میز کرسی سے آراستہ تھے اوس باوفا نے ایک
مکان مجھے مع سامان رہنے کو بتا دیا مجھپر احسان کیا چینی کا لوٹا منھ دہونے کو ملا نواڑی
پلنگ سونے کو ملا آرام سے رہنے لگی انتظام سے رہنے لگی رنج رہا نہ کوئی غم فقط زیقون کا الم
چھاتی پر سوار تھا میرا جی بیقرار تھا دن بھر روتی تھی رات کو نہ سوتی تھی ایک دن اوس عورت نے
اوس ہمدرد با مروت نے مجھے کہا ہوا خیر جو ہونا تھا ہوا اب اپنا حال سناؤ ٹھیک ارادہ بتاؤ
رہوگی یا گھر جاؤگی بے پتہ کدہر جاؤگی مین ویسی کوشش کرون تمھاری تیار پوشش کرون مین نے
سنکر یہ تقریر جواب دیا میری دستگیر تم پہلے ہی جان گئی ہو صورت سے پہچان گئی ہو مین بیچاری
تقدیر کی ماری غم دیدہ ہون آفت کشیدہ ہون بدحالی کا بداقبالی کا جتانا کیا بتانا کیا
ہان تم مہربانی کرو دور پریشانی کرو پہلے اپنا نام بتاؤ مجھے حقیقت سناؤ یہ کونسی بستی ہے

جسپر محبت پرستی ہے کیا یہ پرستان ہے کوئی نیا جہان ہے یہ نئی دنیا ہے دنیا سے جُدا ہے
غیر صورت کے انسان ہین ہندو ہین یا مسلمان ہین وہ مسکر بولی یہ حقیقت کھولی صاف اُردو
مین سمجھایا صاف گفتگو مین سمجھایا مس ہملٹن میرا نام ہے یہ ملک اپنا مقام ہے اسکا نام
لندن ہے یہ ہمارا وطن ہے ملکہ معظمہ قیصر ہین جو اللہ کے تخت پر ہین یہ اونکا دار السلطنت ہے
ہندوستان اون کی رعیت ہے دو اقلیم کی بادشاہ ہین ماشا اللہ شہنشاہ ہین تم ملک کے حالات
یہان کے عجائبات دیکھوگی تو کہوگی بوا دیکھکر خوش ہوگی کوئی دن رہو سیر کو چلو ہملوگون سے ملو جُلو
اون کی خو بو دیکھو اون کی گفتگو دیکھو جو عورت پاؤگی با مروت پاؤگی اوسکی بات سے اوسکی ملاقات
سے تم ایسی راضی ہوگی پھر جانے کو نہ کہوگی مین نے پوچھا بوا تیرا بیاہ بھی ہوا اوسنے منھ پھیر لیا
سنکر ٹال دیا آخر یہ جواب دیا مین نے بیاہ نہین کیا مین نے پوچھا کیون نہین کیا وہ گھر کیا حسین
نہین دیا تو نے بیاہ مین مرد سے نباہ مین کچھ برائی دیکھی بیوفائی دیکھی کہنے لگی بوا مرد دیکھے
بیوفا مجھے کیا ضرورت تھی میری کیا شامت تھی مال دار ہو خود مختار ہو کر کسی کی تابعدار بنتی
اپنی جان کا آزار بنتی پھندے مین پھنستی اپنے اوپر آپ ہنستی مین نادان نہین کچھ انجان نہین
روگ لگا لون جان کو جلا لون اکثر دولتمندون نے امیرون کے فرزندون نے بیاہ کا پیغام دیا
مجھسے دو بدو کلام کیا مین نے عذر کیا جواب دیدیا مجھے بیاہ منظور نہین کوئی اور ڈھونڈھ لین بیوی
نادان میری مہمان تم ان بیدردون کی آج کل کے مردون کی وفا نہین جانتین کیا نہین
جانتین یہ کسی کے یار نہین ان کی بات کا اعتبار نہین مین نے کہا بوا تو سچی تیری ساری گفتگو
سچی تو بڑی نیک ہے دنیا مین ایک ہے بس دیکھ بوا جب معلوم ہوا یہ انگلستان ہے مراد کی
کان ہے دل گواہی دینے لگا جھنگس آگاہی دینے لگا یہان مراد بر آئیگی گم ہوئی چیز پائے گی
قمرن صبر کرو ٹھیرو دل چپ بیسر کرو ٹھیرو ڈھونڈھ بھالو سراغ نکالو ہماری ملکہ قیصر ہند شہنشاہ

انگلیسند ہماری شہنشاہ ہین سرتاج پشت پناہ ہین یہان قیام کرو مقصد کا اہتمام کرو شاید
پتہ ملے سراغ چلے فراق کی بلا سر سے ٹلے گلی گلی چکر لگاؤ غم کو یون بہلاؤ شہر کا رنگ دیکھو لوگون
کے ڈہنگ دیکھو یہان کی عورتون سے خوبصورتون سے بات چیت کرو نئی پیت کرو میری
ہمجولی مس بولی تم یہ تو بتاؤ بوا یہ تو سناؤ تم کو ایسا کیا درد ہے جو تمھارا دل سرد ہے ہائے
ہائے کرتی ہو ٹھنڈے سانس بھرتی ہو دل مین کسکا داغ ہے کسکا لگا نا سراغ ہے بوا مجھے کہو
جی مین گھٹی نرہو اپنا دل بہلاؤ زیادہ غم نہ کھاؤ مجھسے کہو مجھسے سنو خیالی عمارت نہ چنو کچھ
ہنسو کچھ بولو دل کی گرہ کھولو خدا کے لئے گھبراؤ نہین پریشان ہو کر جاؤ نہین ارادہ خالی
نہ جائیگا اللہ مراد بر لائیگا مطلب کی چیز پا جاتی ہے تدبیر سے ہات آجاتی ہے جب تم مایوس
ہو جاؤ مقصد کا پتہ نہ پاؤ اوسوقت مجھسے کہنا تمھارا کام نہ ہو نرہنا تم جہان جاؤگی جو جگہ
بتاؤگی ہندوستان مین کہوگی جس مکان مین کہوگی مین پہونچا دون گی گھر مین بٹھا دونگی
مین بھی ایک بار یون ہی بیکار ہندوستان مین گئی ہون زبان جان گئی ہون تمھارے
ہندستان مین ایک بیوی کے مکان مین دو سال رہی تھی خوشحال رہی تھی اسلئے تم سے محبت ہے
مجھے دلی الفت ہے تم اتنی لاچار نہ ہو رہتے رہتے بیزار نہ ہو اللہ کو یاد رکھو دل کو شاد رکھو
دیکھو کیا ہوتا ہے کیونکر مدعا ہوتا ہے لو اب اٹھو زیادہ نہ گھٹو ہات منھ دہو ڈالو کلفت بدن سے
کھو ڈالو کپڑے پہنو کھانا کھاؤ دم بھر سو رہو آرام پاؤ مس تو کہکر اودہر گئی ہر طرح میری تشفی کر گئی
مین پلنگ سے اتری نہا کر ہوئی ستھری کھیسے سے میل چھڑایا گرم پانی بدن پر بہایا پاک صاف
ہو گئی اجلی شفاف ہو گئی بند بند اکڑا کھل گیا جوڑ جوڑ جکڑا کھل گیا نہا کر راحت پائی جان کو
صحت آئی بدن سے مٹی چھٹی سفر کی کدورت مٹی مس نے کپڑے بنوا دئے کھڑے کھڑے
سلوا دئے مجھے آدمی بنا دیا میرا سارا غم بھلا دیا اوس نے وہ وفا کی آبرو ڈبو دی دوا کی مس کی

محبت دیکھکر اوسکی عنایت دیکھکر میں سے پہنایا گیا اپنا چھلا اوسکو پہنا دیا سارا اسباب بہ گیا تھا
فقط ایک چھلا رہ گیا تھا وہ اِس کام آیا میں کو پہنایا میں مجھسے راضی ہوئی آپس مین بہن باجی
ہوئی بوا کپڑے پہن پہنا کر ذرا بن بنا کر میری رنگت ایسی کھلی مین بھی برسون مین ہلی جان دوبا رہ
پائی آدمی کی جون مین آئی بوا دیکہیہ بیگم خدا کی قسم اوس عورت کی لندنی مورت کی مہربانی
کیا کہون مہمانی کیا کہون وہ انسان نہ تھی فرشتہ تھی میری تقدیر کا نوشتہ تھی میرے سات
اوسنے ایسی کی میرا دل جانتا ہے جیسی کی کوئی عزیز بھی نہ کرتا سر یہ بات نہ وہرا برے وقت مین
مصیبت سخت مین کوئی سات نہ دیتا کوئی حمایت نہ لیتا میں نے وفا کو وفا کے مدعا کو حد تک
پہونچا دیا مجھے مزا چکھا دیا اللہ اوسے آباد رکھے اوسکا دل شاد رکھے پھر میں نے کھانا منگایا میز پر
جنا سات کھلایا کہانا کھا کر مین تو سو گئی ایسی سوئی بیخبر ہو گئی سوتے سوتے پھر دن آیا میں نے
آکر مجھے جگایا کہا اٹھو بس سو چکین چلو پھرو کہین منہ ہات دھو ڈالو چائے پیو دل کو سنبھالو
ناشتہ کرو کچھ کھاؤ ذرا طبیعت کو بہلاؤ مین اوٹھی ہشیار ہوئی منہ دھو دہلا تیار ہوئی میں نے
مجھے سات لیا میرا ہات مین ہات لیا اپنا مکان دکھایا سارا سامان دکھایا پہلے تہخانے دکھائے
پھر بالاخانے دکھائے ایک کمرہ کی کنڈی کھولی مین بھی اوسکے سات ہولی اوپر جانیکا بالاخانیکا
نیا رستہ بتایا تماشا دکھایا کیا دیکھا ایک چوکی ہے چار زنجیرون مین لٹکی ہے میں نے ایک
کل دبائی وہ چوکی نیچے اوتر آئی پھر میں آگے بڑہی اوس چوکی پر چڑہی مجھے سات بٹھایا
پھر کل کو دبایا کل کا دبانا تھا چوکی کا اوپر جانا تھا ایک بار چوکی ہلی چھت سے جا لگی چھت کے
اندر چوکی کے برابر دروازہ پیدا ہوا کواڑ کھل گئے تو ہم دونون اندر گئے بالاخانہ مین اوتر گئے
مین نے مکان دیکھے کمرے دالان دیکھے اچھے اچھے نفیس تھے کوئی دس بیس تھے ایک بڑا
کمرہ دکھایا اسباب سے سجا سجایا مین نے وہ کمرہ پسند کیا اوسنے وہی رہنے کو دیا کہا تم اب

سویا کرو منھ ہات یہین دہو یا کرو میری مہان بیگم تم کو دیتی ہون قسم کسی طرح کی تکلیف نپانا
جو درکار ہو مجھسے منگانا دیکھو شرم نہ کرنا لکھنوٗ کی رسم نہ کرنا تم یہ گھر اپنا گھر سمجھو مجھکو با صدا نوکر سمجھو
بوا ذکیہ بیگم وہ ناسور کا مرہم ایسی میری گرویدہ ہوئی مین شرم سے آبدیدہ ہوئی اب تک مرا نیچا ہے
بوا اوسکا پیٹ پہ پہاہے محبت ہو تو ایسی ہو مروت ہو تو ایسی ہو وہ تو وفا جتاتی تھی بوا مجکو
حیا آتی تھی مین غیرت سے اوسکی خدمت سے پانی پانی ہوتی تھی کھسیانی کھسیانی ہوتی تھی
ایک انجان عورت نے بے جان پہچان عورت نے کیسے آرام دئے سلوک کے کام کئے
مین جانون میرا دل میری عقل کی مشکل بوا مین مس کے پاس بے ڈر بے وسواس آرام سے
مہمان رہی اوسکی سنی اپنی کہی وہ جہان جاتی تھی مجھے سات لیجاتی تھی رات بھی میرے پاس رہتی
بغیر میرے اُداس رہتی مجھے کہانیان سناتی وہ میرا جی بہلاتی مجھسے میرے ہان کی تمام ستائی
رسمین سنتی تھی اچھی باتین چنتی تھی روز یہی صحبت رہتی وہ سنتی مین کہتی میرے پہلو سے نہ اُکستی
مجھے ہنساتی آپ ہنستی دونون وقت اُسکی آمدرفت صبح سے لیکر تا شام اوس بندی کو یہی کام
میرے پاس رہتی تیرا میرا دکھ درد کہتی کبھی گبھی منگا سوار ہوتی سیر کے واسطے تیار ہوتی مجھے بھی سات
لیکر پھراتی روز ادہر ادہر پھراتی ہر گلی کوچہ دکھاتی بازار بازار پھراتی مین جب باہر نکلتی تھی کہین
پھرتی چلتی تھی لوگ مجھے گھورا کرتے اچنبا پورا کرتے مین لڑکون مین تماشا تھی بندرون مین کوا
بنتی تھی بوا ذکیہ عورتون کا نئی نئی صورتون کا انبوہ ہوتا اژدہام تھا تھا ہر طرف مجھے سلام تھا تھا
بچے گھرون سے نکل آتے مرد دیکھہ کر چل جاتے کوئی عورت نام پوچھتی کوئی میرا مقام پوچھتی
مس اونکو بتا دیتی انگریزی مین سمجھا دیتی ہندستانی بیوی ہے خاندانی بیوی ہے قوم کی مسلمان
ہے میرے ہان مہمان ہے اکثر عورتین آکر ملتین کچھہ سوغات لا کر ملتین مس کسی دن میرے
سات بن ہرگز نجاتی تھی بغیر میرے نہ کھاتی تھی کبھی بازارون مین کبھی سوداگرون مین مجھے

لیجاتی رات دن پھراتی بڑے سوداگرون کی بڑے بیپاریون کی دکانون مین لیجاتی اچھی اچھی نادر
چیزین دکھاتی ہوا وہ سامان دیکھکر عالیشان مکان دیکھکر میرا یہ احوال ہوتا جیسے شیش محل مین
کتا عجب عجب سامان نظر آتا دیکھتے دیکھتے دن گزر جاتا ہوا ذکیہ سلطان کیا کرون بیان۔
میری نہین زبان مین نے وہ وہ سامان لاجواب دیکھا گویا خواب دیکھا تعریف سنا نہین سکتی
منھ سے بتا نہین سکتی وہم مین نہین آتا فہم مین نہین آتا گمان سے باہر بیان سے باہر وہان
سب دُکانون مین سرکاری کارخانون مین عورتین کام کاج کرتی ہین عورتین ہی راج کرتی ہین
عورتون کو آزادی ہے اون کی زیادہ آبادی ہے مین جس کوٹھی مین جاتی پھر شام تک آنے
نپاتی عورتین جمع ہوجاتین باتون مین جان کھاتین ہوا ذکیہ بیگم میرا بولا جاتا دم اون کی
مدارات کی اون کی ملاقات کی کیا حقیقت کہون کیا کیفیت کہون ایک ایک عورت
ہر نیک عورت باطن اور ظاہر مین ہوا میری خاطر مین بچھی جاتی تھی۔ سر پر بٹھاتی تھی جہان
مین مہمان جاتی پھر دو دو دن نہ آتی ساری ساری رات عورتین میرے سات جاگتین مجھے جگاتین
آپ بکتین مجھے بکواتین اون کا قابو نتھا کوئی پہلو نتھا مجھے جان بنالین کلیجے مین چھپالین۔
اب تم اور بات سنو لندن کے عجائبات سنو وہان کے بازار باغ کہون یا گلزار ایسے
خوبصورت گویا دنیا کی جنت آدمی پہرون سیر کرے جی بھرے نہ نیت بھرے ہر وقت دہوم
دہام خلقت کا انڈہام ہر جگہ اتنی کثرت رستا چلو کیا قدرت تِل رکھنے کو جگہ نہ ملے ذرا سر کنے
کو جگہ نہ ملے چوڑے چوڑے بازار ایک دو نہین بشیمار کشادہ سڑکین جنپر گھوڑے ٹٹو
نہ بھڑکین سڑکون کی دو طرف پٹریان اونپر کوٹھیان جیسے ہٹریان کل عمارت عالیشان
دو منزلے اور سہ منزلے مکان ایک بات خوب تھی مجھے بھی مرغوب تھی ہزار در ہزار آدمی بلکہ
بیشمار آدمی وہان دن رات جورو کو لئے سات پھرتے چلتے ہین بازار مین نکلتے ہین ذرا

شور نہین غل نہین غل کا ہنگامہ بالکل نہین کوئی منھ کھولتا نہین کوئی چلاکر بولتا نہین چپ چاپ کا سمان
گویا شہر خاموشان وہان کے لوگون مین عورتون مردون مین کیا اچھی بات ہے یہ انہی کے ساتھ
ہے چیخ کر بولتے نہین پھٹا حلق کھولتے نہین ایک ہمارا شہر ہے آہستہ بولنا قہر ہے یہان کے
وہ انسان ہین بقول فہیمن حیوان ہین دوچار جمع ہوئے گنوار جمع ہوئے آسمان سر پر اٹھا لیا
بات کی بھیجا کھا لیا فہیمن بولی بی قمرن سچ کہا عقل کی دشمن بیوی اس ہندستان کے تمھاری
جان پہچان کے مردوے تو ایسے ہین عورتون کے طور کیسے ہین مرغیون کی طرح بکریون کی طرح
دس پانچ منھ موڑکر کوٹے سے کولا جوڑکر نگوڑیان بیٹھین چٹوریان بیٹھین حلق کھلا بولنا شروع کیا
عیب کھولنا شروع کیا درگور درگور نگوڑیان آ غور اون پر آسمان ٹوٹے مردوں کا پیچھا چھوٹے
بی قمرن اسی بات پر اسی بری اوقات پر مردون کو برا کہنا تمھارا کیا کہنا چلو آگے کہو بات
بناکے کہو فرنگستان اچھا ہے یہ بیان اچھا ہے سُن بے ایمان فہیمن شیطان ابلیس کی خالا
تیرا منھ کالا مین موافق دستور شہر مین دُور دُور روز پھرا کرتی تھی سیر کیا کرتی تھی ایک دن پھرتی پھراتی
شہر کا گلگشت لگاتی وہان آنکلی ناگہان آنکلی جہان کپڑا بنتا تھا سوت ریشم تنتا تھا وہ حیرت کا
کارخانہ دیکھا قدرت کا کارخانہ دیکھا دیکھکر رہی ہی عقل جاتی رہی جدہر کو بوا دیکھتی ہون مین
کیا دیکھتی ہون عالی شان مکان ہے کلون کا سامان ہے ہر کل مین برابر کل مین روئی دہنی
جاتی ہے اچھی بری چُنی جاتی ہے اون ریشم کتتا ہے کل مین کپڑا بنتا ہے کہین اطلس کہین بانات
کلون مین ہاتون ہات تیار ہو جاتی ہے بُن بناکر نکل آتی ہے ہر قسم قسم کی ململ ہر طرح کی چھینٹ
رفل کل مین آپ سے آپ مع تول مع ناپ تھان کے تھان بہت ہی آسان تیار ہوتے
جاتے ہین انبار ہوتے جاتے ہین پھر دوسرے دن کچھ خرچ گئے بن ایسا تماشا دیکھا جو سُنا
نہ جا تماشا دیکھا کیا کہون فہیمن مین اور مس ہملٹن بڑی ٹکسال مین آئے حیرت کے جال مین آئے

ادس کارخانہ کے کلون کے خزانہ کے جب ہم پاس گئے دیکھکر حواس گئے اتنا بڑا کارخانہ تھا
اندر باہر کلدار خانہ تھا اتنا بڑا مکان دیکھا چھوٹا سا جہان دیکھا شاہی دولت خانہ کہون طلسمات کا
خزانہ کہون بیشمار کلین کھڑی تھین ہزار دو ہزار کلین کھڑی تھین برابر کام چلتا تھا روپیہ اشرفی ڈہلتا تھا
چپ چاپ آپ ہی آپ بنا بنایا تلا تلایا ٹھپہ بھی کیا کرایا کل مین ڈہلتا ہے ڈہل کر نکلتا ہے میش
میرا ہات پکڑ کر اپنے سات پکڑ کر مجہے پھراتی رہی سامان دکھاتی رہی ہم دیکھکر حیران ہوگئے میرے کہڑے
کان ہوگئے مین سمجھی یہ لوگ عاقل ہین اپنے ہنر مین کامل ہین کیا طلسم بنائے ہین کیسے شعبدے دکھائے
ہین عقل مین نہین آتے فہم مین نہین سماتے فہیمن نے ہنسکر سلام کیا قمرن کا ہات تھام لیا کہنے لگی
دم لو اٹھو میرے قدم لو پشیمان ہو چلو آگے کہو اور کیا کیا دیکھا طور کیا نیا دیکھا بس دوا ہم دن بھر
کبھی اندر کبھی باہر اوس مکان مین رہے اس وہیان رہے اس بات کو سمجھین انکی کرامات کو سمجھین ذرا
فہم مین نہ آیا خیال مین نہ سمایا شعبدہ ہے طلسم ہے یا جادو کی قسم ہے سچ یہ ہے مین کیا ہندستانی
مجہ وا جو میری عقل مین آتا افلاطون دنگ رہجاتا آخر حیران ہوکر آگئی حیرت زدہ گھر آگئی پھر
دوسرے دن میش میری محسن بولی کیون بی کہین چلوگی جہان کہو آج چلین کل تو دیکھ لین کلین
آؤ آج اور سیر دیکھو تماشے سے آنکھین سینکو آخر مجہے سات لیکر پہونچی عجائب گھر ہوا وہ مکان
عالیشان لاجواب دیکھا انتخاب دیکھا ایسا مکان بنایا ہے ظاہر طلسم دکھایا ہے تم حقیقت سنو
نادر صنعت سنو ایمان کی یہ بات ہے صنعت نہین کرامات ہے ہوا ہم دیکھو تو کہو دیکھکر حیران ہو
واہ واہ کہو ماشاءاللہ کہو فہیمن بیچ ہنسکر بولی تم مردون کے مارو گولی وہ بیچارے کیا ہین عورتین
بدبلا ہین میرے مرد تو جاہل ہین بیوقوف کودن کاہل ہین انکا نام نہ لو اپنے رستے چلو چلو آگے
بڑہو جو دیکھا ہو کہو دوا نہین وہ مکان طلسم کا سامان دیکھنے کے قابل تھا فردوس کے مقابل تھا
جسکی دیوار اور در تمام اندر اور باہر شیشون کے کٹہرے تھے شیشے ہی شیشے جڑے تھے دروازے

آئینون کے تھے کواڑ بھی شیشون کے تھے صاف صاف آئینہ بلوری شفاف آئینہ باریک اسقدر کاغذ کے برابر ہوا سے پھوٹین نظر سے ٹوٹین اُنکی جلا اُنکی صفا دل کو سلتی تھی نگاہ پھسلتی تھی اُن شیشون پر اُن آئینون پر رات کو ماہتاب کی دن کو آفتاب کی کرنین پڑتی تھین صفائیان بڑہتی تھین اُسوقت اُنکی جھلک جلا کی چمک دمک گویا آئینے آئینے مین نگینے نگینے مین چاند سورج پھرتا تھا جہان عکس گرتا تھا جب ہم مکان کے اندر دونون برابر برابر پہنے ہوئے سایہ مین بنی ہوئی وایہ سات سات داخل ہوئے خود سے غافل ہوئے آگے کیا کیفیت کہون مین کیا حقیقت کہون کیسا مکان دیکھا کیا سامان دیکھا فہم سے باہر تھا وہم سے باہر تھا مین ہر جگہ تھم تھم جاتی تھی ہر چیز پر نگاہ جم جاتی تھی مقام مقام مین قیام قیام مین حیران رہتی تھی جی مین کہتی تھی قمرن تیرا کیا حال ہے یہ خواب ہے یا خیال ہے وہم ہے گمان ہے یہ ضرور پرستان ہے یہان کی جو عمارت ہے طلسم کی زیارت ہے ایسی لاجواب بیمثال ہے شداد کی بہشت کیا مال ہے جو جو چیز ہے دل کو عزیز ہے قمرن یہ ضرور طلسم ہے نئی وضع ہے نئی قسم ہے طلسم نہین تو جادو گھر ہے خالی نہین کچھ نہ کچھ مقرر ہے قمرن عجب مکان ہے عجائبات کی کان ہے عقل حیران ہے نیا جہان ہے مین حیران تھی بے اوسان تھی در دیکھون دیوار دیکھون نقش دیکھون نگار دیکھون مکانات کی سیر کرون عجائبات کی سیر کرون کس کس چیز کو دیکھون لوگون کے تمیز کو دیکھون ہزار در ہزار کمرہ ہے بیشمار کمرہ ہے ہر کمرہ طلسم کا نمونہ ہے نئی نئی قسم کا نمونہ ہے بیچ کا کمرہ بڑا تھا بالکل خالی پڑا تھا اور سب سامان تھا لوگونکا بیان تھا جب کوئی بادشاہ آتا ہے وہی کمرہ سجایا جاتا ہے بڑی زینت ہوتی ہے بادشاہ کی دعوت ہوتی ہے اُس کمرہ کے اندر ایک لاکھ کرسی برابر بچھا کرتی ہے مہمانی ہوا کرتی ہے بوا ذکیہ بیگم اللہ کی قسم لندن عجب مکان ہے عجائبات کی کان ہے لاکھون انسان عالی خاندان زمین کے اوپر بستے ہین اکثر زمین کھود کر بستے ہین زمین کا اتنا کال ہے گز بھر زمین ملنی محال ہے تم کو یقین

آئیگا یقین وہان چپہ چپہ بھر زمین غلہ بونے کو نہین آباد ہونیکو نہین دوا کو نہین ملتی قضا کو نہین ملتی آدمیون کی یہ کثرت ہے گنتی سے باہر خلقت ہے تونگری کا یہ حال ہے مفلسی کا ٹون کال ہے فقیر نام کو نہین نوکر کام کو نہین مردون کی وضع عورتون کی قطع سیدھی سادی ہے عورتون کو آزادی ہے ہماری سی آرائش نہین ہماری سی زیبائش نہین ایک ایک عورت لندن کی شوکت خوش ہے شاد ہے بالکل آزاد ہے شاد بھی ایسی شاد آزاد بھی ایسی آزاد شرم کا نام نہین تکلف کا کام نہین جو چاہا وہ کیا دل کو بھایا وہ کیا ہر عورت خود مختار ہے اپنے گھر کی سردار ہے کوئی پریشان نہین عورت ہراسان نہین عورتین کہلی ڈلی مردون مین ملی جلی بازارین بھرتی ہین گلزارین پھرتی ہین کسی پر ستم نہین کسی کو کچھ غم نہین مگر یہ کہون گی جیکی نہین رہون گی جتنی آزادی ہے حیا کی بربادی ہے اگر کوئی عورت نیک ہوگی تو شاید سو مین ایک ہوگی خدا کی قسم بوا ذکیہ بیگم نام کا انگلستان ہے اچھا خاصا پرستان ہے جسنے لندن نہین دیکھا دنیا کا جوبن نہین دیکھا آج کل دنیا لندن ہے مال دولت کا بن ہے ہنر کی دکان ہے علم کی کان ہے فہیمن بولی لاؤ ڈولی مین جاتی ہون سجی بن آتی ہون ذکیہ نے کہا آپا جان سچ سچ بتاؤ بواہمان کیا ایسی اچھی لندن ہے جیسی سچی دوا فہیمن ہے ہان ذکیہ بیگم تیری جان کی قسم وہ ایسا ہی شہر ہے تمام علم کی لہر بحر ہے اسقدر دلکشا ہے تعریف سے سوا ہے جو جو شے ہے اعلےٰ ہے ہر آدم آفت کا پرکالا ہے خیر بی آپا ہوگا تم ندوہ دھوکا آپا ہمین کیا اچھا ہے یا برا ہم کیونکر جائین آپا ابتو آگیا بڑہاپا وہ دل کہان سے لائین دریا کو دکر لندن جائین وہان کی سیر کرین مردون سے بیر کرین وفا کو دہبا لگائین بے وفا بنجائین ہم جاکر کیا کرینگے یہان ہوئے یہین مرینگے تمھاری سی ہمت نہین تمھاری سی جرات نہین گرہ مین دولت نہین حوصلہ نہین طاقت نہین ان باتون کے سوا تم جانتی ہین کیا مردونکی اجازت نہین دہندون سے فرصت نہین دوسرے خود مختار نہین مردوے روادار نہین ہم

کہین آئین جائین ذرا اپنا جی بہلائین ہمکو ہر طرح مشکل مرگیا ہمارا دل انوری بولی آپا تم نے کیون رستانا پایا تم میری وداسے کہو شوقین جبرواسے کہو عقل کی دشمن فہمین ابھی دیکھہ آئیگی لندن اپنی جان بیچکر دہرم ایمان بیچکر گھر سے نکل جائیگی سر کے بل جائیگی جمیلہ نے کہا چھوٹی بیگم یہ کیا جائیگی بہنگم موئی جہازمین مر رہیگی رستے ہی مین پسر سیگی پانی مین گور بنائیگی دریا کو گندا کر آئیگی یہ عجائب خانہ کے لائق ہے مردون کے دکھانیکے لائق ہے قمرن نے کہا اجمیلہ بس آج رات نہ کہو جمیلہ لڑائی کو رہنے دے مجھے حال کہنے دے لے ودا کان لگا اِدہر دہیان لگا میری بات سچی کرامات سنکر نہ ٹال جھگڑے مین نہ ڈال مین تجھے فہمین عورتون کا چلن دیکھا ہوا سناتی ہون اونکا دستور بتاتی ہون ایک ایک عورت لندن کی جان کی دشمن ہین کی دودو قت نہاتی ہین پریان بنجاتی ہین پھر سیر کو نکلتی ہین باہر پھرتی ہین کیون کیسی عقلمند ہین وضع کی پابند ہین وقت پر پینا کھانا غیروقت باہر نہ جانا دن بھر اپنے گھر اُن کو بیٹھکر سینا پرونا وقت بیکار نکھونا سادہ، وضع سے رہنا زیور پہنے نہ گہنا مجھسے جو عورت ملی بے کدورت ملی وہ میرے پاس پہنکر لباس روز پانچ چار دن مین کئی بار ملنے آتی تھین مجھے بکواتی تھین میری وضع دیکھتی تھین میری قطع دیکھتی تھین کوئی چوٹی ٹٹولتی کوئی موباف کھولتی ہنسی کی بات کیا کرتین میری اخراب اوقات کرتین مینے کوئی عورت تجھسی بے غیرت ان پڑھ نہین دیکھی ہنرمند مین دیکھی سب کو فہیم پایا باوفا کریم پایا مزاج کی سلیم ہین پائی ہوئی تعلیم ہین ہان بی قمرن تھا اچھا پن مجھے بھایا پسند آیا حلیم ہونا سلیم ہونا علم کے سات ہے سورج نہ ہو تو رات ہے مین اسی بات پر رہی اوقات پر تم غیرون کو بدنصیبون کو بدنام کرتی ہون الزام دہرتی ہون عورتین شرمناتین بے غیرت منھہ نہ دکھائین بیوی قمرن تم نے دیکھی لندن جی مین شرماؤ ذرا غیرت کھاؤ غیر قوم تعلیم پاکر علم پڑھ پڑھا کر شائستہ ہوجائے تم سے تعریف کرائے بتو شرم کی بات ہے۔

غیرت اپنے ہات ہے بس بی قمرن کہہ چکی نہین آگے گانا تو ہی گانا کچھ سناؤ تو یہی سنانا نہین چپ ہورہنا میرے خلاف نہ کہنا ہان کہو لنڈن مین تعلیم کے بن مین بیاہ کا کیا طریق ہے کیا کوئی نیا طریق ہے دوا یہ دستور ہے پہلے پسند کرنا ضرور ہے مرد عورت دونون رغبت برغبت دونون آپس مین پسند کر لیتے ہین دل سے دل پیوند کر لیتے ہین دونون کا بیاہ ہوتا ہے بس عمر بھر نباہ ہوتا ہے پادری آتا ہے گرجا گھر لیجاتا ہے سب کو پڑھکر سناتا ہے براتیون کو جتاتا ہے مرد دوسری عورت نکرے ضرورت بے ضرورت نکرے یہی پہلی جورو اچھی ہو یا بد ہو خصم کے سات ہے اختیار جورو کے ہات رہے جورو گھر کی مالک رہے مال اور زر کی مالک رہے خصم پر حکومت کرے خصم اوسکی اطاعت کرے پادری کی نصیحت وہ مرد اور عورت دل سے مانتے ہین اپنی نجات جانتے ہین براتی تالیان بجاتے ہین سب ملکر گیت گاتے ہین خصم جورو بعد گفتگو شاد ہوتے ہین آزاد ہوتے ہین دونون اپنا گھر سلوک سے ملکر جُدا آباد کرتے ہین خدا کو یاد کرتے ہین دوا سب باتین اچھی ہین عورتین زبان کی سچی ہین ایک بُرا قاعدہ ہے سراسر بے فائدہ ہے جسکے سبب سب کی سب عورتین ابتر ہین بے شرم اکثر ہین جتنی آزادی ہے غیرت کی بربادی ہے بس آگے کیا کہون بغیر کہے چپ رہون لو ذکیہ لو یہ حال ختم ہوا اب اور سنو ذرا لغو رسنو مین تمکو لنڈن کی آدمیون کے بن کی حقیقت سناؤن کیفیت جتاؤن ایک دن مین نے سامان کیا عورتون کو مہمان کیا میرا سوال پورا کیا لندن کا حال پورا کیا کہنے لگی میری مہمان آج سنو مجھسے داستان مگر میری زبان بری ہے بیوی گھر دری ہے تم نام نرکھنا کچھ الزام نرکھنا میری کچی تقریر ہے بے قند کا شیر ہے بیہودہ بیان ہے ٹوٹی پھوٹی زبان ہے لو میری پیاری سنو یہان کی کہانی ساری سنو جیسا تمھارا ملک ہے ویسا ہی ہمارا ملک ہے وہ ہندستان ہے یہ انگلستان ہے پہلے یہ ملک اُجاڑ تھا دریا تھے یا ایک دو پہاڑ تھا یہ آبادی تھی نہ ہستی تھی مخلوق وحشی بستی تھی

صورت کے انسان تھے مگر بالکل حیوان تھے کسی کو پینے کھانے کی تمیز نتھی تن ڈہانکنے کی کوئی چیز نتھی
کوئی کسی کو پہچانتا نتھا کوئی یہ بھی جانتا نتھا آدمیت کیا ہے انسانیت کیا ہے جنگلون مین بسر کرتے
تھے درختون پر گھر کرتے تھے کوئی کسیکا تابعدار نتھا مذہب سے سروکار نتھا خودمختار آزاد تھے
ننگے برہنہ مادرزاد تھے ایک ایک خودسر تھا بالکل جنگلی جانور تھا کہین گھر نہ مقام غذا گوشت
خام جہان ہوئی شام وہان کیا آرام پہاڑونپر ڈیرا درختون پر بسیرا اکثر بت پرست تھے وحشت
مین مست تھے ہزارون تارہ پرست پاس کسی کے چیز نہ بست ہر درخت کو سورج کو بخت کو
موجود سمجھتے تھے معبود سمجھتے تھے گوشت کا کہال کا حرام کا حلال کا کسی کو وقوف نتھا کوئی
فیلسوف نتھا جو ہدایت کرتا نصیحت کرتا برا بھلا سمجھاتا نیک رستا بتاتا مسیح رسول سے پہلے
خدا کے مقبول سے پہلے قیصر بادشاہ ہوا وحشی قوم سے آگاہ ہوا اس سرزمین مین آیا اس قوم پر
قبضہ پایا جنگلیون کو ادب دیا وحشیون کو تربیت کیا پھر بھی بت پرستی نہ گئی وحشیون کی بدمستی نہ گئی
جب عیسیٰ روح اللہ ہوئے گمراہون سے آگاہ ہوئے معجزے دکھائے مردے جلائے مخلوق کو دین بتایا
نیک رستہ پر لگایا بیدین ایمان لائے نیک طریق پر آئے خدا کو جانا نبی کو مانا پھر کوئی بادشاہ آیا
سات لیکر سپاہ آیا اس ملک کو آباد کیا علم کا قانون ایجاد کیا لوگون کو پڑھایا تعلیم کیا سکھایا جب
جنگلی پن چھٹا انسے بن چھٹا مخلوق ہنر کرنے لگی رہنے کو گھر کرنے لگی ہنر پر خیال جمایا ہنر سے رزق کمایا
پھر تو ایک ایک کو بد او نیک کو ہر فن یاد ہوگیا ہر ایک استاد ہوگیا بعضون نے سیاحی کی بعضون
نے ملاحی کی راہ نکالی معاش کی نئی نئی بستی تلاش کی دریاؤن کے سفر کئے کیسے کیسے پرخطر کئے
جہان کے گرد پھرے آسمان کے گرد پھرے عالم کو دیکھا بھالا دنیا کا رستہ نکالا مقام مقام سے
مشہور سے گمنام سے چیزونکا پتہ لگایا ہر قسم کا سامان بنایا نئے نئے علم یاد کئے نئے نئے ایجاد کئے
تمام عالم مین پھیلائے مشہور ہوئے نام پائے پہلے پہل ہم لوگون کو سہل سہل ہم لوگون کو عبرون نے

علم پڑہایا ہمارا وقار بڑہایا ہر فن کی ایسی تعلیم دی گویا پرورش کی یتیم کی بنج بیپار کا کل کاروبار کا ڈہنگ
بتایا طریقہ سکھایا جب سے تجارت پھیلی گھر گھر دولت پھیلی فرنگستان کے لوگون کو بلکہ جہان کے
لوگون کو وہ فن وہ ہنر یاد ہو گئے لقمان کے استاد ہو گئے ارسطو کو بیوقوف کہتے ہین اپنے کو فیلسوف
کہتے ہین بقراط کو جانین نہ سقراط کو مانین سب کو حکمت سکھلاتے ہین سب کو سبق پڑہاتے ہین ہر
علم مین کامل ہر فن مین قابل وہ وہ فن یاد کرتے ہین وہ وہ ایجاد کرتے ہین فہم مین نہین آتے
وہم مین نہین آتے میری مہمان قمرن جان یہان مرد ہی کیا عورتین اون سے سوا ہنر مین کاریگر
ہین مردون سے بہتر ہین وہ کام بناتی ہین انعام پاتی ہین کیون نہین دیکھی لندن سُنا جو مس نے کہا
کیا کہا کس نے کہا ہان ہان بی قمرن سُن رہی ہے نہین یہ کلدار ریل سہل سفر کا کھیل عورتون نے
بنایا تار برقی دوڑایا جہاز بنائے ہین پانی پر چلائے ہین سب عورتون نے بد صورتون نے
کام ایجاد کئے شہر آباد کئے ذرا شرماؤ سر جھکاؤ پیشانی کا پسینہ پونچھو پشیمانی کا پسینہ پونچھو یہ
حال نہ کھولو تم ایسی نہ بولو کوئی شرمائیگا خفیف ہو جائیگا یہ قصہ چھوڑ دو مرد کا حصہ چھوڑ دو
لندن کا اور حال کہو اپنا اور خیال کہو مس نے کیا سنایا انگریزی راگ گایا بس نہین وہ ہا تجہے
کھوئے خدا بے شعور سُن مجہے نہ گھور سُن وہ لقمان کی سگی مس مجہے کہنے لگی ہماری ملکہ معظمہ قیصر ہند
مکرمہ اللہ اون کی عمر دراز رکھے قیصری پر سرفراز رکھے اِس ملک کی بادشاہ ہین رعیت کی پشت پناہ
ہین پہلے اور عورتون نے بھی اقبالمند عورتون نے بھی دہوم دہام سے بڑے انتظام سے
حکومت کی ہے سلطنت کی ہے مجہے تاریخ یاد ہے لندن اب زیادہ آباد ہے پہلے اتنی خلقت
نتھی یہان اتنی دولت نتھی یہ علم یہ فن نتھا شہر لندن لندن نتھا جاہلون کا اودہم تھا ملک بھی بہت
کم تھا زیادہ بیان کرنا فضول ہے ملک کا یہ عرض یہ طول ہے پیمائش سے معلوم ہوا آزمائش سے
معلوم ہوا ملک آٹھ سو کوس لمبا ہے بوا تم کہو گی اچنبا ہے عرض سات سو کوس ہے بہت

کم ہے افسوس ہے لنڈن دو حصّون مین آباد ہے بستی کی پرانی بنیاد ہے بیچ مین دریا بہتا ہے
برف سے ٹھنڈا رہتا ہے دریا کے کنارے کنارے گھر آباد ہین ہمارے کم سے کم تیس لاکھ آدم
دو طرف آباد ہین بے فکر آزاد ہین اب شہر رونق پر ہے جسکو لگتی نظر ہے یہ ہی ہوا جب ہلو ہندستان
ہات آیا لنڈن کو ترقی پر پہونچایا اوسی ملک کی بدولت ہے جو رونق پر سلطنت ہے ہوا یہان سے
ہندوستان ہندوستان سے انگلستان چار ہزار کوس دور ہے یہ پیمائش مشہور ہے وہان دن کے
بارہ بجتے ہین یہان رات کے گیارہ بجتے ہین بس یہان کی یہ حقیقت ہے ہم لوگون کی یہ حالت ہے
ہوا ذکیہ سنا قضیہ مس کے سات ساری رات یہی ذکر ہوتا رہا یہی فکر ہوتا رہا خوب کہانی
ہوئی گفتگو زبانی ہوئی پھر مجھسے مَیں نے پوچھو کس کس نے میرا حال پوچھا دل کا ملال پوچھا
مین نے بھی رہا سہا جو کچھ گزرا تھا کہا پھر مہمان رخصت ہوئے اپنے اپنے گھر چلتے ہوئے مس خاموش
ہو رہی مین بھی پلنگ پر سو رہی صبح کو مس سوتی اُٹھی ذرا خوش ہوتی اٹھی مجھے آکر اٹھایا سوتی کو
جگایا سواری تیار کرائی اپنی بگی منگائی کہنے لگی چلو سیر کر آؤ ہوا کھاؤ جی بہلاؤ ادہر اُدہر پھرالاؤن
آج او جگہ دکھلاؤن کیلی بیٹھی کیا کروگی وہی ٹھنڈے سانس بھروگی اٹھو دل بہلانے چلو آج
چھاپے خانے چلو وہ بھی اچھا مکان ہے طلسم کا مکان ہے تم دیکھکر خوش ہوگی ضرور حیرت مین
رہوگی آخر مجھے سات لیا ہات مین ہات لیا چھاپے خانہ مین لیگئی بڑے کارخانہ مین لیگئی جا بجا
دکھاتی پھری مقام مقام جھنکاتی پھری وہ چھاپے خانہ دیکھا کلون کا کارخانہ دیکھا ہم دونون گھڑی گھڑی
ہات پکڑے برابر دیکھتے بھالتے پھرے وقت کو ٹالتے پھرے مقام مقام دیکھا اندر باہر تمام دیکھا
دور سے ہمنے کیا دیکھا ایک اجنبی مردوا دیکھا ایک مکان مین باہر کے دالان مین ایک آدمی دو
بیٹھا ہے جیسے کوئی مزدور بیٹھا ہے جی لگائے سر جھکائے کوئی کام کرتا ہے کچھ اہتمام کرتا ہے مجھے
اپنے مردوے کا اوس ڈوبے گم ہولے کا شک شبہ ہوا صورت پر دہوکا ہوا مجھے گمان گزرا یہی

دہیان گزرا شاید میرے میان ہون وہی بے نشان ہون آخر گمان سچا نکلا میرا دہیان اچھا نکلا
مین نے مِس سے کہا بوا تماشا تو رہا میری بہن تو جا اس مردوے کو دیکھہ آ پاس سے جاکر دیکھو
حواس سے جاکر دیکھو کون ہندستانی ہے شکل پہچانی پہچانی ہے خدا کرے میرے میان ہون
وہی آوارہ جہان ہون وضع تو اون کی سی ہے صورت بہی پردیسی ہے پہلے پاس سے دیکھنا
پھر قیاس سے دیکھنا پھر نام پوچھنا مقام پوچھنا اور کچہہ نہ کہنا زیادہ کھڑی نرہنا مِس سنکر گئی
اوسکے برابر گئی کچہہ بات نہ کہی برابر کھڑی رہی پھر جھک کر سلام کیا نام پوچھا کلام کیا مِس نے جان لیا
نام سے پہچان لیا وہی ہندستانی ہین ڈوبے طوفانی ہین مِس خوش ہوتی آئی کہا مین پتہ لگا لائی
اب دو انعام بنایا تمھارا کام لو مبارک ہو چلو مبارک ہو تمھارے ہی شوہر ہین سو روپیہ کے نوکر
ہین نام بہی پوچھہ لیا ہے مقام بہی پوچھہ لیا ہے لو آؤ گھر چلو اپنے مقام پر چلو ملنے کی تدبیر کرین
سید ہی تقدیر کرین نہ پوچھو دکیہ بوا میرا کیا احوال ہوا بس مین مولی شادی مرگ ہوئی مِس مجہے
گھر مین لائی خوب مبارکباد گائی جسکو آپ ہی آپ میرے منہ کو ڈہانپ بے کہے سُنے جا پہونچی
میان کا پتہ لگا پہونچی مین مِس کے انتظار مین اپنے دل کے اضطرار مین رہ تکتی رہی کچہہ بکتی رہی
جی بیتاب تھا مجہے اضطراب تھا کبھی دالان مین کبھی سائبان مین پھرتی چلتی تھی باہر نکلتی تھی
دل کو بہلاؤن غم کو بھلاؤن کہتی تھی اب کیا ہوگا برا ہوگا یا بھلا ہوگا اپنی مراد پاؤن گی یا ناشاد
جاؤن گی بوا دکیہ کیا کہون اُسوقت یہ ہوا شگون میری بائین آنکہہ پھڑکنے لگی بدشگونی کی رگ
پھڑکنے لگی بیقرار اسقدر ہوگئی اختیار سے باہر ہوگئی پورا وہم ہوگیا پورا سہم ہوگیا آس چھوٹ
گئی امید ٹوٹ گئی کہتی ہون سو جاؤن ذرا غافل ہوجاؤن فکر رفع ہو غم دفع ہو ایسی فکر مین
تردد کے ذکر مین خواب کہان نیند کہان دل یہان جان وہان نظر کہین دہیان کہین خیال
کہین اوسان کہین کسکا سونا غافل ہونا طبیعت بیقرار آنکہہ مین انتظار عجب حیرانی تھی

عجب پریشانی تھی اتنے مین مس بھی آئی مین نے پوچھا کیا خبر لائی جلدی بتا جلدی سنا تشویش
جائے جی کو قرار آئے کہنے لگی بوا کندھے سے ڈالو جوا کیا خبر کہون کیونکر کہون بیقرار افسردہ
ہوجاوگی دور پار مردہ ہوجاوگی بوا خدا کے لئے کہہ جی مین نہ رکھ پھیکی نرہ اچھا بی سنو لو موتی
چگو ذرا خوش ہو راضی رہو تمھارے میان بدچلن لئے بیٹھے ہین سوکن مین تحقیق کرآئی ہون یہہ
سند لیتا لائی ہون مینے کہا بوا اے ہے یہ کیا ہوا مین اور خیال مین تھی پھنسی جنجال مین تھی
تونے کیا سنا دیا شعلہ بھڑکا دیا خدا کے لئے سچ بتا مجھہ جلی کو نہ جلا کہنے لگی اداس نہ ہو تم ابھی
بدحواس نہو کچھہ پوچھہ پچھا آئی ہون پتہ بھی لگا آئی ہون سنا ہے تمھارے میان مین رہتے کسی کے
ہان ہین خوش ہین تندرست ہین عیاشی مین چست ہین ذرا جوانی کے اپنی نادانی کے نشہ مین
مست ہین حوصلہ کے پست ہین دنیا کی خبر نہین حالت پر نظر نہین ایک کسبی کے گھر مین۔
بے نسبی کے گھر مین وہ تو بسے ہوئے ہین اوس سے پھنسے ہوئے ہین ایک عورت کہتی تھی نیک
عورت کہتی تھی کسبی سے بیاہ کرینگے اپنا روسیاہ کرینگے بس مین سنکر چلی آئی کچھہ نہ کہا ادہر
چلی آئی اب پھر جاتی ہون باتین کراتی ہون دیکھون کیا رنگ ہے کیا طور کیا ڈھنگ ہے
یہ کہکر پھر مٹ گئی عذاب مین پس گئی دم بھر مین پھر آئی آکر یہ خبر سنائی کہا لو بی مین ہو آئی
تمھاری تقدیر کو رو آئی وہ کسبی مجھسے ملگئی مجھے دیکھکر کھل گئی مین نے وہ حقیقت پوچھی
سنی ہوئی حکایت پوچھی سنی سنائی خبر سچ پائی کسبی عورت کہنے لگی بحسرت کہنے لگی وہ مرد
بیاہ کو کہتا ہے میرے سات نباہ کو کہتا ہے مین نے کہا عورت یہ تو سن لی حقیقت یہ کہہ تیرا
کیا ارادہ ہے کیا تو نکاح پر آمادہ ہے اری ہندی سے بیاہ کریگی بیوفا سے روسیاہ کریگی خبردار ایسا
نہ کیجو اپنے کو رسوا نہ کیجو مسافر سے پیت غیر مرد سے ریت نادانی ہے پشیمانی ہے وہ ہندی
مردوا ہے ہند سے بھاگا ہوا ہے بے وفائی کریگا تجھسے برائی کریگا تجھپر آفت نہ آئے تیری

شامت نہ آئے خبردار بیاہ نہ کرنا گھر کو تباہ نہ کرنا میرا اتنا کہنا تھا عورت کا چپ رہنا تھا کچھ وہ رنج مین ہوئی کشمکش و پیچ مین ہوئی مجھے یہ جواب دیا ابتک جو کیا کیا اب تم بتاؤ وہ کرون جو سمجھاؤ وہ کرون اگر مرضی ہو ٹال دون مردوے کو نکال دون مین نے کہا جُرودا اپنا دیکھ بُرا بھلا جو اچھا جانے وہ کر جسطرح دل مانے وہ کر مین اتنا کہکر چلی آئی اور باتین نہ کرنے پائی تقریر یہین رہنے دی کسی کو اور بات نہ کہنے دی کل صبح کو پھر جاؤن گی بیخبر مرد کو خبر سناؤن گی دیکھون کیا بولتے ہین کچھ بھید کھولتے ہین کس ہوا مین ہین کس بلا مین ہین آج پہلی ہی بات ہوئی تھی کبھی سے ملاقات ہوئی تھی جو ہونا ہے کل ہوگا کچھ عقدہ حل ہوگا یہ کہکر مس سو رہی مین خاموش ہو رہی جون تون رات گزاری صبح کو مس نے کی تیاری پھر وہان پہونچی ناگہان پہونچی مردوے سے جا ملی آ اتا پتا دیا لی کبھی بھی پاس بیٹھی تھی مگر کچھ اداس بیٹھی تھی مس نے حقیقت سنائی میری تباہی اون کو جتائی پھر کہا اب تم چلو کف افسوس نہ ملو اٹھو یہان سے ہلو اپنی بیوی سے ملو وہ تمھاری تلاش مین بیچاری تلاش مین گھر سے یہان تک آئی ہین کہان سے کہان تک آئی ہین اس جفا کو دیکھو اونکی وفا کو دیکھو کیا مصیبت اٹھائی ہے دوبارہ زندگی پائی ہے اُس وفادار بیوی نے غمگسار بیوی نے مجھے بھجوایا ہے تم کو بلایا ہے وہ میری مہمان ہین بیچاری پریشان ہین یہ سنکر نادان نے بگڑے ہوئے اوسان نے منھ پھیر لیا یہ جواب دیا مین کسی کو نہین جانتا کسی کو نہین پہچانتا کون ہے کیا کہتی ہے وہ عورت کہان رہتی ہے کس کی جورو ہے یہ کیا گفتگو ہے کوئی ہوگی کہین مین واقف نہین کون عورت ہے کیسی صورت ہے مین نے کسی سے بیاہ نہین کیا یہ وبال سر نہین لیا جب شادی نہین کی سمجھ لو کس کی بیوی مین آشنا نہین نام بھی سنا نہین کوئی ہوگی ہٹریل رہو گی مجھے آنے جانے سے ناحق ملنے ملانے سے کیا غرض کیا کام ہے میرا تو یہین سے سلام ہے جاؤ مجھے معاف کرو زبان کو خلاف کرو تشریف لیجاؤ مجھے نہ بہکاؤ مس بیچاری شرم کی ماری

یہ جواب سنکر تقریر خراب سُنکر منُھہ تکنے لگی بُرا بھلا بکنے لگی کسبی بگڑکر بولی اپنی زبان کھولی واہ جی واہ
وفا کے بدخواہ کیون رے مردوے بیوفا میرے سر ہولے اِسی برتے پر بیاہ کرتا تھا میرے ستانا باہ کرتا تھا
بس حقیقت کھُلگئی تیری شیطنت کھُلگئی جان لیا بیوفا ہے تو غرض آشنا ہے جب تو نے جورو سے اپنی
عزت آبرو سے ایسی دغا کی مجھسے کب وفا کی میرا دل چھوٹ گیا اعتقاد ٹوٹ گیا جا کوئی اور راہ کر
کہین اور روسیاہ کر مین تیرے لائق نہین بیاہ کی شائق نہین پھر وہ کسبی کہنے لگی مِس بی تم مہربانی کرو
مجھپر احسان کرو مجھے اپنی مہمان سے ملاؤ اون کی صورت دکھادو مین ملاقات کرونگی اُن سے
بات کرونگی مِس نے کہا بُوا اچھا صبر کر ذرا تجھے ملادونگی صورت دکھادونگی پہلے اُن سے
پوچھ لون پھر تجھے لیچلون اِس مردوے جاہل کو بگڑے ہوئے دل کو اُتار چڑہاؤ دکھاکر دُوت
ڈبک بتاکر دبادبہکا ذرا سمجھا شاید تیرا کہنا مانے نشیب فراز پہچانے آخر کسبی نے بے لبنی نے نصیحت
کی سمجھایا فضیحت کی دہمکایا اوس بندے کے کان پر بیوفا اندہے کے کان پر جون نہ چلی دال نہ گلی
جو کہا تھا وہی کہا کہکر چپ ہو رہا کسبی کی گالی گالی بھی نرالی مردوا سہتا رہا وہی اپنی کہتا رہا کسکی
جورو کسکی آبرو کون جاکر ملے کون بلاکر ملے کسی کو کیا مطلب دنیا ہے اور اپنا مطلب ہمین
کچھہ پروا نہین جورو کچھہ خدا نہین خواہ مخواہ ملین چاہ بیچاہ ملین مس یہ تقریر سُنکر مردوے کو
پُن کر میرے پاس چلی آئی آکر حقیقت سنائی بُوا مین تو سُنکر بس سر کو دُہنکر ایک حیرت مین آگئی
مجھپر مردنی چھاگئی سکتہ کا عالم رہا دن بھر یہی ماتم رہا مین کبھی مِس کا نہ پوچھو کس کس کا منھہ تکتی رہی
بُرا بھلا بکتی رہی بُوا یہ بات سنکر اپنی اوقات سنکر سینہ پھٹ گیا دل ہٹ گیا کلیجا شق ہونے لگا
ہمیں کا منھہ فق ہونے لگا بے اختیار جی بھرآیا مجھے یاد اپنا گھر آیا بے اوسان ہونے لگی منھہ
ڈہانک رونے لگی زندگی دشوار ہوگئی جینے سے بیزار ہوگئی کیا کرون لاچار تھی چھُری تھی نہ تلوار تھی
اپنا کام تمام کرتی بلا سے حرام موت مرتی ہاے لے تنہائی نے بے دست و پائی نے کام کرنے نہ دیا

مجھے مرنے ندیا مین اسی رنج مین اِسی ششش و پنج مین دن بھر رہیا کی اپنی جان کھویا کی بوا اسی
حال مین میرے عین ملال مین وہ کبسی عورت بیچاری بامروت مجھسے ملنے کو آئی مین نے بیچاری
چارپائی وہ میرے پاس بیٹھہ گئی اُداس اداس بیٹھہ گئی گلے ملی سلام کیا مروت سے کلام کیا میری بلائین
لینے لگی اشرفیان نذر دینے لگی مین نے پوچھا کیا ہے عورت تجھے سودا ہوا ہے مجھے لالچ
دلاتی ہے کیا تو مسخری بناتی ہے بواکسی فقیر کو دے محتاج حقیر کو دے ہمارا یہ دستور نہین دماغ
مین فتور نہین تو نے کیا سمجہا ہے مجھے گرا سمجہا ہے آخر مین نے اشرفیان پھیر دین اپنے ہات مین
نہین لین پھر اوس عورت نے باوفا بامروت نے دعوت کے نام سے ضیافت کے نام سے
اشرفیان دین مینے قبول نہین کین وہ میری منتین کرنے لگی پانو پر سر دہرنے لگی مینے کہا جُرواذرا
ہوش کی بوا کچہہ تو پاگل ہے یہ وہ مثل ہے جان نہ پہچان ناخوانده مہمان نیک بخت یہ خاطر
ایسی مدارات ظاہر ہے مجھے منظور نہین مین ایسی مجبور نہین تمھاری مروت تمہاری دولت تمہین کو مبارک
رہے کسکو غرض بدنامی سہے مین اجڑی کمبخت تقدیر کی پست جان لیکر آئی تھی ایمان لیکر آئی تھی
جان سات لیجاؤن گی ایمان سات لیجاؤنگی یہ کہکر مین رونے لگی وہ بھی غمگین ہونے لگی کہنے لگی
بی ہندوستانی خاندانی اشراف زبانی تم آزردہ نہ ہو کچہہ افسردہ نہ ہو اچھا مجھہ سے کچہہ نہ لو بیوی
میرے گھر چلو مین تمھاری دن رات ساری خدمت کرون گی اطاعت کرون گی مجھے میرے اللہ نے
عالم کے بادشاہ نے سب کچہہ دیا ہے بے فکر کیا ہے اچھا پہنو اچھا کھاؤ دل کھولکر اُٹھاؤ گھر کا تم کو اختیار ہے
وہ بندی تابعدار ہے ہات اُٹھائی روٹی شوربا بوٹی مجھے بھی کھلادینا موٹا جھوٹا پہنا دینا مین نے یہہ
جواب دیا تیری مہربانی بوا تو نے دیا مین نے لیا یون بھی احسان کیا مین تو اب گھر جاؤن گی یا یہین
مرجاؤن گی یہ سنکر وہ عورت مکدر مکدر طبیعت مایوس ہوکر چلی گئی رو دہو کر چلی گئی مٹن تشفی کرتی رہی
میری تسلی کرتی رہی مین زار زار روتی تھی مٹن آب دیدہ ہوتی تھی مین نے کہا مٹن بوا جو ہونا تھا وہ ہوا

اب جی گھبراتا ہے کلیجا منھ کو آتا ہے بوا میر اثواب لو مجھے رخصت دو مین اپنے گھر جاؤن کوئی دن جی بہلاؤن
اللہ اللہ کرون ایمان سے مرون غم دل سے ہٹے عمر وفا مین کٹے مس سنکر افسردہ ہوگئی میرے
غم مین مردہ ہوگئی اوسکا برا حال ہوا. اسقدر ملال ہوا میرے سات روتی تھی جانے پر راضی ہوتی تھی
جب مین نے مجبور کیا اوس نے لاچار منظور کیا آخر کچھ بن نہ آیا مس نے بکس منگایا پانسو روپیہ کا نوٹ
بے کسر بے کھوٹ بکس کھول کر نکالا میری گود مین ڈالا دوبارہ گود بھری گئی اٹھائی گئی نہ دھری گئی
مین نے جتنا انکار کیا مس نے اصرار کیا وہ کاغذ میرے حوالہ کیا اوسنے مجھے مول لیا پھر اور سفر کا سامان
اوڑھنا بچھونا پاندان سب کچھہ تیار کر دیا صندوق مین بھر دیا مین نے منع کیا اوسنے جواب نہ دیا ایک
نہ سنی مس نے کیا کہا کس نے یہی کہتی رہی کہتی ہو میری تم بہن لگتی ہو آخر اوس نے اپنا کہا کیا بوا نہ پوچھو
کیا کیا دیا کہتی ہوئی شرماتی ہون پانی پانی ہوئی جاتی ہون مین اتنی شرمندہ ہوئی غیرت سے آبدیدہ
ہوئی پھر مہینے چار دن گھڑیان گن گن پانی کے سہارے رو رو کر گزارے بوا کیہہ اور سنو قضیہ
پھر دوسری رات کو کبھی میری ملاقات کو خوشی خوشی آئی آکر مجھے خبر سنائی لو جی مین نے مردوے کو
اوس جیتے سر ہوئے کو گھر سے نکال دیا وبال ٹال دیا بوا یہ سنکر میرے قلب پر اور دہشت ہوئی نیا
گھبراہٹ ہوئی سودا سو دا بڑھا سنت سا مجھپر چڑھا یہی جی مین آئی یہی دل مین سمائی تمرن چل گھر کو
منھہ نہ کر ادھر کو خاک ڈال مردوے پر بیوفا غارت ہوئے پر ہونی تھی وہ ہو چکی تو نصیبون کو رو چکی
یہان سے نکل اپنے گھر چل زکیہ بیگم بولی بوا خوب گرہ کھولی سن بڑھیا فہیمن بدگمان بدظن عوث
نے کیا کیا تیرا منھہ چڑا دیا سوکن سے سوکن لے دشمن سے دشمن نے وفاداری کی کیسی یاری کی
اب بول ایسی تیسی کوئی کرتا ہے ایسی کوئی سوکن یار سنی ہے کوئی ایسی وفادار سنی ہے اب چڑیل
زبان کھول اب چڑیل کچھہ بول بتا عورتین کیسی ہین کہدے ایسی تیسی ہین بس بی ذکیہ رکو
زبان کو لگام کس تم پہلے بات سمجھہ لو سوکن کی گھات سمجھہ لو پھر گالیان دینا اپنی آپا کا بدلا لینا تبو

گود بھرنا و دا
مبارکباد دینا
۱۲

سوکن کی بات بی قمرن کے سات مکر تھا دغا تھی تم سمجھین دغا تھی بچ گئین قمرن نہین خبر لیتی سوکن چھا
ہوا دیگئین اپنی جان بچاگئین اوسکے گھر جاتین ضرور سزا پاتین دشمن کا فریب تھا سوکن کا فریب تھا
وہ سوکن تھی جانی دشمن تھی پہلے لہر بحر دکھاتی پھر اون کو زہر پلاتی خیر ہوئی قمرن کی بات نہ بنی سوکن کی
بہان بچی لاکھون پائے صحیح سلامت گھر کو آئے بنو عورت کا نکڑ اوسکی طینت کا نکڑ سب کو معلوم ہے
دنیا مین دہوم ہے ہان بیوی قمرن آگے کہو کسبی کی سوکن آگے کہو کیا لیا کیا دیا اور کیا کیا کیا آئی
دشمن بڑ سیا نہین تجھے کیا کوسون برا بہلا کوسون اور کیا کہون سوا تجھے سمجھے خدا لے کان سے
سن بات سے بات چن جب پانچوان دن آیا مس نے اسباب بندہوایا سرکاری جہاز جاتا تھا ڈاک
لیکر بمبئی کو آتا تھا اوس جہاز مین مجھے بٹھوادیا سرکاری حکم لکھوادیا ناخدا کو زبانی سمجھا دیا میری جان کا
بیمہ کرادیا اقرار لے لیا ناخدا سے کہدیا انکو حفاظت سے پہونچانا بمبئی مین اوتار کر رسید لانا بلا ذکیہ بیگم
اوسوقت کا اودہم نہ پوچھو کیا تھا اچھا حشر بپا تھا جب مین موئی گھر سے روانہ ہوئی میرے پہونچانے
مجھے سوار کرانے کو بیشمار عورتین آئین کوئی ہزار عورتین آئین اچھا میلا ہوگیا پورا جھمیلا ہوگیا جب تک
جہاز روانہ ہو سوار فوجی کارخانہ ہو وہ سب ملاقاتی گویا میرے براتی پاس کھڑے رہے دریا پر پڑے
رہے ایک ایک عورت دیکھکر میری صورت رخصت کے وقت فرقت کے وقت بوا رو رو کر
بیقرار ہو ہوکر گلے سے لپٹ کر چھاتی سے چمٹ کر کیسی کیسی روتی تھی جدائی سے آزردہ ہوتی تھی
مِس کی یہ صورت تھی پتھر کی سی مورت تھی میرے پاس کھڑی تھی بدحواس کھڑی تھی رونے کا تار
بندہا تھا آنسو پر آنسو بہہ رہا تھا ہچکی پر ہچکی آتی تھی پوری بات نہ کہجاتی تھی مجھسے ہر بار کہتی تھی۔
پکار پکار کہتی تھی میری چار دن کی مہمان تم کو اللہ کی امان لے ہے بوا یہ کیا ہوا تم کیا آئین
کیا چلین۔ ہمارا دل دکھا چلین تم سے یہ امید نتھی بوا ہم سے ہو جاؤ گی جدا ہمین اکیلا چھوڑ دو گی آسطرح
منھہ موڑ دو گی ہم تم کو اگر ایسا جانتے بوا بیوفا اون سا جانتے کبھی دل نہ لگاتے اتنی پیت نہ بڑہاتے

بوا تم نے غضب کیا ہمکو تڑپتا چھوڑ دیا اے ہے تم نے کیا کیا محبت کا دیا بجھا دیا کیون میری مہمان بوا
اتنی جلدی دل اُچاٹ دیا کیا تم تنگ سیر ہوگئین ہمکو دنیا سے کہو گئین بوا قمر النسا بیگم اپنی جان کی
قسم تمھاری جدائی سے اپنی تنہائی سے دل پھٹا جاتا ہے کلیجا منھ کو آتا ہے اب مین کیا کرون
کیونکر ساتھ دون کچھہ بن نہین آتا گھر چھوڑا نہین جاتا کوئی موقع نہین ملتا وطن سے پانو نہین ہلتا
ہر طرح مجبوری ہے ہر طرح معذوری ہے نہین تمھارے ساتھ چلتی کوئی دال خوب دال گلتی
خیر خوش رہو آباد رہو تم جہان رہو شاد رہو یہ کہکر مس ایسی روئی زیادہ کیا رویگا کوئی مس کے رونے سے
اوسکے جدا ہونے سے میرا غیر حال ہوتا تھا اور سوا ملال ہوتا تھا مس کی جدائی قہر تھی اوسکی
مفارقت زہر تھی اوسکے رونے سے غمگین ہونے سے میرا دل بھر آیا مجھے اللہ نظر آیا مجھسے
بات ہو نہ سکی پھر ملاقات ہو نہ سکی مس بدحواس دیکھکر دل پر ہراس دیکھکر لپٹ کر کہنے لگی چمٹ کر
کہنے لگی بیوی گھبراؤ نہین خیال میرا لاؤ نہین جو ہونا تھا ہوا خوش خوش جاؤ بوا دل کو شاد رکھنا
مجھہ رفیق کو یاد رکھنا گاہے گاہے چھٹی چپاتی خط وخط اپنے ہات سے غلط سلط اکثر
لکھتی رہنا خبر لکھتی رہنا میری مہمان پیاری خیر سلا سنکر تمھاری میری تشفی ہوگی دل کو تسلی ہوگی خط سے
یہ بات ہوگی آدہی ملاقات ہوگی آگے تم کو اختیار ہے ملنا کیا بار بار ہے لو سدھارو مہمان اللہ
حافظ اللہ نگہبان مس مجھے سمجھاتی تھی طرح طرح دل بہلاتی تھی میرا دل اور بگڑتا تھا گلے مین دم
اٹکتا تھا آخر مین مس سے نپوچھو کس کس سے مل ملکر رخصت ہوئی اب مجھے فرصت ہوئی ناخدا
نے جہاز چھوڑا بمبئی کی طرف رخ موڑا اٹھارہوین دن بطفیل امام ضامن روبرو بمبئی نظر آئی
اپنی سرحد کے اندر آئی اب زمین کا کنارہ زندگی کا سہارا یقین سے دکھائی دیا دوربین سے
دکھائی دیا مین نگوڑی مضطر جہاز سے اترکر بمبئی مین آئی ذرا راحت پائی رات بھر اسٹیشن پر
غمگین پڑی رہی سہمگین پڑی رہی صبح کو ریل مین دخانی کھیل مین مین سوار ہوئی چلنے کو

تیار ہوئی اجل سے رہائی پائی جان بچا کر گھر آئی دریائی اجل سے بچی عزرائیل کے چنگل سے بچی جبتک
جیتی ہون خون جگر پیتی ہون کیون بڑھیا فہیمن دِوالی کا گوردہن اب بھی ہہین مانا تو نے وفا کا
جانا اٹھو بول سچّی سچّی وفادار کی بچّی ہان بی قمرن دیکھا تمھارا جوبن تم نے کہا مین نے سُنا خوب
سجایا اٹھ مُنّا مین کیا بولون کیا حال کھولون تم اپنی بہن وفا کی گہن ذکیہ بیگم سے پوچھو نگّو
قسم سے پوچھو وہ تم کو بتائین گی وفا کا تک ملائین گی وہ ہشیار ہین بڑی وفادار ہین پورا جواب
دینگی وفا کا ثواب لینگی ذکیہ بیگم نہ بولین اس بھید کو نہ کھولین پھر اورون سے پوچھو بے طور بے
پوچھو وہ ڈھب کی کہین گی مطلب کی کہین گی ارِی جا عورت موئی بے غیرت جی تو یہ چاہتا ہے
دل مین یہ آتا ہے تجھے خوب کوسون تیرے منھ کو نوچون تو جب مانے پھر وفا کو جانے ارِی
بیہرم کھوٹی گنوارون کی لنگوٹی دل کی کالی موئی رزالی تجھے خدا سمجھے آسمانی قضا سمجھے
تو نے مجھے بکوایا لپٹا ہوا دفتر کھلوایا تیرا کیا بگڑا میرا کلیجا بگڑا میری جان پر بنگئی گویا پھر لندن گئی زخم
پھر آلے ہوئے جینے کے لالے ہوئے وکُوئی بی قمرن تمھارا نازک پن بنّو تم پر امان گئین میرا کہنا گالی
جان گئین لو سنو بلا لون مین تم کو دعا دون تم جیو مین جیون بھینس کا دودھ پیؤن کیون بی قمرن دیکھی
ہوئی لندن تم نے شہر لندن کا عورتون کے چلن کا مجھے حال سنایا اپنا ملال سنایا جھوٹا سچّا
بیان کیا میرا دماغ پریشان کیا مین دیوانی میراقی خفقانی سُنکر بے اوسان ہوئی زیادہ پریشان
ہوئی تم نے وہ دغا کی وفا سے دغا کی خاوند کو چھوڑ آئین وفا کا سر توڑ آئین بس اسی بات پر
بنّو اسی اوقات پر فہیمن سے مقابلہ پھرتی ہو عاقلہ چلو چپ کرو کچھ نہ کہو جاؤ پلنگ پر سو رہو لندن سے
چلی آئی ہو ذرا تھکی تھکائی ہو مقام کرو آرام کرو مین بھی جاتی ہون ذرا پانو پھیلاتی ہون کل دیکھا
جائیگا کون میدان مین آئیگا کل کسی اور کی بڑی لذّہ ہر کی مین داستان سنون گی وفا کا بیان
سنون گی یہ کہکر فہیمن اوٹھ چلی بیویون کے سر سے بلا ٹلی مجلس برخاست ہوگئی فہیمن جا کر سو گئی

قمرن نے قصہ تمام کیا ذکیہ نے جاکر آرام کیا صبح کو لوگ بیدار ہوئے سب جاگے ہشیار ہوئے جب وہ دن
گزرا گھڑیان گن گن گزرا سورج نے گردن جھکائی آسمان پر سیاہی چھائی ذکیہ نے شام کو محفل کے
انتظام کو باندیون سے کہا جاؤ دن نہین رہا بارہ دری کو چھڑواؤ روشنی کرو فرش بچھواؤ باندیون نے
جاکر فرش وفرش بچھاکر ایسا تیار کر دیا آئینہ در و دیوار کر دیا بیویان جاکر بیٹھین قرینے قرینے
آکر بیٹھین فہیمن کی پکار ہوئی بڑھیا پر مار مار ہوئی دداجان جلدی آؤ کھسکو گولا ہلاؤ فہیمن نے
سنبھل کر لحاف سے نکلکر آواز سنائی صبر کرو مین آئی چلاؤ نہین بولاؤ نہین او جمیلہ سنڈی
بھینس اُٹھہ مُسٹنڈی بھینس لا میری سواری کر چلنے کی تیاری منگا ہاتی گھوڑا پالکی پکار جئے کنہیا
لال کی اری مردار جا سواری منگا فہیمن جان محفل مین تکرار بے حاصل مین اللہ رکھے جائینگی
اپنا جلوس دکھائینگی جمیلہ جل بھنکر بولی اچھا دسہرہ کی جورو ہو لی ابھی جاتی ہون گدہا لاتی ہون
تجھے سوار کرون گی خدائی خوار کرون گی اتنے مین فہیمن آئی دیتی ہوئی دہائی چلاکر کہا رام رام بد
مذہبون کو سلام تعظیم و تکریم و سرکار آئے جمیلہ کے سردار آئے خوش دماغ آئی ہنستا چراغ آئی محفل
کی شمع آئی دل شاد خاطر جمع آئی آج سب کو سونا حرام ہوگا رات بھر کلمہ کلام ہوگا لو آؤ کون آتا ہے
اپنی چال دکھاتا ہے آئے میدان مین کودے وفا کے تھان مین کودے جسکو سخن کا دعوے ہو
ہنر کا فن کا دعوے ہو میرے سامنے آئے اپنی باگی دکھائے ذکیہ بیگم نے کہا لو گو بولا گدہا
برسات کا انجام ہوا مینڈکی کو زکام ہوا اللہ کی شان بی فہیمن جان ہم پر طنز کرین لیاقت کا دم بھرین
بڑھیا یون کہے جیسے مجنون کہے کوئی آگے آؤ باگی دکھاؤ خالا جان تم آؤ اسکو جواب سناؤ لونڈی
نے زبان کھولی سامنے آکر بولی نہین رجاؤ منجھلی آپا اسکا دین بگاڑون گی بڑھاپا خالا کی باری
رہنے دو انکی کارگزاری رہنے دو آج مین سبقت کرون گی دداکی خدمت کرونگی دودکا
ادا کرونگی ویڈیا کی دوا کرونگی تم مجھے سامنے ہونے دو علم کا بیج بونے دو میرا موقع دور ہو جائیگا حوصلہ

چور چور ہوجائیگا پہلے مین دداکا مغرور بیوفا کا زور ڈھالون لیاقت دکھاون پھر خالاسنائین اسکو وفا دکھائین ذکر کا سلسلہ بھی نہ ٹوٹے بات کا مزہ بھی نہ چھوٹے اورون کا قصہ رہنے دو۔ آیا آج تم مجکو کہنے دو سوال جواب ہونے دو دداکو کباب ہونے دو مین وہ ٹانک جوڑون گی دداکا کلا توڑون گی اسکو ایسا ٹھیک بناؤن گی چماری کو ٹھیک بناؤن گی اچھا انوری جان تم ہی کر دو بیان تم کہو کوئی کہے دداپر جوتی پیزار رہے لو آگے آؤ تم بانگی دکھاؤ رات بھر اپنا سر پھراؤ بھولی ہوئی خانگی سناؤ اچھا آیا تم میرا بیان سنو میری شیرین زبان سنو کیسے موتی برساتی ہون اپنی دداکو جلاتی ہون لو دداادھر کھسکو آگے آؤ گز بھر کھسکو میری داستان علم کا بیان حواس سے سنو پاس سے سنو دداامیری بات پر جواب کے سات پر غل نہ مچانا مغز نہ پھرانا۔ جس علم مین منظور ہو جسقدر تجکو مقدور ہو مجھسے سوال کرنا جواب پر اقبال کرنا دیکھو کیسا جواب دون گی دداایسا جواب دونگی تو بھی مان لیگی خوب پہچان لیگی سنکر چپ ہو رہیگی کچھہ کہیگی تو یہ کہیگی انوری بھی کچھہ ہے یہ بیوی بھی کچھہ ہے آہا نجوم جانتی ہے کل علوم جانتی ہے ہیئت مین بھی دخل ہے حکمت مین بھی دخل ہے مگر ددا تو سمجھتی ہے میری خو بو سمجھتی ہے مین داتا کا کل گفتگو بے حاصل سے بولاتی ہون گھبراتی ہون مین کسی علم مین ماہر نہین بند نہین مگر حج حج مجھے پسند نہین باؤلی بات زٹل خرافات مجھے نہین بھاتی بیہودہ تقریر نہین آتی مین دغا کو جانون نہ دغا کو جانون یہ تقریر لوگ کہہ چکے تیرے طعنے سہہ چکے مین بڑون کے روبرو ایسی بیجا گفتگو کیا کر دن کیا بولون کیونکر اپنا منہہ کھولون وفا بیوفائی کسی کی برائی اگر کہون تو مشکل چپ رہون تو مشکل وہ مثل ہوگی تم ہی کہوگی چھوٹا منہہ بڑی بات برابر بڑون کے سات عورتون کی کہون گی مردون کے خلاف رہون گی بیوفا میرا نام ہوگا بات کا یہ انجام ہوگا ملامت کا نشانہ تو دہ بن جاؤن گی بیہودہ کہلاؤن گی ہان یہ کہتی ہون عورتون مین رہتی ہون جو پوچھو ضرور

کہون گی وہ امین مجبور کہون گی وفا کی لکیر عورت کی تقدیر یہ نہین مٹیگی یہ نہین گھٹیگی دوا تو کیا
بیچاری ہے آپا کے بقول گنواری ہے مرد وے جمع ہو کر آئین لقمان کے اُستاد بنجائین مین قائل
کر کے چھوڑون گی تیری تو منڈیا مروڑون گی سُن دوا میرا مدعا اگر تجھے یہی منظور ہے کچھ وفا فنی
ضرور ہے پہلے وفا تجکو سنا دون مین یہ بھی جوہر دکھا دون ہان ہان میری بچی سنا دے جھوٹی سچی
کھول رومال وفا کو نکال اچھا کھول کان سُن میرا بیان وفا عورت کی گھٹی ہے مرد سے وفا کی
کٹی ہے حیا وفا ہم پر سب کھلتی ہے مرد پر وفا کب کھلتی ہے وفا کا قافیہ حیا کا قافیہ مرد سے
نہین جڑتا رخ ادہر نہین مُڑتا عورت کی سی شرم کہان عورت کا سا دل نرم کہان یہ عورت ہی مین
بات ہے یہ خوبی اسی کے سات ہے عورت کی وہ مثل ہے جیسے زر بفتے پہ مخمل ہے مردون
سے وفا کا پیوند سُوسی کی ازار مقیشی ازار بند وفا کی یہ سچی نظیر ہے عورت وفا کا خمیر ہے میری نادان
دوا یہ بے معنی وفا ہمارا ذاتی جوہر ہے ہمارے حسن کا زیور ہے جسمین وفا نہین نام کو حیا نہین
وہ کیا عورت ہے موئی بے غیرت ہے وفا ہماری ہر چیز ہے دیکھہ اگر تجکو تمیز ہے ہماری
بات بات مین وفا ہے ہماری ذات ذات مین وفا ہے سمجھ لے وفا وہ چیز ہے عورت جس سے
عزیز ہے توجہان تک نظر کریگی کچھہ بھی خیال اگر کریگی وفا ہم مین پائیگی ہر بیگم مین پائیگی مین تو
وفا کو عورت کی حیا کو بیشک مانتی ہون دوا یہی جانتی ہون جسمین وفا نہین غیرت ذرا نہین
وہ ایسی ہے جیسی تو بگڑا ہوا لہو کبھی تجکو دوا کسی سے پالا نہ پڑا پھر تم جانتین لیاقت کو پہچانتین
بس اب خیال کر لو قصہ کا انفصال کر لو انہی وفادارون مین سیکڑون ہزارون مین ایک عورت
مین بھی ہون علم کی دولت مین بھی ہون جو سب کی وکیل بنکر وفا کی کفیل بنکر تجھے نمونہ دکھاؤن گی
تیری بدگمانی مٹاؤن گی فہیمن تیور بدلکر بولی بس بی اب تقریر ہولی حال کھل جائیگا علم سُتلی بجائیگا
اللہ کی قدرت پھوٹی میری قسمت اب کہان رفیقہ فہیمن جب بیٹی بنے دشمن کلام کو گنجائش نہ رہی

الزام کو گنجائش نہ رہی بس فہمین خیر نہین اب تھمتے پیر نہین بچی سے دوبدو کیونکر کرے گی گفتگو صاحبزادی
کی یہ نیت ہے آپا کی ظاہر حمایت ہے وہ اکو الزام دون وہ دکا انعام دون باتون سے مارون۔
گھاتون سے اردون وہ مثل ہو سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے وہ اندہی ہو آنکھ نہ پھوٹے اچھا بیٹی
ممبر کمیٹی تو بھی بدلجا اُدہر ہی پھسلجا ہمارا کیا ہے اپنے سات خدا ہے بچی تیری تقصیر نہین میری
سیدہی تقدیر نہین وہ دکی یہی تاثیر ہے وہ اکی یہی توقیر ہے میری یہی تواضع تھی تجہسے یہی توقع تھی تو
مجہنے ذلیل کرے عزیزون مین ذلیل کرے مین نے اسی دن کو تجھے اس سن کو پہونچایا تھا وعد
پلایا تھا تجھے پالا پوسا تھا تجہسے یہی بھروسا تھا زمانہ کا لہو سفید ہو گیا اپنے بیگانہ کا لہو سفید ہو گیا کسی کا
گلہ ناحق ہے فہمین اپنا دل ہی ہو گیا دشمن اے اللہ مجہپر کیسی بن گئی بیٹھے بٹھائے لڑائی ٹھن گئی یگانگی
بیگانگی ہو گئی ناداں سیانی ہو گئی جو ہے غرّاتا ہے چُھری لیکر پلا آتا ہے کیا سنون کیا کہون کیونکر
چپ ہو رہون بکتے بکتے جنون ہو گا آخر فہمین کا خون ہو گا یہان چھوٹے سے چھوٹا دُبلا موٹے سے موٹا
لنکا مین راون ہے فہمین کا دشمن ہے انسے کون جھگڑے کوئی فرعون جھگڑے بس صاحبزادی
عقلمندون کی دادی جو نہ کہنا تھا کہا تجھے میر الحاظ نہ رہا ماشاءاللہ تو نے انوری اچھی کی سخن پروری
عقلمندی مین خود پسندی مین زمانہ مین تیرا جواب نہین جواب کی مجھے تاب نہین تیہو تم اپنی تقریر
پھوٹی وفا کی تقدیر اوردن کو سناؤ عورتون کو بہلاؤ وہ پسند کرینگی جھگڑا بند کرینگی مین بیچاری
ذلیل گنواری رذیل وفا سمجھون گی کیا سمجھون گی انوری بیگم نے کہا۔ لوگو بُرا ہوا دعا رہا وہ اتنی بات
اونسی بات پر بگڑ گئین خفا ہو گئین نخرے مین مردوا ہو گئین وہ امین نے سپر اکے پہر بھر دل لگا کے
مین نے جو کچھ کہا تجھے بہت بُرا لگا تو خفا ہو گئی بیوفا ہو گئی واہ بی وہ اجان تم تو نگین ہو مان کاٹے
کھاتی ہو بیٹھی غرّاتی ہو لو بی آپا میسری وہ ا مجہسے بھی ہو گئی خفا بی آپا ادہر دیکھو جھلکر نظر دیکھو وہ منہ
تھتائے بیٹھی ہے کلا پھلائے بیٹھی ہے آؤ بیویو سب آؤ پہلے روٹھی کو مناؤ پیچھے باتین سننا اسکی گھاتین سننا

دیکھو یہہ نمار ستی گدہا میری فہیمن ددا ہات سے نکل جائیگی ذات سے نکل جائیگی اسکو تم سنبھالو دم دو پھسلالو
اسکی اور نظر ہے مجھے یہ ڈر ہے ددا دو نخین بخشیگی ددد کا سود نخین بخشیگی اچھی ددا آگے آ خفا نہ ہو ملجا
مجھہ گلے سے لگا اپنا دودہ پلا ددا میرا لہو پیئے اللہ کرے تو نہ جیئے میرا حلوا کہائے چھاتی سے نہ
چمٹائے مین تیرے ہات جوڑ دن دونون کان مروڑون بس ددا من جا گھاگس مرغی من جا
یہ سنکر فہیمن کو ذکیہ کی دشمن کو ہنسی آگئی غصہ کو کھا گئی لقمان کی سگی پوپلی کہنے لگی یا اللہ یا اللہ
بخشدے گناہ کس مشکل مین پھنسی جان کو آگئی ہنسی اتوانوری بولنے لگی میری بیٹی علم سمیٹی
مجھہ بڑہیا کو پھسلاتی ہے ٹھٹون مین اُڑاتی ہے لڑکی کسطرح مناتی ہے الٹے ہات جُڑواتی ہے لڑکی
ہے آفت ہے اسکی ہر بات قیامت ہے لڑکی نے بگڑی بہجی ہے بگڑی بھی بربری سمجھی ہے
بڑہاپے مین دودہ پئے گی قیامت تک بیٹی جئے گی لڑکی پاگل ہوگئی وہی مثل ہوگئی بوڑہا منہ مُہاسا
لوگ دیکھین تماشا آہا مبارک ہو آپا مبارک ہو میری ددا من گئی ددا کی جلن گئی آؤ سب ملکر گیت گاؤ
او سہر شیخ سدّو بلاؤ زین خان کی بیٹھک بناؤ میران کے گلگلے پکاؤ ددا کو کھلاؤ خوب رجھاؤ سیر ہوگی
سر دہنیگی پھر یہ دعا کو سنیگی جمیلہ بولی بیگم تم اسپر الٹو جا جم بڑہیا کی یون خبر لو جوتی کے نیچے دھر لو آپسے
آپ جائیگی مجھے تھین مانیگی نانی بڑی شیطان ہے بقول تمہارے مہوان ہے اسکے دم مین نہ آنا
اسکے چپکے پن پر نجانا یہ لالچ خوری ہے غرض کی بندی چھچوری ہے اسکا نام فہیمن ہے میرٹھ کی دہنو بن
ہے یہ باز نخین آئیگی فریب نخین کھائیگی ڈنک بچھو کا زہر ہے بڑی علامہ دہر ہے انوری نے کہا نخین جمیلہ
ددا کے لگا نخین فتیلہ اب میری ددا من گئی بوڑہی بظیرآدمی بنگئی راہ پر آگئی ہے بھید کو پا گئی
ہے اب ٹھیک بنی جاتی ہے یہ ٹھیک بنی جاتی ہے ہان ددا اب پوچھہ مدعا کل آپا جان سے
ناواقف نادان سے عالم کے سامان کا زمین اور آسمان کا کیا حال پوچھتی تھی نیا حال پوچھتی تھی
اب مجھہ سے سوال کر جواب پر خیال کر مجکو بتا مجھسے سن دیکھہ میرے علم کے گن کیا کیا کہون گی

سچا ماجرا کہون گی توراتبھر بات بات پر سوال کیے جائیو جواب لیے جائیو مین ٹھیک بتا دون گی
تجھے سبق پڑہا دون گی نہین نہین بیٹی مین نے کھولی پٹی مین لڑائی نہین چاہتی تجھسے جدائی نہین
چاہتی کچھہ مجھہ سے سن نہ آپ کہہ قصّہ دور کر چپ ہو رہ بڑی بیگم کو رنج ہوگا ناحق تشنش و پیچ ہوگا
جانے دو دور کرو مجکو نہ مجبور کرو واہ ددا تجکو سلام بات مین رنج کا کیا کام جو تو پوچھیگی بتا دونگی
تجھے خانگی سنا دون گی دیکھیو کیسے کیسے جواب ہون گے نمکین چرپرے کباب ہون گے زبان پر
پر مزا آ جائیگا منھہ مین پانی بھر آئیگا ددا میری تیری یون تو بہتیری رات بھر تقریر ہوگی علم کی توقیر
ہوگی گر تیرے سوال کا آسمان کے احوال کا وہ جواب سناؤن گی وہ حساب بتاؤن گی لوگ سنکر
تعریف کرینگے تجھے خفیف کرینگے تو حیرت مین رہیگی اپنے جی مین کہیگی انوری بیگم حکیم ہے اسکی اچھی تعلیم ہے
چل کہہ کیا سوال ہے سہل ہے یا محال ہے اچھا میری صاحب زادی عقل مین فہمین کی دادی تیری
لڑنے کی بہوشی ہے تجھسے جھگڑنے کی خوشی ہے بندی بھی مجبور نہین عقل سے معذور نہین سنا دیجیٔ
بیگم تمکو خدا کی قسم جو پوچھون وہ بتانا مجھے صاف صاف سنانا لو بتاؤ مجھے سمجھاؤ عالم کے سامان مین
اس زمین آسمان مین یہ اسباب بیحساب جو ظاہر ہین پھر ظاہر نہین مگر عورتین اون سے ماہر نہین
کیا شے ہے کیا چیز ہے دیکھون تمکو کتنی تمیز ہے اچھا اچھا ددا کہتی ہون ماجرا سب مہمان سنین گے
کھولکر کان سنین گے زمین کے رہنے والی آسمان کے کہنے والی انوری کیا بولتی ہے نیا حال کھولتی ہے
ددا تھوڑی دیر صبر کر اپنے دل پر ذرا جبر کر مین پان دان بنالون مہمانون کو کھلا لون پھر تیری سنونگی
مین بھی اپنی کہون گی گھبرا نہین بولا نہین ابھی اول شام ہے مجھے بھی یہی کام ہے غرض قصّہ
یہین تک رہا انوری بیگم نے جتنا کہا مصنّف نے بھی یہین ختم کیا پہلے حصّہ کا طول کم کیا انشاءاللہ

دوسرے رت جگہ سے پھر بحث اسی جگہ سے بیان ہوگی

شروع داستان ہوگی۔

تقریظ دلپذیر جناب فضیلت مآب ناظم بیمثال ناثر شیرین مقال رنگین بیان فصیح زبان سید حیدر حسین صاحب تخلص یکتا مدرس مہاراجہ کالج سلمہ اللہ تعالی

اندنون میری نظر سے ایک کتاب عقد ثریا نام اُردو زبان مین لاجواب طرز بیان مین انتخاب جس کو حقیقت مین تعلیم اللسان فی محاورات النسوان کہنا چاہئے گزری جس کو میرے ایک بڑے سچے دوست اور بزرگ ہمعصر صاحب تالیفات نظم و نثر شاعر شیرین زبان ناثر رنگین بیان مجموعۂ کمالات صوری و معنوی جناب **خواجہ مرزا قمر الدین خان** صاحب دہلوی المتخلص بہ راقم نے اپنی جدت پسند طبیعت کی جودت سے جمع و تالیف کیا ہے اگرچہ قاعدہ ہے کہ دوستون کے سب کام دوستون کی نظر مین مطبوع و مرغوب ہی ہوا کرتے ہین لیکن مین موقع پر یہ بات بلا رو و رعایت کہتا ہون کہ عورتون کے محاورے عموماً اور دلی کی شریف خاندانی مستورات کے روزمرے خصوصاً جس لطف و پاکیزگی و صفائی سے ہر موقع و محل کے مناسب اور پھر اس کثرت کے ساتھ جسقدر اس کتاب مین ملسکتے ہین اور کتابون مین جو اسی طرز خاص مین تحریر و تصنیف ہو کر ابتک شائع ہو چکی ہین بہت کم ملین گے اور پھر باوجود اس التزام کے جو اس تالیف کا نفس مطلب ہے بہت سے مطالب علمی و اخلاقی اور مباحث عقلی و نقلی وغیرہ بھی اوسمین مندرج ہین اور باینہمہ حضرت مصنف نے بہت چھوٹے چھوٹے مسجع اور متوازن فقرون کا التزام کیا ہے اور ساری کتاب کو جو ایک مجلد ضخیم ہے اول سے آخر تک ایک طرز پر تمام کیا ہے جس نے اوسکے مطالعہ کو نہایت دلکش اور دلچسپ بنا دیا ہے۔ مین اسوقت نہایت عدیم الفرصت اور پریشان سا ہون زیادہ نہین لکھہ سکتا ورنہ اس تقریظ کو ذرا مشرح لکھتا۔ میری رائے ناقص مین یہ کتاب بے شک مدارس اُردو مین داخل ہونے کی پوری لیاقت رکھتی ہے اور مدارس سرکاری کے اُردو کی جماعتون مین عموماً اور لڑکیون کے درجون مین خصوصاً شائع ہونے کے قابل ہے فقط